اپریل مئی ۹۰ء

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

جرمنی

عید مُبارک

لوگ دُعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

"مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال دردِ دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی رُوح پانی کی طرح گداز ہوکر آستانۂ الوہیت کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیّر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے، اس کی آواز، اس کا لب ولہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رِقّت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم پر کامل ایمان اور پوری اُمید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانۂ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا"۔

(ملفوظات جلد ۷ صٓ ۱۹۴)

احمدی عورت جنّت کی نرسری کی ماں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک

"عورت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے اور آئندہ نسل میں ان نقوش کو ابھارے جو نقوش دینی انوار سے بنے ہوئے ہوں۔ جو نقوش قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجے میں ابھرتے ہیں۔ تو جب تک عورت اپنی اس ذمہ داری کو نہیں نباہے گی وہ عورت جو ایثار پیشہ مرد کی بیوی اور اس دین حق کی جنّت کی نرسری کی ماں ہے اس وقت تک اس جنّت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک نسل خدا کی رحمتوں کے سایہ کے نیچے اپنی زندگی کے دن گزار کے اس دنیا سے رخصت ہو جائیگی اور اگلی نسل کی تربیّت صحیح نہ ہوئی تو پہلی نسل کے اس دنیا سے گذر جانے کے ساتھ ہی خدا کی رحمت کا سایہ بھی اس قوم سے اٹھ جائے گا اور خدا کی رحمت کے سایہ کی بجائے شیطانی تمازت کے اندر اگلی نسلیں جھلسنے لگیں گی ... یہ جنّت ایک نسل کیلئے نہیں ہوتی بلکہ اگلی نسل کے لئے اور پھر اس سے اگلی نسل کے لئے بھی یہ دنیا کی جنّت قائم رہتی ہے اور جو بشارتیں ہمیں حضرت بانیٔ سلسلہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں، ان بشارتوں کی روشنی میں یہ جنت ہمارے لئے صدیوں تک قائم رہنی چاہیئے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھانے والے ہوں ہم مرد بھی اور ہماری مائیں اور ہماری بیویاں اور ہماری بہنیں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتیں بھی تو اللہ تعالیٰ کا ہم سے یہ وعدہ ہے کہ وہ اس جنّت کو اس دنیوی جنّت کو بھی ہمارے لئے ایک قسم کی ابدی جنّت بنا دے گا۔ لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ عورت اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی طرف پوری متوجہ رہے۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اس معنی میں مطہّرہ ہوں کہ کوئی بد رسم ان کے گھروں میں نہ ہو اور کسی مشرکانہ بدعت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق باقی نہ رہے۔ خالص توحید کا ماحول پیدا کرنے والی ہوں اور اس خالص توحید کے ماحول میں اپنے بچیوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۷ء۔ ربوہ) (الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء)

احمدیوں کو نصیحت

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"خصوصیت کے ساتھ میں احمدیوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر سب سے پہلے اپنے خدا سے تعلّق جوڑیں۔ اس کی قدرتوں کے اُوپر کامل ایمان رکھیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی توکّل کے اعلیٰ مقام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ رعایت اسباب ضرور کریں کیونکہ یہ بھی ان کے لئے لازم ہے مگر رعایت اسباب پر بھروسہ نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حق میں جتنے وعدے ہیں وہ لازماً پورے ہونگے اس بات میں ایک ذرّہ بھی شک نہیں ہے لیکن اس کو پورا کرنے کیلئے ہماری جماعت سے کچھ توقعات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے وہ ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں۔ موجودہ ابتلاء کا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے واضح ہے، ہمیں پاک اور صاف کرنا اور بہتر انسان بنانا ہے ہمیں نکھار دینا ہے اور لوگوں سے الگ اور ممتاز کر دینا ہے۔ یہ امتیازی نشان بھی ہمارے وجود میں ظاہر ہوتے رہیں گے جوں جوں ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ہاتھ ہمارے لئے زیادہ قوّت سے نمودار ہوگا۔ دنیا دیکھے گی کہ ان بندوں کے لئے خدا تعالیٰ نے قدرت کا ہاتھ دکھایا ہے۔ اگر غیر کے ساتھ کوئی تمیز نہ ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ کس کے لئے خدا نے کیا قدرت دکھائی۔ اور جب تمیز کوئی نہیں تو خدا تو حکیم ہے اور قدرت کے اندر حکمت کا مضمون پایا جاتا ہے (خطبہ جمعہ فروری ۱۰، ۱۹۸۶ء)

○ ○ ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

جرمنی

شہادت، ہجرت ۱۳۶۹ ہش

اپریل، مئی - ۱۹۹۰ء

مجلسِ ادارت:

نگران : مولانا عطاء اللہ کلیم

ایڈیٹر : مغفور احمد

نائب ایڈیٹر : عبدالرحیم احمد

معاونین : ڈاکٹر وسیم احمد
شیخ عبدالہادی

پبلشر : اسماعیل نوری

فہرستِ مضامین

قرآن کریم، احادیث، ملفوظات
خطبہ جمعہ
احکام القرآن
حیاتِ طیبہ
پہلی صدی میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں
قرآن مقدس کی پر حکمت تعلیم
ندائے حق
سوال و جواب
یہ درد رہے گا بن کے دوا
اٹک میں مرحومہ احمدی خاتون کی تدفین پر شر پسندی
سکیم تجہیز و تکفین
پروگرام اجتماع
خدام کا صفحہ
نقطۂ نظر
محبوب آقا کی آواز پہ لبیک وعہد - نظم

○○○

مکرم مقصود الحق صاحب کی
بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی منظوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم مقصود الحق صاحب کے انتخاب بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ جرمنی کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ قائدین مجالس اور تمام ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی سے درخواست ہے کہ مکرم صدر صاحب کو اپنا بھرپور تعاون پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رنگ میں خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رہے کہ اس سے پیشتر مکرم فلاح الدین خان صاحب یہ خدمات بجالا رہے تھے۔

قرآنِ کریم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○

(الحجرات : ۱۳)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔ اور تجسّس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ● گمان سے بچو کیونکہ گمان سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

● کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تیرا ذکر کرنا تیرے بھائی کی اس بات کا جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا، اگر میرے بھائی میں وہ بات پائی جاتی ہو پھر بھی یہ غیبت ہے۔ فرمایا: اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر اس میں نہیں جو تو کہتا ہے تو یہ بہتان ہے۔

● غیبت زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہو گیا؟ فرمایا، ایک آدمی زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع بہ رحمت ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو نہیں بخشا جاتا جب تک کہ جس کی غیبت کی جاتی ہے وہ اس کو نہ بخش دے۔

● حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ روزہ دار بھی تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپؐ نے ان دونوں کو فرمایا، دوبارہ وضو کرو دوبارہ نماز ادا کرو اور دونوں اپنے روزے کو جاری رکھو لیکن اس کی قضاء ایک اور روزے کے ساتھ کرنا۔ ان دونوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپؐ نے فرمایا، تم نے فلاں شخص کی غیبت کی تھی۔

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

ھماری جماعت کو چاہیئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لیئے دعا کریں۔ لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دُور نہیں ہو سکتا۔ اس لیئے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے۔...

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لیئے دعا بھی کی جاوے۔ دُعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابلِ افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لیئے رو رو کر دعا کی ہو۔ سعدی نے کہا ہے ۔ خدا داند بپوشد۔ ہمسایہ نداند و خروشد، خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ (باقی صفحہ 34 پر دیکھیں)

جماعت احمدیہ دنیا بھر میں جو مالی قربانی پیش کر رہی ہے

اُس کی کوئی نظیر نہیں

جماعت کا سو سالہ تجربہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اُن کو

اُس نے بے حساب دیا،

افریقہ و بھارت فنڈ اور واشنگٹن کی بیت الذکر کی مالی تحریکات کی یاد دہانی

بعض علاقوں میں احمدیت کی طرف غیر معمولی تیزی سے توجہ پیدا ہو رہی ہے

مغربی جرمنی کے احمدی احباب کے جذبہ قربانی کا

نہایت پر کیف اور ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش (۲ فروری ۱۹۹۰ء) بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیات ۳۴ اور ۳۵ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

انحطاط پذیر قوموں کا ذکر

"یہ دو آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یقیناً بہت سے احبار اور رہبان یعنی پیر اور فقیر ایسے ہیں ... کہ وہ لوگوں کا مال باطل کے ذریعے کھاتے ہیں ... اور مذہبی راہنما ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہوں سے روکتے ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف آنے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں ... اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ... ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے ... جس دن ان لوگوں پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی ... اور

ان کی پیشانیوں کو داغا جائے گا اس چیز سے جو وہ جمع کرتے رہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہ پائی ... وہ وہ کچھ ہے جو تم نے جمع کیا تھا... اپنی جانوں کے لئے ... پس اب اس جمع شدہ کو چکھ کے دیکھو، اس کا مزہ چکھو کہ وہ کیا چیز تھی۔

اِن آیات میں وہ مضمون بیان کیا گیا ہے جو ان مذہبی قوموں پر صادق آتا ہے جو زمانۂ نبوی سے دور جا چکی ہوں اور انحطاط پذیر ہو چکی ہوں۔ یہاں لفظ اَحبار اور رھبان کا ترجمہ میں نے پیر فقیر کیا ہے لیکن یہ دونوں الفاظ مزید وضاحت کے محتاج ہیں۔ احبار، حَبر سے نکلا ہے یا حِبر سے۔ اس کا مطلب یہ ہے: رونق اور خوبصورتی۔ اور وہ لوگ جو صاحبِ رونق اور صاحبِ جمال ہوں ان کو احبار کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے ان الفاظ کو اچھے معنوں میں بھی استعمال فرمایا ہے اور بُرے معنوں میں بھی۔ ایسے نیک لوگ جن کی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حُسن اور جمال پیدا ہو چکا ہو اور ان کے چہروں پر رونق آ گئی ہو جو خدا تعالیٰ کی محبّت کے نُور سے عطا ہوتی ہے، ایسے لوگ احبار کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان اچھے معنوں میں بھی قرآن کریم نے اس لفظ کو استعمال فرمایا ہے۔ بُرے معنوں میں یہ لفظ ظاہری حسن و جمال سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی ایسے لوگ جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے جُبّہ و دستار پہنتے ہیں اور خوب سج دھج کر باہر نکلتے ہیں۔ کندھوں پر رومال ڈالتے ہیں، رنگین کپڑے پہنتے ہیں اور غرض صرف یہ ہوتی ہے کہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ بہت ہی کوئی خدا کے عظیم بندے ہیں جن کی رونق اور جن کا جمال ان کی نیکی کی علامت ہے۔ ایسے لوگ بگڑے ہوئے زمانوں کی پیداوار ہوا کرتے ہیں اور یہاں اس آیت کریمہ میں اسی زمانے کے اَحبار کا ذکر ہے جو تقویٰ کے حُسن سے تو عاری ہوں لیکن اپنی ظاہری زیبائش کے ذریعے اپنے آپ کو خوبصورت کر کے دکھاتے ہوں تاکہ لوگ دھوکے میں مبتلا ہوں، اور ان کو خدا کے بہت ہی عظیم الشّان بندے تصوّر کرنے لگیں۔

اس کے برعکس قرآن کریم نے جو دوسرا لفظ استعمال فرمایا ہے وہ رُھبان ہے۔ یہ بھی مذہبی راھنماؤں کے متعلق استعمال ہوتا ہے لیکن معنوں میں بالکل دوسرے کنارے پر کھڑا ہے۔ احبار ایسے اشخاص کو کہا جاتا ہے جو بن ٹھن کر اور بہت ہی تیار ہو کر اس نیّت سے تیار ہو کر کہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، دنیا کے سامنے نکلیں اور رھبان ان کو کہتے ہیں جن کے چہرے پر خوف ہو جو خدا کی راہ کے فقیر بن جاتے ہیں، ان کے لئے اچھے معنوں میں رھبان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور قرآن کریم نے بھی اور بھی کئی جگہ اسی مادے کو استعمال فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی خاطر، خدا کے خوف سے غربت اختیار کرنے والے لوگ، دنیا کو تج دینے والے لوگ، وہ جو اپنے آپ کو غربت کا لباس پہنا لیں، ایسی غربت جو خوف کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور خدا کے خوف کی خاطر وہ دنیا سے الگ ہو جائیں۔ پس یہ بھی بہت ہی اچھا مضمون ہے لیکن اگر اس کے برعکس بظاہر فقیر نظر آنے والے لوگ خدا کے خوف کی وجہ سے فقیر نہ بنے ہوں بلکہ لوگوں میں اپنی عزّت کروانے کے لئے فقیر بنے ہوں۔ ان کے انکسار میں بھی ایک تکبّر پایا جاتا ہو اور ان کی غربت میں ایک دھوکہ ہو، یعنی غربت اس لئے، گندے کپڑے اس لئے، پراگندہ حال اس لئے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ خدا کی خاطر اتنا پہنچا ہوا انسان ہے کہ اس کا حق ہے کہ ہم اس کو تحفے تحائف دیں اور پھر اس فقیری کے نتیجے میں وہ لوگوں کو دھوکہ بھی دیتے ہوں اور باطل کے ذریعے مال کھانے والے لوگ ہوں۔ ایسے فقیر بھی آج دنیا میں عام ہیں اور ایسے احبار بھی آج دنیا میں عام ہیں۔ ان دونوں گروہوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان کے علاوہ بھی ایسے لوگ ہیں... کہ وہ ویسے بھی مالدار ہوتے ہیں اور ہر طرح جس طرح ان کا بس چلے وہ روپیہ اکٹھا کرتے ہیں۔ چاندی اور سونے کی مقداریں بڑھاتے ہیں لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ پس یہ دونوں گروہ ایسے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے مال و دولت اکٹھی کرنے والے ہیں اور پہلا گروہ زیادہ بدبخت ہے کیونکہ وہ خدا کے نام پر اور خدا کی محبت کے دکھاوے کے نتیجے میں پیسے اکٹھے کرتا ہے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہیں پاتا ایسے لوگ آج کے زمانہ میں بہت کثرت سے ملتے ہیں۔ آپ نے بارہا ایسے لوگوں کو دیکھا بھی ہوگا۔ ان کی تصویریں بھی اخباروں میں چھپتی ہوئی دیکھی ہوں گی جو آج بعض مذہبی قوموں کے احبار بنے ہوئے ہیں اور اسی طرح ان فقیروں کے واقعات بھی آپ پڑھتے ہوں گے جو فقیر بن کے دنیا کو لوٹنے کے لئے نکلتے ہیں اور سارا دجل ہی دجل ہوتا ہے۔ اس کے بالکل برعکس ان لوگوں کا حال ہوتا ہے جو زمانۂ نبوی کے قریب ہوں۔ خواہ سالوں کے لحاظ سے قریب ہوں یا معنوی لحاظ سے قریب ہوں۔ خواہ اوّلین میں شمار ہوتے ہوں یا آخرین میں جن کے متعلق قرآن کریم نے یہ خوشخبری دی تھی کہ ... ابھی تک ان اوّلین سے نہیں ملے لیکن مل جائیں گے، پس قرب خواہ زمانی ہو خواہ روحانی اور معنوی،

خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرنیوالے

اس زمانے میں اس نظارے کے بالکل برعکس نظارہ دکھائی دیتا ہے جو قرآن کریم نے ان آیات میں کھینچا ہے۔ اس زمانے میں وہ لوگ جو خدا کا صحیح تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے چہروں پر جو نور اور رونق آتی ہے اور وہ کبھی اس نیّت سے بن سج کر نہیں نکلتے کہ لوگوں کو دھوکہ دیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے اچھے کپڑے پہنیں، ان لوگوں کا اوڑھنا، بچھونا، پہننا، جو کچھ بھی ہے اس کا ریاکاری سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔ نہ ان کا اچھا حال ریاکاری کے لئے استعمال ہوتا ہے

نہ ان کا برا حال ریاءکاری کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ نہ ان کے امیر ریاءکار ہوتے ہیں، نہ ان کے غریب ریاءکار ہوتے ہیں۔ پس مذہبی دنیا میں بھی وہ صاحبِ حیثیت ہوں تب بھی وہ ریاءکاری کی خاطر کوئی جبیس نہیں اوڑھتے، کوئی لباس نہیں اوڑھتے، کوئی دکھاوے نہیں کرتے، اور دھوکہ دینے کی خاطر مصنوعی زینتیں نہیں اختیار کرتے۔ اسی طرح غریب بن کر لوگوں کو اس لیئے نہیں دکھاتے کہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی بہت ہی پہنچا ہوا درویش ہے اور دیکھو اس کا حال کیسا ہے، کپڑے گندے بُرا حال۔ یقیناً کوئی بہت ہی خدا رسیدہ انسان ہوگا جب ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں تو قوموں کے مذاق بگڑ جاتے ہیں اور قوموں کو نیکی کی اور بدی کی پہچان نہیں رہتی۔ ایسی قومیں آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ دو طرف دوڑ رہی ہوتی ہیں۔ یا تو ایسے احبار کی طرف جن کا دکھاوا سب سے زیادہ ہو، وہ دیکھنے میں بڑے بڑے جبّہ و دستار پہنے ہوئے اور بہت ہی پر رعب اور پر ہیبت دکھائی دینے والے لوگ ہوں اور یا پھر فقیروں کی طرف بھاگتے ہیں اور جتنا گندہ کوئی انسان نظر آئے، جتنے بُرے حال میں کوئی دکھائی دے اتنا ہی اسے خدا رسیدہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خدا رسیدہ ہونے کا گندگی سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ خدا رسیدہ انسان کی تو ایک اور پہچان ہے لیکن اس لحاظ سے ایک پہچان یہ بھی ہے کہ وہ غریب بھی ہو تو صاف ستھرا ہوتا ہے لیکن ہم نے ایسی بگڑی ہوئی قوموں کو دیکھا ہے کہ بعض بڑے بڑے امیر لوگ ایسے لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں جو نہایت ہی گندے ہوں، غلیظ ہوں، جو مہینوں نہاتے نہیں۔ بدحال، منہ سے جھاگیں نکلتیں اور اتنا ہی ان کو بڑا اور ولی اللہ سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اتنا ہی جھک کر ان کو سلام کر رہے ہوتے ہیں؛

اِس کے برعکس وہ نظارے ہیں جو سچائی کے قریب سے دکھائی دیتے ہیں جب سچائی قریب ہو، اس وقت جو وہ مناظر پیدا کرتی ہے۔ وہ مناظر اس منظر سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے زمانے میں ان کے اَحبار بھی اور رھبان بھی وہ صحابہ کرامؓ جو بہت ہی صاحبِ حیثیت تھے، وہ بھی اور وہ اصحاب الصفّہ جو ایسے غریب تھے کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور مسجد کے تھڑوں پر بیٹھ کر اپنے گزارے کیا کرتے تھے، ان کا خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ایک ہی حال تھا۔ ان کے امیر اور غریب میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا تھا ان کے صاحبِ وجاہت بزرگوں میں اور مسکین طبع بزرگوں میں بھی اس لحاظ سے کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جو کچھ خُدا ان کو عطا کرتا تھا اس سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے"۔

جماعت پر اطلاق پانے والا مضمون

یہاں جو دوسرا منظر کھینچا گیا ہے، غیر دینی صاحبِ حیثیت لوگوں کا، اس میں غرباء کا ذکر نہیں ہے، اِس میں ایک حکمت ہے غرباء اگر خدا کی راہ میں کچھ پیش نہ کر سکیں تو ان پر حرف نہیں ہے۔ وہ خدا کے نزدیک ملزم نہیں ہیں۔ اسی لیئے آخری زمانے کے غرباء بھی اگر خرچ نہ کرتے ہوں تو زیرِ الزام نہیں آتے۔ اس لیئے قرآن کریم نے وہاں غرباء کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور صرف امیروں کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن پہلے زمانے کے امیروں کا جہاں بھی ذکر فرمایا وہاں ان کے غریبوں کا بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت اقدس محمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کے ذکر میں آپ کو صرف امیروں کا ذکر نہیں ملے گا ہمیشہ ساتھ غریبوں کا بھی ذکر ملے گا۔ ان کے امیر بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور ان کے غریب بھی خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ایسے مقابلے میں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ غریب امیروں پر بازی لے جاتے ہیں۔ کیونکہ نسبت کے لحاظ سے وہ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لیئے اور مومن کو اس روح کی طرف متوجہ کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ... (سورۃ البقرہ : ۱۲۱) اے محمّد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ وہ تیری راہ میں کیا خرچ کریں۔ ان کو جواب دے کہ "عفو"۔ اس لفظِ "عفو" نے بہت ہی عظیم الشان راھنمائی فرمادی ہے یعنی یہ راہنمائی کہ جو امیر ہیں ان کے پاس اپنی ضرورتوں سے زیادہ جو بچ رہتا ہے اس میں سے خرچ کریں۔ اور وہ غریب جن کے پاس "عفو" نہیں ہے وہ خدا کے نزدیک زیر الزام نہیں آئیں گے اگر وہ کچھ پیش نہ کر سکیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی فرمایا کہ سراء اور ضراء میں، تنگی اور تُرشی میں، تنگ حالوں میں، ایسے وقتوں میں بھی جبکہ وہ بھوکے ہوں اور بھوک کا خوف اُن پر غالب آچکا ہو۔ ایسے وقت میں بھی نبوّت کے زمانے کے غرباء خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے اہل وعیال کے اوپر تنگی ڈال کے بھی، اپنے پیٹ کاٹ کے بھی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پس اس پہلو سے غرباء کو ان امراء پر ایک فضیلت عطا ہو جاتی ہے۔ امراء عفو میں سے خرچ کرتے ہیں اور غرباء عفو نہ ہونے کے باوجود خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ مضمون آج جماعت احمدیہ پر سَو فیصدی اطلاق پا رہا ہے اور تمام دنیا کی جماعتوں پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ کس طرح جماعت احمدیہ کے غرباء قربانی میں کسی پہلو سے بھی امراء سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ اگر کوئی فضیلت ہے تو اکثر صورتوں میں غرباء کو ہے، ہر صورت میں نہیں کہا جا سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض امراء ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے وہ اپنے مال کو ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔ اپنی تجارتوں میں سے اتنا روپیہ نکالتے ہیں کہ دنیا دار کوئی تاجر اس کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھے۔ اس لیئے ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آج جماعت احمدیہ کے سب امراء پر سب غرباء سبقت لے گئے یا اکثر غرباء سبقت لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو بڑے بڑے صاحبِ توفیق امراء بھی عطا کیئے ہیں اور ...

قربانیوں میں کسی طرح غرباء سے پیچھے نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک اور نفسیاتی پہلو ہے جس کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔

غریب کے لئے قربانی نسبتاً ایک پہلو سے مشکل ہے اور ایک پہلو سے نسبتاً آسان ہے کیونکہ روپیہ جب تھوڑا ہو تو صرف نسبت کے لحاظ سے وہ نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی تھوڑی کمیّت اس کی حیثیت کو اس روپے والے کی نظر میں گرا دیتی ہے اور روپیہ جب زیادہ ہو تو تناسب سے نہیں دکھائی دیا کرتا بلکہ اس کا زیادہ ہونا اپنی ذات میں اس روپے والے کے دل میں اس کی بہت زیادہ اہمیت پیدا کردیتا ہے۔ اس لئے امراء جب بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں تو ہرگز بعید نہیں کہ ان کو غرباء کی نسبت زیادہ تکلیف ہو رہی ہوتی ہو کیونکہ غرباء کے دل سے اس رقم کی محبت ختم ہو چکی ہوتی ہے جو بہت قلیل ہو ان کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلیل ہے۔ پس جب وہ دیتے ہیں تو ساتھ شرم محسوس کرتے ہیں کہ ہم کیا دے رہے ہیں لیکن امراء کے دل میں روپے کے بڑھنے کے ساتھ اس کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور یہ ایک طبعی قانون ہے جو تمام دنیا کے انسانوں پر برابر اطلاق پاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ ابن آدم کی حرص کو دیکھو کہ جتنا اس کا مال بڑھتا ہے اتنی ہی اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اگر خدا اس کو نعمتوں کی اموال و دولت کی ایک وادی دے دے تو وہ کہے گا کہ مجھے ایک اور وادی مل جائے۔ اس کے بغیر ٹھنڈ نہیں پڑے گی۔ اس لئے یہ ایسے باریک مضامین ہیں جن کا فیصلہ انسان نہیں کرسکتا صرف خدا کرسکتا ہے۔ جو دلوں پر نگاہ رکھتا ہے لیکن عمومی نظارے کے طور پر کسی جماعت کی صداقت کے لئے یہ ایک بہت ہی عظیم الشان دلیل ہے کہ ان کے امراء بھی اور ان کے غرباء بھی ان کے وہ مذہبی راہنما بھی جن کی ظاہری حیثیت بہتر ہو اور اس لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق دیئے گئے ہوں اور وہ مذہبی راہنما بھی جو بالکل غریب ہوں اور ان کے پاس کچھ بھی نہ ہو یعنی فقیر منش لوگ۔ وہ دونوں مالی قربانیوں میں آگے بڑھے ہوتے ہیں۔ پس جس قوم میں یہ سارے قربانی کرنے والے لوگ موجود ہوں اس قوم کو جھوٹا کوئی نہیں کہہ سکتا۔ یہ حیرت انگیز سچائی کی دلیل ہے اور ایسی دلیل ہے جس کو جھوٹا بنا نہیں سکتا۔ ایک چیلنج ہے کھلا ہوا، کون ہے؟ صلائے عام ہے سب کے لئے کون ہے جو اس رستے میں آکر اس مقابلہ کے لئے نکلے۔ توفیق ہی نہیں مل سکتی کسی جھوٹے کو یا یوں کہنا چاہیئے کہ کسی جھوٹی قوم کو یہ توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ یہ منظر پیش کرکے دکھائے‘ ان کے ہاں جو منظر دکھائی دیتا ہے اس کا بیان اسی آیت میں ہے کہ ... خوب وہ جھوٹ اور فریب کے ذریعے لوگوں کے پیسے کھا رہے ہوتے ہیں۔ ان قوموں میں مالی بددیانتی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ان کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یاد رکھیں جو دھوکے اور فریب سے کھانے والے لوگ ہیں جو سچائی کی راہوں پر خرچ نہیں کرسکتے ... ان کے مقابلے‘ روپے جمع کرنے کے مقابلے ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے مقابلے نہیں ہوا کرتے۔ پس یہ وہ ایسی تفریق ہے جو انسان کے بنائے بن نہیں سکتی۔ بالکل ناممکن ہے کہ بحیثیت قوم جو جھوٹی ہو وہ اس منظر کی بجائے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے اس کے مقابل کا خوبصورت منظر دکھا سکے۔ اور وہ لوگ جو قرب نبوّت کے مناظر پیش کرتے ہیں ان کو کوئی دنیا میں جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔

دنیا میں بے نظیر جماعت

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تمام دنیا میں یکا و تنہا جماعت ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ کوئی اور مثال نہیں ہے کہ اس پہلو سے بحیثیت جماعت ایک عظیم الشان مالی قربانی کا نمونہ پیش کررہی ہو۔ بعض دفعہ جماعت میں مالی قربانی کے لئے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کبھی کبھی کسی جگہ غفلت بھی پیدا ہو جاتی ہے لیکن ایمان ایمان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ایک طبعی چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں بھی جب دینی ضروریات غیر معمولی طور پر بڑھتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم غیر معمولی رنگ میں تحریک اور تحریض فرمایا کرتے تھے اور اس کے نتیجے میں دلوں میں جو ایمان کی دولت موجود تھی وہ ظاہری دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر مجبور کردیا کرتی تھی۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں تھی۔ یہی کیفیت بعد میں تمام خلفاء کے زمانے میں پائی گئی لیکن خواہ وقتی طور پر کچھ کمزوری بھی دکھائی گئی ہو‘ یہ میرا تجربہ ہے اور جماعت کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کو ہلایا گیا ہے اور بیدار کیا گیا ہے تو جس طرح بعض دفعہ پکے ہوئے پھلوں سے لدے ہوئے درخت کو ہلانے سے کثرت سے پھل گرنے شروع ہو جاتے ہیں، اسی طرح جماعت احمدیہ مالی قربانی میں ایسا ہی نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر خوبصورت نمونے دکھاتی ہے۔ بچپن میں جب ہم باغوں میں پھرا کرتے تھے یا جنگلوں میں جاتے تھے، بیریوں کے نیچے کھڑے ہو کر اچھے اچھے بیروں کو دیکھتے تھے تو کئی دفعہ یہی طریق اختیار کیا کرتے تھے۔ جب پکے ہوئے بیر ہوں تو روڑے مارنے کی بجائے دو تین لڑکے مل کر درخت کو ہلاتے تھے اور اگر وہ تھوڑا سا ہل جائے اس میں ایک قسم کا چھوٹا سا زلزلہ آجائے تو اس سے بکثرت بیر گرتے تھے۔ اتنے کہ پھر سنبھالے نہیں جاتے تھے۔ تو وہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان کی دولت نصیب ہو، ان کی ایمان کی دولت ہی دراصل ان کی دنیاوی دولت کو خدا کی راہ میں نچھاور کرنے کی وجہ بنتی ہے۔ جتنا کوئی مالدار ہو دل کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے اتنا ہی وہ خدا کی راہ میں غیر معمولی قربانیاں دکھاتا ہے۔ بسا اوقات

مجھے ایسے غریب مربیان کی طرف سے مالی قربانی کی پیشکش ہوتی ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں - ان کے متعلق میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے پاس سوائے اس معمولی گزارے کے جو جماعت ان کو دیتی ہے اور کوئی ذریعۂ آمدن نہیں ہے لیکن رقم خواہ تھوڑی ہو اس کو وہ بڑی مشکل سے اور بڑی قربانی کر کے جماعت کیلئے بچاتے اور پیش کرتے ہیں اور ان کے خطوں سے معلوم ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ قربانی پیش کرتے وقت ان کو عظیم روحانی سرور مل رہا ہوتا ہے - پس یہ وہ رُھبان ہیں جو روشن دلوں کے رھبان ہیں ان کی غربت واقعتہً خدا کی خاطر ہوتی ہے اور اس غربت میں بھی وہ خدا کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں ۔

جب ضرورت ہوئی خدا نے رقم مہیا کر دی

اس مضمون کو میں نے آج آپ کے سامنے اس لیئے چھیڑا کہ کچھ عرصہ پہلے ہمارے وہ ایڈیشنل وکیل المال یعنی جن کو میں نے انگلستان میں رضا کارانہ طور پر وکیل المال مقرر کیا ہوا ہے محمد شریف اشرف صاحب، وہ میرے پاس آئے کہ آپ افریقہ کے لیئے فلاں جگہ کے لیئے، فلاں جگہ کے لیئے جو مطالبہ آئے منظور کرتے چلے جا رہے ہیں، اتنا خرچ کر رہے ہیں، آپ کو پتہ نہیں کہ اس وقت مالی تنگی ہو گئی ہے - ایک سال جو گزشتہ ایک سال ہے، ان کی مراد یہ تھی کہ یہ صد سالہ تشکر کا سال، اس سال میں انہوں نے مجھے بتایا کہ اتنا خرچ ہوا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ منظوریاں دے رہے ہوں اور خرچ کرنے کیلئے پیسہ نہ رہے - اس لیئے یہ تھوڑا سا حساب بھی کبھی دیکھ لیا کریں - ان کو میں نے کہا کہ مجھے اس حساب کے دیکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہیں ہے کہ مجھے خوف ہو کہ پیسہ نہیں رہے گا، مجھے یقین ہے اور میرا گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ ضرورت ہو، اور اللہ تعالیٰ نے مہیا نہ فرما دی ہو لیکن حساب دیکھنا وہ میرے فرائض میں سے ہے، دیکھوں گا ضرور - لیکن اس خوف کی وجہ سے میں نہیں دیکھوں گا - چنانچہ ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا - انہوں نے کہا اب مجھے کوئی فکر نہیں رہی ہے اور اس کے چند دن بعد ہی ایک احمدی تاجر کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی منافع عطا فرمایا تو اس نے تقریباً ۵۰ ہزار پونڈ کا ہدیہ خدا کے لیئے بھجوایا، اور انہوں نے کہا آج کل ضرورتیں بڑھ رہی ہیں جہاں چاہیں اسے خرچ کریں - تو اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسی جماعت سے ایسے ہی سلوک فرماتا ہے - خدا تعالیٰ ایسی جماعت کی جماعتی ضروریات کو کبھی بھی افلاس کا منہ نہیں دکھاتا کہ غربت کی وجہ سے وہ ضروریات پوری نہ ہو رہی ہوں - پس وقتی طور پر اگر کبھی غفلت بھی ہو جائے یا آمد میں کمی بھی آ جائے تو ڈرنے کی بات نہیں معمولی سا ذکر معمولی سی یاد دہانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی نتائج پیدا کر دیتی ہے ۔

ابھی چند دن ہوئے ان صاحب نے جن کا میں نے ذکر کیا ہے - شریف اشرف صاحب نے یہ ذکر کیا تو غالباً انہی دنوں کی رؤیا دیکھی ہوگی - کینیڈا میں ایک صاحب نے، جس کی اطلاع مجھے کل ملی یعنی ان کا خط ملا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھی ہے - میرے ذہن میں اور خیال میں بھی نہیں تھی کہ آپ کچھ عرصہ سے اپنی توجہ دوسرے کاموں میں خرچ کر رہے ہیں اور کہہ یہ رہے ہیں کہ جماعت مالی یاد دہانیوں وغیرہ کی باتیں خود کرے یعنی نظام جماعت اور چندوں کی تحریک کے سلسلے میں نظام جماعت از خود کام کرے میں دوسرے کاموں میں مصروف ہوں اور اس کے نتیجے میں چندے میں کچھ کمی پیدا ہو جاتی ہے اور فکر پیدا ہو جاتی ہے کہ روپیہ کم ہو گیا، اب یہ کہاں سے آئے گا -

ان کے خواب کا مضمون چونکہ بالکل ہمارے وکیل المال صاحب کی بات سے ملتا تھا اس لئے مجھے خیال آیا کہ آج براہ راست یہ یاد دہانی کروا دوں - یہ بھی درست ہے کہ نظام جماعت کا کام ہے کہ وہ مسلسل بیدار مغزی کے ساتھ جماعت کی حیثیت پر نظر رکھتے ہوئے صاحب حیثیت لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق، غرباء کو ان کی حیثیت کے مطابق مالی قربانی پر ابھارتا رہے - یہ نظامِ جماعت کا کام ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اگر امام جماعت براہِ راست یہ کام نہ کرے تو نظام جماعت کی اپنی کوشش اس طرح پھل نہیں لاتی جس طرح جب امام جماعت کی آواز اس میں شامل ہو جائے اس لیئے لازماً خلیفۂ وقت کو ہمیشہ اس کام میں نظام جماعت کی مدد کرتے رہنا ہوگا اور جب بھی کچھ عرصے کے لیئے دوسری مصروفیات کی وجہ سے خلیفۂ وقت براہِ راست تحریک نہ کر سکے تو ہمارا تجربہ ہے کہ مالی لحاظ سے قربانی کا معیار گرنا شروع ہو جاتا ہے ایسے کئی ملک ہیں جن میں مالی قربانی جتنی ہونی چاہیئے تھی، اتنی نہیں تھی - جب ان کی طرف میں نے ذاتی توجہ دی، وہاں کی جماعت کو بھی متوجہ کیا، وہاں دوستوں کو خطوط لکھے پیغامات بھجوائے تو اتنی جلدی جلدی تبدیلیاں ہوئی ہیں کہ کل اگر ایک روپیہ آمد تھی تو آج دو روپے ہو گئی - کل ایک لاکھ تھی تو آج دو لاکھ ہو گئی یعنی بجائے اس کے فیصد کے لحاظ سے بڑھے، دگنا، تگنا، چوگنا ہونا شروع ہو گیا - چنانچہ میں نے ایسے ممالک کا ایک دفعہ جائزہ لیا تو میں حیران رہ گیا کہ چند سال پہلے اگر وہ ایک روپیہ قربانی کر رہے تھے تو آج چار یا پانچ روپے کر رہے ہیں یعنی وہ فیصد میں ماپنے کی بجائے ان کی قربانی کو، اس کو کیا کہتے ہیں فیکٹرز FACTORS انگریزی میں کہا جاتا ہے - فیکٹرز میں ناپا جاتا ہے یعنی کتنے گنا زیادہ بڑھ گیا - تو جماعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر اخلاص رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لیئے ہمیشہ ایسی مستعد رہتی ہے کہ اگر اس کو صحیح معنوں میں بروقت اپیل ہو تو کبھی بھی وہ جماعت اللہ تعالیٰ

کے فضل سے خدا کی راہ میں کنجوسی نہیں دکھاتی اور کمزوری نہیں دکھاتی۔

اہلِ افریقہ کی مدد کے لئے مالی تحریک

اس وقت بعض تحریکیں میرے پیشِ نظر ہیں جن کے متعلق میں آپ کو یاددہانی کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے تو جس تحریک کا نام رکھا گیا تھا "افریقہ اور بھارت فنڈ" یا اسی قسم کا کوئی نام تھا، اس کے متعلق میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان سے بعض دوستوں نے مجھے توجہ دلائی کہ پاکستان کو آپ نے کیوں چھوڑ دیا، وہ مطلب سمجھے نہیں۔ افریقہ اور بھارت فنڈ اس لئے رکھا گیا تھا کہ یہ دو ایسے ممالک ہیں جہاں جماعتی ضرورتیں غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہیں اور وقتی طور پر جماعت کو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ اپنی ضرورتیں خود پوری کر سکے۔ یہ ہرگز مطلب نہیں کہ... پاکستان کو نظر انداز کیا گیا ہے یا کسی اور ملک کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ ان کے لئے ایک قسم کا کمپلیمنٹ COMPLIMENT تھا۔ ایک قسم کا یہ ان کے لئے تحسین کا اظہار تھا۔ باقی ممالک تو اللہ کے فضل سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں، لیکن ان علاقوں میں کچھ کمزوری ہے۔ لیکن اس کے برعکس درست نہیں ہے یہ کہنا غلط ہے کہ باقی لوگ اچھے ہیں اور یہ برے ہیں۔ یہ مراد نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ افریقہ میں غربت اتنی زیادہ ہے اور اس قدر شدید اقتصادی بحران ہے کہ بعض ممالک میں تو حکومتیں اتنی غریب ہو چکی ہیں کہ اپنے ماتحتوں کو، اپنے نوکروں کو تنخواہیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ مجھے مالی سے مجھے وہاں کے امیر صاحب کا یہ خط ملا کہ یہاں بعض لوگوں نے غربت سے تنگ آ کے جو حکومت کے ملازمین تھے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم ہڑتال کرتے ہیں کیونکہ چھ مہینے سے ان کو تنخواہ نہیں ملی۔ وہ غریب لوگ پتہ نہیں کس طرح زندہ اور کس طرح گزارہ کر رہے ہیں؟ تو جب اس کی اطلاع مالی کے پریذیڈنٹ صاحب کو پہنچی تو انہوں نے اعلان کیا کہ مجھے بھی ہڑتال میں شامل کر لو، میں نے چھ مہینے سے تنخواہ نہیں لی۔ جس بیچارے غریب ملک کا یہ حال ہو وہاں یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنی ضروریات خود پوری کر لیں گے، یہ درست نہیں ہے۔ عالمگیر جماعت ہیں ہم اور وحدانیت کا اور ملّی توحید کا یہ مطلب بھی ہے کہ بحیثیت ایک عالمی جماعت کے ہم اپنی ضروریات خود پوری کرتے رہیں گے اور ہماری ضروریات پوری کرنے کے لئے خدا کفیل ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جماعت ہر ملک میں فی ذاتہٖ خود کفیل ہو سکتی ہے، ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن بعض صورتوں میں، بعض وقتوں میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس افریقہ کے لئے جو تحریک تھی وہ اس وجہ سے تھی کہ غیر معمولی مالی بحران کا شکار حکومتیں ہیں۔ اور وہاں کے عوام الناس بہت ہی مفلوک الحال ہو چکے ہیں۔ امیر بھی ہیں۔ لیکن غریب بہت زیادہ اور بہت ہی دردناک حالات کا سامنا کرنے والے۔ اس لئے لازماً بیرونی جماعتوں کو ان کی ضرورتیں پوری کرنی ہوں گی۔

ہندوستان میں احمدیت کی طرف توجہ

ہندوستان میں یہ حالت تو نہیں لیکن ہندوستان میں احمدیت کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو گئی ہے اور وہ توجہ اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ ہندوستان کی جماعتیں ان ضرورتوں کو پورا کرنے کی فی الحال اہلیت نہیں رکھتیں۔ لیکن ایک پہلو سے ہندوستان کی جماعتوں میں یہ احساس پیدا کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ میرا تأثر یہ ہے کہ وہ جتنی اہلیت رکھتے ہیں اتنا پیش نہیں کر رہیں۔ بعض علاقوں کے متعلق جب میں نے خصوصیت سے توجہ دی تو ان کا چندہ غیر معمولی طور پر بڑھا۔ پھر میں نے مختلف پہلوؤں سے ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ابھی بہت سی جماعتوں میں گنجائش موجود ہے۔ بعض صوبوں میں جہاں نسبتاً زیادہ غربت ہے اور ملازم پیشہ غریب طبقہ یا درمیانے درجہ کا طبقہ موجود ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کا معیار بہت بلند ہے۔ مثلاً اڑیسہ ہے، اڑیسہ ایک ایسا صوبہ ہے جہاں جماعت کی اکثریت سفید پوش ہے یا غریب ہے اور آمد کے لحاظ سے سب سے زیادہ استقلال کے ساتھ قربانی کرنے والا وہ صوبہ ہے۔ اس کے علاوہ بعض جماعتوں کے نام لینے کی ضرورت نہیں، وہاں بڑے بڑے سیٹھ ہیں، بڑے بڑے صاحب حیثیت لوگ ہیں۔ اگر وہ دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کریں تو ہندوستان کو کم سے کم ایک حد تک خود کفیل ہو جانا چاہئے لیکن ہندوستان میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ بیرونی مدد زیادہ ہو اور ہم اس لئے مجبور ہیں کہ وہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رَو چل پڑی ہے اور احمدیت کی طلب پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش تو میں کرتا رہتا ہوں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ضرورت بہرحال پوری ہونی ہے۔ اس غرض سے میں نے ہندوستان کو بھی ان ملکوں میں شامل کر لیا تھا جن کے لئے اس صدی کی پہلی خصوصی تحریک ہونی چاہئے۔ ویسے بھی میں نے اس سے پہلے ایک یہ وجہ بیان کی تھی کہ ہندوستان وہ خوش نصیب ملک ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے۔ آج بھی ہمارا دائمی 'آخرین' کا دفتر وہیں موجود ہے، اور سب دنیا کا اس لحاظ سے ہندوستان محسن ہے۔ اگر اظہار تشکر کے طور پر باقی دنیا ہندوستان کی مدد کرے تو ہرگز کوئی مضائقہ نہیں ہو گا۔

امریکہ میں مالی قربانی میں کمی

ایک اور ملک جس کا ذکر ضروری ہے وہ امریکہ ہے۔ امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت حیثیت ہے۔ یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے سارے ملک کو ہی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس نسبت سے جماعت امیر تو نہیں کہلا سکتی لیکن مقابلتہً باقی ملکوں کے مقابل پر احمدی کی حیثیت

ماشاءاللہ دوسرے ممالک کے احمدیوں سے بہتر نظر آتی ہے۔ اب یہ سو فیصدی مقابلہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کی بہتر ہو یا غیر ملکوں میں کوئی امریکہ سے زیادہ امیر آدمی نہ ہوں۔ یہ مراد نہیں ہے۔ عمومی طور پر جو کیفیت دکھائی دیتی ہے جو بالعموم صادق آتی ہے وہ یہی ہے کہ امریکہ کی جماعت صاحب توفیق اور صاحب حیثیت جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن وہاں بھی ابھی ہندوستان کی طرح ابھی توفیق کے مطابق چندے نہیں بڑھے۔ چنانچہ جب میں نے وہاں مسجد واشنگٹن کی تحریک کی اور جیسا کہ ہونا چاہیئے تھا میں نے جماعت کو نصیحت کی آپ کے ملک کے شایان شان جگہ ہونی چاہیئے۔ سب دنیا کی نظریں ہیں اور جماعت کی ضروریات کے مطابق اور جماعت کی حیثیت کے مطابق۔ اگرچہ ہم بہرحال ایک غریبانہ عمارت ہی بنا سکیں گے لیکن امریکہ کی غریبانہ عمارت افریقہ کی غریبانہ عمارت سے مختلف ہونی چاہیئے، کیونکہ ہر جگہ ایک لفظ کے معنی ایک نہیں ہوا کرتے۔ غیروں کے مقابل پر غریبانہ ہی ہو گی لیکن امریکہ کی حیثیت سے بہرحال اس غریبانہ مسجد میں اور غریبانہ مشن میں افریقہ کے غریب علاقوں کے مشنوں اور مسجدوں سے فرق ہونا چاہیئے۔

اس پہلو سے ایک سکیم بنائی گئی۔ پہلے تو انہوں نے بہت زیادہ خرچ کی بنائی تھی۔ پھر اسے کانٹ چھانٹ کر چھوٹا کیا گیا۔ اور اب جو آخری صورت میں مسجد کا نقشہ منظور ہوا ہے اس میں کوئی اسراف نہیں ہے یعنی ہرگز غیر معمولی خرچ نہیں ہے۔ سادگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کم خرچ کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن چونکہ وہاں مہنگائی بھی بہت ہے اس لیئے سردست ان کا اندازہ اڑھائی ملین کا ہے یعنی ۲۵ لاکھ ڈالر کا۔ اس سلسلے میں گذشتہ ایک سال سے مجھے امریکہ کی جماعت کی طرف سے فکر انگیز خط مل رہے ہیں اور امیر جماعت اس بارے میں فکرمند ہیں کہ یہ روپیہ کیسے پورا ہو گا جو عام تحریکات انہوں نے کی ہیں اس کے نتیجے میں جو وعدے موصول ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اس مد میں بہت ضرورت ہے۔ اس لیئے وہ نئی نئی ترکیبیں سوچ رہے ہیں اور مجلس عاملہ بار بار بیٹھتی ہے (بار بار نہیں تو کم سے کم ایک دو دفعہ ضرور اس مقصد کیلئے بیٹھتی ہے) کہ کیا کیا ترکیبیں استعمال کی جائیں۔ جہاں تک بینکوں سے سود پر روپیہ لینے کا تعلق ہے وہ میں نے منع کر دیا ہے اور یہ فیصلہ میں نے آغاز ہی سے کیا تھا کہ ہرگز بینکوں سے سود لیکر ہم اپنی مسجدیں نہیں بنائیں گے، اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی برکت پڑی کہ پہلا فیصلہ مجھے یاد ہے کہ کینیڈا میں ہوا تھا۔ اس کے بعد سے مسلسل کینیڈا میں عظیم الشان مراکز قائم کیے گئے۔ بڑی بڑی زمینیں خریدی گئیں مگر ایک دمڑی بھی کسی بینک سے سود پر نہیں لینی پڑی۔ امریکہ کو بھی میں نے یہی کہا کہ اس بات کو تو بھول ہی جائیں۔ یہ کوئی رستہ نہیں ہے۔ پھر اور کوئی رستے تجویز ہوئے جماعت میں قرض کی تحریک کا بھی سوال اٹھا۔

چندہ کبھی مشروط نہیں ہونا چاہیئے

اور ایک مجھے یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ یہ تحریک کی جائے کہ جو لوگ بھی کسی خاص حد تک قربانی کریں گے ان کے نام دعاؤں کے لیئے مسجد پر کندہ کیئے جائیں گے۔ وہ بھی میں نے ان کو سمجھا کر یہ تجویز ردّ کر دی ہے کیونکہ یہ وہ مصنوعی ذرائع ہیں جو ایک خطرناک بارڈر پر کھڑے ہیں (بارڈر کا ترجمہ ذہن میں نہیں آ رہا، اس لیئے بعض دفعہ لفظ اٹک جاتا ہے) ایسی حد پر کھڑے ہیں جو معمولی سی لغزش میں انسان کو خودنمائی اور ریاکاری کے ملک میں دھکیل سکتی ہے۔ اس لیئے یہ آخری شکل ہے میں یہ نہیں کہتا کہ اس کے نتیجے میں فوراً جماعت میں ریاکاری پیدا ہو جائیگی مگر اس طریق کو استعمال کرنا شروع کیا جائے تو ہرگز بعید نہیں کہ کچھ کمزور اور ریاکار لوگ بھی شامل ہو جائیں اور وہ لوگ جو بے ریا خدمت کرنے والے ہیں ان میں بھی رفتہ رفتہ ریاکاری کا کیڑا داخل ہو جائے۔ اس لیئے میں اس تجویز کو پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ بعض صورتوں میں مثلاً ہسپتال وغیرہ میں ہمارے وقفِ جدید کے دفتر میں بھی بعض نام کندہ ہیں، لیکن اگر ہو گیا ہے تو اسی کو دستور نہیں بنانا چاہیئے۔ دوسرے بعض لوگوں نے پہلے زمانوں میں ایسی تحریکیں کی تھیں اور خلیفۂ وقت نے اس وقت ان کو منظور بھی کر لیا کہ ہم اپنے ماں باپ کے نام پر کمرہ بنانا چاہتے ہیں ان کے نام کی تختی لگ جائے تو اجازت مل گئی۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، استثنائی طور پر ایسا کبھی ہو جائے تو ہو جائے، اسے دستور بنانا نہایت خطرناک ہو گا کیونکہ اس کے بغیر جو جماعت قربانی کے لیئے تیار ہو اس کو ایسے مصنوعی ذرائع سے قربانی کرنا ان کو مصنوعی بنا دے گا۔ اس لیئے اس تجویز کو تو میں نے ردّ کر دیا ہے۔ ایک دوست نے ابھی کچھ عرصہ پہلے مجھے لکھا کہ میں اتنی رقم پیش کرنا چاہتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ میرے بزرگ ... والدین کا نام یا جس رشتے دار کیلئے بھی انہوں نے کہا تھا ان کا نام اس پر ضرور کندہ ہو۔ میں نے کہا نامنظور۔ مجھے آپ کا ایک آنہ بھی نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اس شرط پر میں نہیں کرونگا انہوں نے معذرت کا خط لکھا، شرمندگی کا اظہار کیا اور کہا میں روپیہ دیتا ہوں، اس کو چاہے پھینک دیں، کوئی شرط نہیں ہے۔ اس پر میں نے ہدایت کی ان کے بزرگوں کا نام کندہ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ اب مشروط نہیں رہا۔ تو بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ چندہ غیر مشروط ہوتا ہے لیکن اعلانیہ کا بھی چونکہ حکم ہے اس لیئے جماعت کی طرف سے اعلان بھی

کیا جاتا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تحریک پیدا ہو۔ یہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر مشروط نہیں ہونا چاہیئے یعنی چندہ اس لحاظ سے مشروط نہیں ہونا چاہیئے کہ اس میں کسی قسم کی ریاکاری کا کوئی پہلو ہو۔ بہرحال یہ تجویز میں نے ردّ کردی۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ میں ساری دنیا میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ آپ کی مدد کریں۔ اگر امریکہ کی جماعت کو توفیق نہیں ہے تو وہ آپ کے لیۓ قربانی کریں، چنانچہ وہ تحریک بھی میں نے کردی۔ اور وہ تحریک کرتے وقت میرے پیش نظر یہ بات تھی کہ آج امریکہ دنیاوی لحاظ سے اتنا دولت مند ملک ہے اور اس طرح وہ خیرات کے بہانے لیکن اپنے ذاتی مقاصد کے لیۓ ساری دنیا کو ایڈ AID دے رہا ہے۔ یہ ایک اچھا لطیفہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کو ایڈ دے رہی ہو اور جماعت احمدیہ کے غریب ممالک بھی کچھ روپیہ امریکہ بھجوا رہے ہوں۔ تو ہم وہ صاحبِ خیرات لوگ ہیں جہاں غریب ممالک کی طرف سے بھی امیر ممالک کے لیۓ مدد دی جاتی ہے تو اس لطیف خیال کے آنے سے میں نے وہ تحریک کردی تھی مگر چونکہ اس کو یاد نہیں کرایا گیا اور ایک دفعہ کہنے کے بعد کوئی ایسا نظام نہیں تھا جو جماعت کو بار بار یاد دہانی کرائے، اس لیۓ اس سلسلے میں کمزوری پیدا ہوئی ہے اور غیر ممالک سے بہت تھوڑی مالی قربانی کی اطلاع ملی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا یہی خیال ہو کہ امریکہ کو کیا ضرورت ہے۔ لیکن جب میں نے وضاحت کردی ہے کہ کیوں ضرورت ہے تو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ سب دنیا کی جماعت کو امریکہ کی کم سے کم اس معاملے میں ضرور مدد کرنی چاہیئے۔

دوسرے مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ امریکہ کی جماعت میں توفیق ہے وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے علم کے مطابق کم سے کم ایک سو احمدی ایسا ہے جو اتنا صاحبِ حیثیت ہے کہ اگر وہ چاہے تو مِل کر اس ساری ذمہ داری کو ادا کرسکتا ہے۔ کوئی اس میں شک کی بات نہیں، لیکن چونکہ ایک مادّہ پرست ملک ہے وہاں دولت بھی ہے اور دولت کی محبّت بھی ہے اور معیار بدل گئے ہیں۔ اس لیۓ وہاں جماعت کے اندر قربانی کا معیار بڑھانے کے لیۓ بار بار نصیحت کی ضرورت ہے۔ امیر صاحب جماعت ہوں یا اس معاملے میں جو سیکرٹری چندے کی تحریک کیلیۓ مقرر ہوئے ہیں، وہ ہوں، ان کو اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت کی تربیّت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ان کے سامنے بار بار لائیں۔ جو قرآن اور حدیث سے مزیّن ہیں اور ان کی ایسی پاکیزہ تفسیر ان میں موجود ہے کہ ان حوالوں سے جب ہم اس تفسیر کو پڑھتے ہیں تو دِل بے اختیار خدا کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے لیۓ اچھلنے لگتا ہے۔ اس ذریعے کو اختیار کریں۔ دوسرے نصیحت کے ذریعے کو اختیار کریں۔ ان کو بار بار انگیخت کریں کہ دیکھو تم صاحبِ حیثیت جماعت ہو، تمہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے اور یہ مصنوعی ذریعے چھوڑو کہ قرضے دو، یہ کرو، وہ کرو۔ کسی اور سے مانگو۔ کمپنیوں سے ٹھیکے کرو کہ دس سال میں ہم تمہیں ادا کریں گے، تم ہمیں ایک دفعہ بنا دو۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو امریکہ کی جماعت کی حیثیت کے شایانِ شان نہیں۔ اگر انہوں نے اپنی حیثیت کم بنالی ہے تو ان کی غلطی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں حیثیت ہے، توفیق ہے۔ اور اگر وہ قربانی کریں گے تو ان کی توفیق بڑھے گی، کم نہیں ہوگی۔ پتہ نہیں اس بارہ میں کیوں خدا تعالیٰ پر لوگ بے اعتمادی کرتے ہیں۔ جماعت کا سَو سالہ تجربہ ہے اور چودہ سو سال پہلے کی پہلی صدی کا بھی یہی تجربہ تھا کہ جن لوگوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا ہے، خدا تعالیٰ نے ان کو بے حساب عطا فرمایا ہے۔ پس اگر وہ ہمت دکھائیں اور عزم کرلیں تو ہرگز مشکل نہیں ہے کہ جو بیرونی مدد ان کو ملے، اس سے ایک اور مسجد بنالیں لیکن یہ مسجد وہ خود اپنی ہی توفیق سے بنا سکیں۔

آخر پر ایک دعا میں ان کو دے سکتا ہوں اور اس دعا میں آپ لوگ بھی شامِل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جرمنی کے مزدور نوجوانوں کے دل عطا کردے ایسی عظیم الشان قربانی کرنے والی جماعت ہے کہ دل دیکھ کر عشق عشق کر اٹھتا ہے۔ وہاں میں نے سَو مساجد کی تحریک کی تھی اور میں جانتا ہوں کہ جرمنی کے اکثر نوجوان غریب ہیں، ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو "سوشیال" کہلاتی ہے اس پر پَل رہے ہیں لیکن اس حیرت انگیز جذبے کے ساتھ انہوں نے لبیک کہا ہے کہ دِل عشق عشق کر اٹھتا ہے۔ لبعض دفعہ خط پڑھتے ہوئے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے آنسو کہ اس نے کیسی عظیم الشان جماعت عطا کی ہے۔ غریب لوگ ایسے بھی ہیں جو فاقہ کش ہیں جو ایک کمرے میں دس دس کا خاندان لیۓ بیٹھے ہیں لیکن جب سے سَو مساجد کی تحریک کی ہے ان کو لگن لگ گئی ہے کہ کسطرح ہم خدا کی راہ میں چندہ دیں تاکہ ہماری جماعت اس تحریک کو پورا کرنے میں سرخرو ہوسکے اور ہم خلیفۂ وقت کا دِل خوش کرسکیں کہ دیکھیں! آپ نے سو مساجد کا کہا تھا۔ ہم نے سو مساجد بنادی ہیں اور بہت ہی منظم منصوبے کے ساتھ بڑے عمدہ طریق پر وہاں یہ پروگرام بنایا جارہا ہے کہ آئندہ دس سال کے اندر خدا تعالیٰ توفیق دے تو وہاں سَو مساجد ہوجائیں اور یہ یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو سو مساجد بنانے کی توفیق ملے گی۔ پس امریکہ کو اس سے سبق لینا چاہیئے اور جیساکہ میں نے دعا دی ہے کہ اگر اس (باقی صفحہ 34 پر)

احکام القرآن

مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم

"جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۴۴) کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرًا ۚ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ (البقرہ : ۱۸۱)

جب تم میں سے کسی پر موت کا وقت آجائے تو تم پر بشرطیکہ مرنے والا بہت سامال چھوڑے، والدین اور قریبی رشتہ داروں کو امر معروف کی وصیت کرجانا فرض کیا گیا ہے، اور یہ بات متقیوں پر واجب ہے۔

(۴۵) یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (البقرہ : ۱۸۴) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

(۴۶) فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ (البقرہ : ۱۸۶)

اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ (رمضان) کو اس حال میں دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ اس کے روزے رکھے۔

(۴۷) فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّہُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (البقرہ : ۱۸۷)

سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

(۴۸) فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْہُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ (البقرہ : ۱۸۸)

سو اب تم بلا تامل ان (اپنی بیویوں) کے پاس جاؤ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی جستجو کرو۔

(۴۹) ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (البقرہ : ۱۸۸)۔

اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

(۵۰) وَلَا تُبَاشِرُوْہُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ (البقرہ : ۱۸۸)

اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو ان (یعنی بیویوں) کے پاس نہ جاؤ

(۵۱) تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْہَا (البقرہ : ۱۸۸)

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اس لئے تم اس کے قریب بھی مت جاؤ۔

(۵۲) وَلَا تَاْکُلُوْۤا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِہَاۤ اِلَی الْحُکَّامِ لِتَاْکُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ ۱۸۹)

اور تم اپنے بھائیوں کے مال آپس میں مل کر جھوٹ اور فریب کے ذریعہ مت کھاؤ اور نہ ان اموال کو اس غرض سے حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ تاکہ تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کرجاؤ

(۵۳) وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِہَا۔ (البقرہ : ۱۹۰)

اور تم گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔

(۵۴) وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (البقرہ : ۱۹۰)

اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

(۵۵) وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ (البقرہ:۱۹۱) اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں

(۵۶) وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (البقرہ ۱۹۱)

اور کسی پر زیادتی نہ کرو اور یاد رکھو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

(۵۷) وَاقْتُلُوْہُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْہُمْ وَاَخْرِجُوْہُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ (البقرہ : ۱۹۲)

اور جہاں بھی ان (ناحق لڑنے والوں) کو پاؤ انہیں قتل کرو اور تم بھی انہیں اس جگہ سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ اور (یہ) فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت (نقصان دہ) ہے۔

(۵۸) وَلَا تُقٰتِلُوْہُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْہِ (البقرہ : ۱۹۲)

اور تم ان سے مسجد حرام کے قرب و جوار میں (اس وقت تک) جنگ نہ کرو جب تک وہ تم سے اس میں جنگ کی ابتدا نہ کریں

قسط ۷

مکرم شیخ عبدالہادی صاحب
(سابق کنسلٹنٹ انجینئر۔ الجزائر)

حیاتِ طیّبہ

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نوٹ : "حیاۃ طیّبہ" محترم شیخ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ (سابق سوداگرمل) مربی جماعت احمدیہ کی تصنیف ھے بانیٔ جماعت احمدیّہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مھدی معہود علیہ السلام کے حالات و سوانح پر یہ ایک مبسوط تالیف ھے، اس تالیف کا خلاصہ قسط وار احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کیا جارھا ھے تاکہ ھم اندازہ کرسکیں کہ جس شخص کے سپرد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم الشّان کام کیا گیا ھے وہ کس درجہ اور کس معرفت کا انسان ھے"

حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش سے قبل حضرت اقدس علیہ السلام کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو بشیر اوّل کے نام سے مشہور ہے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق یہی لڑکا ہے مگر جب وہ سوا سال کی عمر میں وفات پاگیا تو مخالفین کی طرف سے اعتراضات کا جواب دینے کیلئے آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو جو اشتہار شائع فرمایا اس کے آخر میں اعلان بیعت بھی شائع فرمایا۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں شرائط بیعت شائع فرمائیں اور شرائط بیعت کے اعلان میں تاخیر کا سبب بیان کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :

"... لیکن اس کی تاخیر اشاعت کی یہ وجہ ہوئی کہ اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوجائیں ... اس وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو سچوں اور کچوں اور مخلصین اور منافقوں میں فرق کرکے دکھلا دے۔ سو اللہ جلّ شانہ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے وہ تقریب بشیر احمد[1] کی موت کو قرار دے دیا اور خام خیال اور کچوں اور بدظنوں کو الگ کرکے دکھا دیا ... پس اسی وجہ سے ایسے موقع پر دعوت بیعت کا مضمون شائع کرنا نہایت چسپاں معلوم ہوا ..."۔

سلسلہ کی بنیاد اور پیدائش مصلح موعودؓ کے اجتماع میں مخفی اشارہ

خدائی حکمتوں میں سے ایک اہم حکمت یہ بھی نظر آتی ہے کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ پیدا ہوئے اور اسی روز حضرت اقدس نے شرائط بیعت کا اعلان فرماکر سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ ان دونوں امور کے اجتماع میں دراصل یہ مخفی اشارہ تھا کہ اس سلسلہ کی اشاعت میں حضرت مصلح موعودؓ کو ایک اہم دخل ہوگا۔ چنانچہ آپ کا نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط عظیم الشان دور خلافت اس اہم خدائی حکمت کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مصلح موعودؓ کی بشارت دینے والے خدا نے اپنی قدرتوں اور اپنے فضلوں کے ایسے دروازے کھول دیئے کہ آپ کے دور خلافت میں نہ صرف یہ کہ جماعت خود نہایت مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگئی بلکہ دنیا بھر میں اسلامی مشنوں کا گویا جال بچھ گیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی یہ پیشگوئی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنے والے مسیح کے بارے میں یہ پیشگوئی "یتزوّج ولیولد لہ" نہایت شان و شوکت کیساتھ پوری ہوئیں۔ (یعنی وہ ایک اعلیٰ صفات رکھنے والی عورت سے شادی کرے گا اور اس کی اولاد اہم دینی کارنامے سرانجام دے گی)

بیعتِ اولیٰ۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

بیعتِ اولیٰ لدھیانہ میں حضرت منشی صوفی احمد جان مرحومؓ کے مکان میں ہوئی۔ اور سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت حاجی الحرمین مولانا نورالدین صاحب بھیرویؓ تھے جو بعد میں حضرت اقدسؑ کے خلیفہ اوّل قرار پائے،

[1] : بشیر احمد سے مراد بشیر اول ہیں جو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بعد پیدا ہوکر یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو وفات پاگئے۔

دعویٰ مسیح موعود - اواخر ۱۸۸۹ء

۱۸۹۰ء کے اواخر میں آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے صراحت کے ساتھ یہ انکشاف ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح ابن مریم کی خبر دی تھی وہ تو یہی ہے۔ پہلا مسیح آسمان پر اس خاکی جسم کے ساتھ ہرگز زندہ نہیں بلکہ وہ دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے بلاتوقف اس انکشاف کا اعلان فرمادیا اور اس غرض کے لئے دو مختصر رسالے "فتح اسلام" اور "توضیح مرام" ۱۸۹۱ء کے شروع میں شائع فرمائے جن سے مخالفت کی آگ مشتعل ہونی شروع ہوگئی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی آپ کے خلاف مضامین شائع کرنے لگے جو کہ اس سے قبل آپ کی شہرہ آفاق کتاب "براہین احمدیہ" پر ایک نہایت مبسوط تبصرہ لکھ کر آپ کے مناصب جلیلہ کی تائید کر چکے تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے پہلے تو حضرت اقدسؑ کو غیر ضروری اور غیر معقول خط و کتابت میں الجھانے کی کوشش کی مگر جب اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو مناظرہ کا چیلنج دینے لگے۔ مگر ہمیشہ مقابلہ پر آنے سے گریز کرتے رہے۔ آخر جولائی ۱۸۹۱ء میں حضور کے سفر امرتسر کے دوران ایسے حالات پیدا ہوئے کہ مولوی صاحب مباحثہ کے لئے مجبور ہو گئے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ مباحثہ کے لئے امرتسر سے لدھیانہ تشریف لے گئے۔

مباحثہ لدھیانہ

۲۰ جولائی ۱۸۹۱ء کو لدھیانہ میں حضرت اقدسؑ کی جائے قیام پر ہی حضرت اقدسؑ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے درمیان مباحثہ کا آغاز ہوا۔ حضرت اقدسؑ نے قرآن شریف اور حدیث پر سیر کن بحث کی۔ چھ سات روز تک یہ مباحثہ حضرت اقدس کی جائے قیام پر ہوا اور پھر مولوی محمد حسین کی خواہش پر باقی ایام یہ مباحثہ انہی کے مکان پر جاری رہا مگر حضرت اقدسؑ اور دیگر حاضرین کے بار بار اصرار کے باوجود مولوی محمد حسین صاحب اصل موضوع "وفات وحیات مسیح" پر بحث کرنے کو تیار نہ ہوئے اور اس طرح عوام الناس میں بہت شرمندہ انہیں ہونا پڑا۔ یہ مباحثہ ۱۲ روز جاری رہا۔ اس کی مفصل روئداد "ازالہ اوہام" کے آخر میں حضرت اقدسؑ نے شائع فرمائی ہے۔ یہ اہم تصنیف آپ نے آخر ۱۸۹۱ء میں دو حصوں میں شائع فرمائی اور اس میں وفات مسیحؑ اور اپنے دعوے کی تفاصیل پر سیر کن بحث کی ہے۔

سفر دہلی اور علماء کو دعوت مباحثہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۱ء

اس سفر سے حضورؑ کا مقصد یہ تھا کہ دہلی جیسے مرکزی شہر میں آپ کے دعویٰ کی اشاعت سے تمام ہندوستان میں پیغام حق پہنچ جائے گا چنانچہ آپ نے پے درپے تین اشتہارات علمائے دہلی اور خصوصاً مولوی سید نذیر حسین صاحب الملقب شیخ الکل کے نام سے شائع فرمائے اور مسئلہ حیات و وفات مسیحؑ پر مباحثہ کی دعوت دی۔ مگر حضور اقدسؑ اور عوام الناس کے اصرار کے باوجود شیخ الکل صاحب اس بحث پر راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ جامع مسجد میں ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے جلسہ بحث کے دوران حسب خواہش دہلی، حضور نے پھر یہ پیشکش دہرائی کہ حضرت اقدس وفات مسیح کے دلائل بیان فرمائیں گے اور مولوی سید نذیر حسین صاحب قسم کھا کر یہ کہہ دیں کہ ان کے نزدیک اب بھی قرآن و حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ مگر مولوی صاحب اس قسم پر راضی نہ ہوئے اور اس طرح حضرت اقدسؑ کے مقابلہ میں زبردست شکست کھائی جس کو اہل دہلی نے بری طرح محسوس کیا۔ خصوصاً فرقہ اہل حدیث نے مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالی کو قائل کیا کہ مسئلہ حیات و ممات حضرت مسیح پر ضرور بحث کرنی چاہیئے۔

حضرت اقدسؑ نے مولوی صاحب کی طرف سے مباحثہ کی تحریک کو بخوشی منظور فرمایا اور ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو بعد نماز جمعہ یہ مباحثہ شروع ہوا۔ اس مباحثہ کے آغاز میں حضرت اقدسؑ نے مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کو مخاطب کر کے فرمایا:

"مولوی صاحب! مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سچا ہے جیسا کہ اور انبیاء کا دعویٰ نبوت و رسالت سچا ہوتا تھا۔ اس دعویٰ کی بنیاد یہ ہے کہ کئی ماہ تک مجھے متواتر الہام ہوتے رہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو گئے اور جس مسیح موعود کا آنا مقدر تھا وہ تو ہے ......"

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید اور احادیث سے وفات مسیح کے سلسلہ میں زبردست دلائل پیش کئے۔ مولوی محمد بشیر صاحب کی گھبراہٹ بہت نمایاں تھی۔ اس مباحثہ میں تین پرچے مولوی صاحب نے لکھے اور تین ہی حضرت اقدسؑ نے لکھے۔ حضرت اقدسؑ نے نہایت تیزی کے ساتھ، وہیں بیٹھ کر تینوں پرچوں کو تحریر کیا، مگر مولوی صاحب سامنے بیٹھ کر نہ لکھ سکے بلکہ گھر سے جواب لکھ کر لانے کی اجازت چاہی اور حضرت اقدسؑ نے خوشی سے اجازت دیدی حالانکہ شرط یہ ٹھہری تھی کہ قریب بیٹھ کر خود اپنے قلم سے اسی وقت پرچے لکھے جائیں گے۔ فریقین کے یہ پرچے "مباحثہ الحق دہلی" کے نام سے چھپے ہوئے موجود ہیں۔ حضرت اقدس کی طرف سے زبردست دلائل کے مقابلہ میں مولوی صاحب کی بے بسی کا اندازہ ہر شخص ان پرچوں کو پڑھ کر خود لگا سکتا ہے۔

آسمانی فیصلہ کی دعوت اور علماء کا فتویٰ کفر

حضرت اقدسؑ نے جب یہ دیکھا کہ علماء دلائل کے میدان میں آنے سے گریز کرتے ہیں اور اگر کوئی آئے بھی تو وہ راہ حق کی خاطر اپنی دنیوی وجاہت کو خیرآباد کہنے کو تیار نہیں ہوتا تو آپ نے علماء کو یہ دعوت دی کہ آؤ آسمانی تائیدات میں میرا مقابلہ کرکے دیکھ لو۔ ادھر علماء نے جب یہ محسوس کیا کہ وہ حضرت اقدسؑ کا مقابلہ کسی طرح بھی نہیں کرسکتے تو انہوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی قیادت میں دو سَو مولویوں سے کفر کے فتوے حاصل کیے جو کہ انتہائی غلیظ گالیوں پر مشتمل تھے اور جن کو کوئی شریف آدمی پڑھنے کا روادار نہیں ہوسکتا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بقول ان کے اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ "میں نے اس کو اونچا کیا تھا اور میں ہی اس کو گراؤں گا"۔ ادھر خدا تعالیٰ حضرت اقدسؑ کو ان الفاظ میں تسلّی دیتا تھا کہ "انّی مھینٌ من اراد اھانتک" یعنی جو تیری ذلّت چاہے میں اسے ذلیل کردوں گا۔ اگرچہ یہ الہام ایک عام الہام ہے مگر اس کا پہلا نشانہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہی تھے۔ بٹالوی صاحب جس مامور کی عزت برباد کرنا چاہتے تھے اس پر تو آج اکنافِ عالم میں درود پڑھا جاتا ہے اور اس کا قائم کردہ سِلسلہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ صد سالہ جشن منا رہا ہے۔ اُدھر بٹالوی صاحب کا انجام عبرتناک تھا۔ ان کی اولاد اور جائیداد سب برباد ہوگئے اور جب فوت ہوئے تو بٹالہ کے مسلمانوں نے ان کو اپنے قبرستان میں دفن کیے جانے سے انکار کردیا۔

پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء

حضرت اقدسؑ نے ارشادِ الٰہی کے مطابق قادیان میں ایک سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی اور اس کیلئے ۲۷ دسمبر تا ۲۹ دسمبر کی تاریخیں مقرر کیں۔ چنانچہ پہلا جلسہ سالانہ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں دسمبر ۱۸۹۱ء میں ہوا جس میں پچھتر احباب شامل ہوئے۔ اس جلسہ کا بڑا مقصد مبائعین کی تربیّت اور ان کے لیے ایسے حقائق ومعارف سنانے کا موقعہ مہیا کرنا تھا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ سال ۱۸۹۲ء کے دوران حضرت اقدسؑ نے لاہور، سیالکوٹ، کپورتھلہ اور لدھیانہ کے سفروں میں اپنے مشن کی اشاعت کا کام جاری رکھا اور ان سفروں کی بدولت کئی جماعتیں قائم ہوگئیں اور ہزارہا لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ چنانچہ جب دوسرا سالانہ جلسہ دسمبر ۱۸۹۲ء میں منعقد ہوا تو اس میں تین سو ستائیس احباب نے شرکت کی۔ یہ تعدادِ جماعت کی ترقی ظاہر کرتی تھی جو کہ حضرت اقدس کے مندرجہ بالا سفروں کی بدولت ہوئی تھی۔

آئینہ کمالاتِ اسلام کی اشاعت

فروری ۱۸۹۳ء میں حضرت اقدسؑ نے اس کتاب کو شائع فرمایا۔ اس کتاب میں اسلام کے کمالات اور قرآن کریم کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ یہ کتاب اس قدر بابرکت اور نافع الناس تھی کہ اس کی تحریر کے وقت دو مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حضرت اقدسؑ کو نصیب ہوئی اور اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرّت ظاہر کی۔ اس کتاب کے علاوہ ایک اور اہم رسالہ "برکات الدعا" کے نام سے ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو شائع فرمایا جو کہ سر سیّد احمد خان صاحب مرحوم کے دعا کے بارہ میں غلط خیالات کے خلاف تھا۔

ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام

حضرت اقدسؑ نے عربی زبان میں ایک تبلیغی خط کے ذریعہ ملکہ وکٹوریہ کو بھی دعوتِ اسلام دی۔ ملکہ معظمہ نے اس خط کو بصد شکریہ وصول کیا اور اس کے علاوہ حضور اقدس کی اور تصانیف بھی طلب فرمائیں۔

مباحثہ "جنگِ مقدس"

اس سے مراد حضرت اقدسؑ کا وہ مباحثہ ہے جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۸۹۳ تا ۵ جون ۱۸۹۳ء امرتسر کے مقام پر پادریوں کے ساتھ کیا۔ ان پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک اور ڈپٹی عبداللہ آتھم پیش پیش تھے۔ یہ مباحثہ پندرہ روز تک جاری رہا۔ مباحثہ تحریری تھا مگر فریقین کے پرچے پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے۔ الوہیت مسیح پر بھی بحث ہوئی۔ اور یہ حقیقت واضح تھی کہ آتھم صاحب لاجواب ہوگئے۔ اس قدر تنگ ہوئے کہ بیمار ہوگئے۔ درمیان میں ہنری مارٹن کلارک بحث کے لیے چُنے گئے۔ انہوں نے ادھر ادھر کی باتوں میں بمشکل تمام دِن پورے کیے۔ اپنے آخری پرچہ میں حضرت اقدسؑ نے باذن الٰہی پادری عبداللہ آتھم کے متعلق ایک پیش گوئی کا بھی اعلان فرمایا جس کے مطابق جو فریق اس بحث میں عمداً جھوٹ کو اختیار کررہا ہے وہ پندرہ ماہ کے اندر اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس پیشگوئی کی وجہ حضور نے یہ بیان فرمائی کہ عیسائی مناظر ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اپنی ایک کتاب "اندرونہ بائبل" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ من ذالک 'دجال' کہا تھا اور اسلام پر بھی ہنسی اڑائی تھی۔ حضرت اقدسؑ نے جب پیشگوئی کے ساتھ اسے یہ بات بھی یاد دلائی تو اس نے فوراً زبان باہر نکالی اور کانوں پر ہاتھ رکھے۔ رنگ زرد ہوگیا، آنکھیں پتھرا گئیں اور سر ہلا کر کہا "میں نے تو ایسا نہیں لکھا"۔ حالانکہ وہ ایسا لکھ چکا تھا۔ مگر پیشگوئی کی ہیبت کی وجہ سے سخت گھبرا گیا اور بے اختیار ہوکر کہہ اٹھا کہ میں نے تو دجال نہیں کہا۔ گویا اس وقت رجوع الی الحق کا اظہار کردیا اور اس کے بعد مرتے دم تک ایک لفظ بھی رسول کریمؐ یا اسلام کے خلاف نہ لکھا۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا مباہلہ سے فرار اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کی آمادگی

عیسائیوں کے ساتھ بحث کے خاتمہ پر مولویوں نے پھر شور مچایا کہ ہمارے ساتھ بھی بحث کرو۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک اشتہار لاہور سے بھیجا کہ مرزا صاحب سے مباہلہ کیلئے امرتسر آتا ہوں۔ صرف مباہلہ ہوگا اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ حضرت اقدسؑ نے اس کے جواب میں اشتہار لکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب مجھ سے ہرگز مباہلہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی تو مباہلہ کے لیۓ آگئے مگر مولوی محمد حسین صاحب امرتسر آنے کے باوجود مباہلہ کے لیۓ آمادہ نہ ہوئے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے اس مباہلہ میں اپنے متعلق تو کوئی لفظ تک زبان سے نہ نکالا لیکن حضرت اقدسؑ کے لیۓ سخت سے سخت الفاظ اور گالی گلوچ سے اپنی زبان کو آلودہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کے جواب میں حضرت اقدسؑ نے صرف ان الفاظ کا اعادہ فرمایا :

"میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمودہ کے خلاف نہیں ہے اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہوں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت اور عذاب مجھ پر نازل کرے جو ابتدا دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہ ہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور مخالفوں کے دل کو بھی"۔

دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جب حضور یہ الفاظ دہرا رہے تھے تو اس وقت ایک عجیب سماں بندھ گیا۔ بے اختیار لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ حافظ محمد یعقوب صاحب جو غزنویوں کے مُرید تھے روتے ہوئے حضرت اقدسؑ کے قدموں میں گر گئے اور کہا کہ آپ میری بیعت قبول کریں۔ یہ نظارہ دیکھ کر غزنوی مولویوں اور ان کے معتقدین نے سخت پریشانی کے عالم میں اچھی طرح محسوس کر لیا کہ مباہلہ کے نتیجہ میں حضرت اقدسؑ کی یہ پہلی فتح ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی تو خدا جانے کہاں غائب ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کو اچھی طرح یقین ہو گیا کہ حضرت اقدسؑ کا یہ قول کہ "مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مجھ سے ہرگز مباہلہ نہیں کریں گے" بالکل درست تھا۔

ایک رات میں عربی زبان کا چالیس ہزار مادہ آپ کو سکھایا گیا

مباحثہ اور مباہلہ سے فارغ ہو کر حضرت اقدسؑ قادیان واپس تشریف لائے اور حسب سابق پھر تالیف و تصنیف اور اشاعتِ دین میں مشغول ہو گئے حضور کی طرف سے عربی زبان میں تفسیر نویسی اور حقائق و معارف بیان کرنے کا چیلنج سارے علماء کو مل چکا تھا۔ اس چیلنج پر مشتمل آپ کے اشتہار "آسمانی فیصلہ" کے جواب میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے آپ کو (نعوذ باللہ من ذٰلک) جاہل اور علوم عربیہ سے بے بہرہ اور اپنے آپ کو عالم فاضل قرار دیا۔ حضور کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا کی تحریک پیدا ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی رات میں آپ کو عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے۔ چنانچہ آپ نے متعدد کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور سارے علماء کو بار بار چیلنج دیا مگر کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی۔

حضرت حاجی الحرمین مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کی ہجرت ۱۸۹۳ء

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیرویؓ نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی اور بعد میں حضرت اقدس کے خلیفہ اوّل قرار پائے۔ آپ مہاراجہ جموں کشمیر کے شاہی طبیب تھے آپ کی دلی خواہش تھی کہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان آجائیں اور اپنی باقی زندگی حضور کی خدمت میں گزار دیں۔ مگر حضرت اقدسؑ کا فرمان تھا کہ لگی ہوئی ملازمت کو چھوڑنا کفرانِ نعمت ہے اس لیۓ استعفا نہ دیا۔ مگر بعد میں جب حضرت مولوی صاحبؓ کو ملازمت سے علیحدہ ہونا پڑا تو آپ نے اپنے وطن بھیرہ میں واپس آکر ایک نئے مکان کی تعمیر شروع کر دی۔ اسی دوران کسی ضروری کام کے لیۓ لاہور تشریف لائے اور وہاں خیال پیدا ہوا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدسؑ سے بھی ملتے جائیں۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا اب تو آپ فارغ ہو گئے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے فوری طور پر واپس بھیرہ جانے کے لیۓ اجازت لینا مناسب خیال نہ کیا۔ حضرت مولوی صاحبؓ خود فرماتے ہیں :

"... اگلے روز آپ نے فرمایا کہ آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی۔ آپ اپنی ایک بیوی کو بلا لیں۔ میں نے حسب ارشاد بیوی کو بلانے کیلئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں شائد جلد نہ آسکوں، اس لیۓ عمارت کا کام بند کر دیں جب میری بیوی آگئی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے لہٰذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا کتب خانہ منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلا لیں۔ اور مولوی عبدالکریم سے فرمایا کہ مجھ کو (مولوی) نورالدین (صاحب) کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے ؂

لا تصبون الی الوطن ❁ فیہ تھان و تمتحن

(بقیہ صـ 43 پر)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے بعد

پہلی صدی میں

پوری ہونے والی پیش گوئیاں

محترمہ ساجدہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف قدیر صاحب، کینیڈا

وہ عالم الغیب رب جو ہزار پردوں میں بھی بے پردہ ہو کر متقین کے ایمان کو پیش خبریوں کی فی الحقیقت تکمیل سے تسکین دیتا ہے اور کثرتِ وحی والہام سے بہرہ ور مقربین کی مرسلین کے طور پر شناخت کرواتا ہے، وہ ایک خاص تقدیر کا محرک بنتا ہے۔ قرآن عظیم میں ارشاد ربانی ہے :

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔ (الکہف ۵۷)

انبیاء کرام کی ان پیش خبریوں کی تکمیل دراصل اس تعلق کا اظہار ہے کہ غیب کی باتوں سے باخبر ایک مطلق ہستی ہے جس سے نبی کی نیک روح کا ایسا تعلق ہے کہ وہ بکثرت الہام اور کشف کا فیض حاصل کرتی ہے۔ مخبر صادق، مہر جلالت و مُہر رسالت، ہادیٔ برحق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پیشگوئیوں اور وحیٔ حق کا مجسم نشان بھی اور آخری زمانہ میں بھی آپ کی پیشگوئیوں کی تکمیل ہوئی ؎

کہاں ہیں مانی و بہزاد دیکھیں فن احمد کو
دکھایا کیسی خوبی سے مثیل مصطفٰے ہو کر (کلام محمود)

فن احمد کا عالم الغیب رب سے نشانات، الہامات اور معجزات پانا، نیز عالم رنگ و بو میں اس کی جابجا تکمیل دیکھنا۔ زبان سے بے ساختہ جاری کر دیتا ہے

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۔ (الرعد: ۳۹)

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے نظارے بہت سے شعبہ جات میں منصۂ شہود پر آئے۔ کہیں دشمنوں سے تحفظ، کہیں حاجات کی تکمیل، کہیں دشمنوں کی تذلیل، کہیں مقدمات میں فتح مبین، کہیں ماموں کی تکریم کہیں قبولیت دعا سے تائید، کہیں مخالفین کی تضحیک، کہیں حوادثِ ارضی و سماوی کے معجزات، کہیں سلسلۂ مباہلات۔ الغرض ایک وسیع سلسلہ ہے۔ سعید روحوں نے ہمیشہ علامات کی شعاؤں کو فراست کے عدسہ سے مرتکز کیا اور بعض نے چہرۂ مبارک کو دیکھتے ہی کہا "یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں"۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں : "میری تائید میں اس نے وہ **نشان** ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں"۔

"بہت کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے اُس نے اِس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے"۔ (بحوالہ روح العرفان)

یہ حقیقت عقلی رُو سے بھی واضح ہے کہ سردارِ دوجہاں، رحمت دوجہاں، سرور کائنات کا ظِلّی نبی بہرحال اثر آفرینی اور معجزہ نمائی میں تمام اقوام کا احاطہ کریگا اسی لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا :

" "جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔" (روح العرفان)

مرد فارس کے غیر معمولی معجزات میں جابجا پیش گوئیوں کی تکمیل کے ساتھ ان کا دائرۂ اثر بتدریج بڑھ رہا ہے۔ زیر نظر مقالہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء سے لیکر ۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء کے عرصہ میں پیشگوئیوں کی تکمیل کے بعض حصوں کا احاطہ کرتا ہے لیکن تمام پیشگوئیوں کی تکمیل کا جھلکیوں میں بھی اظہار کیا جائے تو مقررہ

صفحات میں ممکن نہیں ہوگا۔

اب ایک طرف صحرائے خیال بکھر سکنے لگا ہے۔ اور دوسری طرف دھڑکنیں بٹ جانے لگی ہیں ۔۔۔ اے میرے اشکو! آج ان صفحات پر اپنا رنگ نہ چھوڑنا۔ میرا ذہن کسی اور دنیا میں چلا گیا ہے ؎

یاں سے ترے نام کی عظمت پہ بھی قدغن ہوگی
میں نے سوچا بھی نہ تھا یہ کہ یہ دن آسئے گا
"جُرم" ہے تیری رسالت کی شہادت دینا
یُوں ترے نام کا دیوانہ تو مر جائے گا

اے سردارِ دوجہاں! یہ اور بات کہ میں نے عصرِ حاضر کے عظیم معجزات برپا کرنے والے شخص کا دیدار تو نہ کیا لیکن روّاں روّاں ثریا سے ایمان لانے والے کو تیری محبت کا سلام دے رہا ہے۔

قادرِ مطلق نے جسے ٹیچی ٹیچی کی صدائیں سنائیں اس کا بروقت نزول اور بعد کے سّو سال ایک انقلابی دور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فرمان اِس مقالے کے لیئے محور اور اس عنوان کا حضور ہی کے الفاظ میں خلاصہ معلوم ہوتا ہے۔

"عمرِ دنیا میں ساتواں ہزار ہے جو سبت کی طرح خدا کی بادشاہت یعنی صلح وصلاحیت کے لیئے مخصوص و مقرر ہے اور یہ بات بھی مجھ پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ صدی چھٹویں ہزار کا اختتام ہے اس لیئے روحانی قیامت کی تیاری کے لیئے جو کچھ انقلاب وقوع میں آنے والا ہے اسی صدی میں پورا کیا جائے گا۔ پس اس کامل اور عظیم الشان روحانی انقلاب کی تیاری کے واسطے خدا تعالیٰ نے دو طرح کا انتظام فرمایا ہے۔ ایک جمالی، دوسرا جلالی جمالی تو یہ ہے کہ اس نے اپنی سنتِ قدیمہ کے مطابق جیسا کہ وہ ہر ایک زمانہ میں دنیا کی ہدایت وصلاحیت کے لیئے اپنے بندوں میں سے بعض کو مامور و مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اِس زمانہ میں بھی اپنے ایک خاص بندہ کو جن کا نام نامی و اسم گرامی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ منصب امامت عطا کر کے مامور و مبعوث فرمایا ہے تاکہ دنیا آپ کے زیر سایہ ہدایت واطاعت میں رہ کر اس پاک روحانی تبدیلی کا نور جس کا حصول روحانی قیامت کی تیاری کے لیئے ضروری ہے اپنے اندر پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی اس پرامن و بابرکت بادشاہت میں جس کا ذکر کیا گیا ہے اور جس میں کسی ناپاک اور شریر کا گذر نہیں ہو سکتا داخل وشامل ہونے کے لائق ٹھیرے اور دوسرا انتظام خدا تعالیٰ کا جلالی اور قہری حربہ جس سے مراد طاعون اور قحط ہے تاکہ جو لوگ اس جمالی نظام سے اصلاح پذیر نہ ہوں اس جلالی حربہ سے ہلاک یا متنبہ کئے جائیں۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۳۲۰، ۳۲۱)

حریم عرش بریں کو ہلانے والا وہ حق پرست جس کی ولادت ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ ہوئی اس کی تحریر کے وہ نقوش جو روحانی قیامت کا نظارہ اور پیش گوئیوں کا عملی روپ دنیا کو پہنچائیں گے۔ آج دعویٰ کے سّو سال بعد ہی ان کا بہت بڑا حصہ پورا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کے مطابق روحانی قیامت کی تیاری کے لیئے جو انقلاب برپا ہونے والا ہے اسی صدی میں پورا ہوگا۔ یعنی پہلے سو سال کے نشانات اس تیاری سے تعلق رکھتے ہیں جس کا اکثریت کی قبولیت میں اظہار تین سو سال میں منصۂ شہود پر آئے گا۔

تاریخ انسانیت میں یہ صدی مادّی لحاظ سے بھی غیر معمولی تغیرات کی حامل ہے۔ جابجا ترقیات، ایجادات اور انقلابات کے نشان ثبت ہیں۔ آتش و آہن کا بڑھتا ہوا سیلابِ عظیم ہِت نئی طرز پر دنیا تقسیم کر رہا ہے، اِن مادّی انقلابات کے پس منظر میں عصرِ حاضر کا وہ مفکر اور سائنس دان بھی ہے جس کا عرصۂ حیات ۱۸۷۹ء سے ۱۹۵۵ء پر مشتمل ہے اور جسے RONALD W. CLARK نے اپنی حالیہ تصنیف (EINSTEIN HIS LIFE AND TIMES — BY RONALD W. CLARK) میں MESSIAH OF THE 20TH CENTURY قرار دیا ہے۔ یہ شخصیت ہے البرٹ آئن سٹائن۔ بلاشبہ وہ ایک طباع تھا جس کے افکار نے افکار کے سانچے ہی بدل دیئے اور سائنس کا نیا PARADIGM تعمیر کیا، اسی کے ایک چھوٹے سے کلیے $E = mc^2$ نے ایجاد کا وہ جامہ پہنا کہ قرآن مجید کی بہت سی ان پیشگوئیوں کی تکمیل ہوئی جو ایٹم بم، جنگ عظیم، تغیراتِ عظیم اور زمانۂ آخر سے متعلق ہیں اور اسی میں حضرت مسیح موعودؑ کی عصرِ حاضر کے بارہ میں بہت سی پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا مادی لحاظ سے ٹیکنالوجی میں سامان ہے۔ جسے تقدیر کے نادیدہ تار ہلاتے ہیں اور الہامات کے الفاظ کی بازگشت سنائی دیتی ہے ۔۔۔ آیئے ایک احمدی کی نظر سے روحانیت اور مادیّت کے لطیف مماثلتی نکات تلاش کرتے ہیں، چونکہ ہم نے ہی حضرت مسیح موعودؑ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بار بار پورا کرنا ہے کہ "میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے"۔

آئن سٹائن ہی کا وہ UNIFIELD FIELD THEORY کا نظریہ تھا جس کا جزوی ثبوت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے پیش فرمایا اور آج علم و معرفت میں کمال کا وہ مظہر ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے علاوہ مادی قوتوں کے واحدانیت کی جانب سفر کو تیز تر کر دیا ہے۔ آپ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نوبل پرائز حاصل کیا۔ انسان کے قدم چاند تک پہنچنے کے لیئے RELATIVITY کی بنا پر ریاضیات کے کرشمات اور دیگر تکنیکی مراحل

کے پس منظر میں بھی آئن سٹائن کے نظریات ہیں۔ لیکن البرٹ آئن سٹائن کا لسکول کے اچھے طلبہ میں بھی شمار نہ ہوتا تھا جیساکہ ROBERT L.WEBER نے لکھا ہے: "HE DID NOT THRIVE ON THE REGIMENTED EDUCATIONAL SYSTEM." (PIONEER OF SCIENCE — BY RONALD — ROBERT L. WEBER — PAGE — 64) لیکن جسے اس کی غیر معمولی ذہانت کی وجہ سے بیسویں صدی کا مسیح قرار دیا ہے وہ تو اسکول میں نااہلی کے باوجود عظیم موجد بننے کے نکتہ کو واضح نہ کر سکا۔ ہاں! جسے خدا نے مسیح قرار دیا اس نے اس نکتہ کو خوب کھول کر پیش کیا۔

فرمانِ مہدیٔ دوراں ہے:

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں۔" (ملفوظات، روحانی خزائن جلد دوم۔ حصّہ اول صہ ۱۵۵)۔

چند سال قبل میونخ میں عصرِ حاضر کے عظیم موجدین اور سائنس دانوں کی ایک کانفرنس ماہرین نفسیات کے روبرو ہوئی (روزنامہ جنگ کراچی، ۲۱ر دسمبر ۱۹۸۴ء) جس میں یہ معلوم کرنا مقصود تھا کہ ان موجدین میں سے بیشتر اپنی تعلیمی زندگی میں معمولی درجہ کے سمجھے جاتے تھے پھر یہ کیونکر ہوا کہ وہ عظیم موجد بن گئے۔ کانفرنس کی کاروائی سے معلوم ہوا کہ یہ موجدین کسی مسئلہ کے حل کیلئے گہری سوچ اور استغراق میں جا کر اچانک اس مسئلہ کا حل پا لیتے تھے جسے ماہرین لمحاتی تخیل یا — MOMENTARY BRAIN WAVE کہتے ہیں۔ گویا کہ مادی امور کے لئے ایک القاء ہے اور تاریخ سائنس میں یہ مفروضات ادنیٰ درجے کی پیشگوئی سے شروع ہو کر تجربے سے ثابت ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس دور میں الہام، کشوف، رؤیا اور قبولیت دعا کے وہ تجرباتی شواہد دکھائے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور آج بھی نیک طبع لوگوں کو یہ مقام پانے کیلئے مہمیز ملتی ہے

اے دورِ حاضر کے مادّہ پرست محقق! خوردبین پر محض ایک ہی آنکھ روشن رکھنے سے مسائل حل نہ ہوں گے — آؤ قادیان چلیں اور دونوں آنکھیں بینا کریں تا حقائق کا کامل ادراک ہو۔ چونکہ وہاں وہ ہزاروں سال کے مدفون خزائن بانٹنے والی ہستی گزری ہے جس کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والے لبوں سے دنیا نے عالمی عدالتِ انصاف کے فیصلے سنے ہیں آؤ! علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کیلئے اس مسیح کے عاشقِ صادق بن جائیں، چونکہ اس کے فیضان آج بھی ایک صادق کو اعزازی طور پر ڈاکٹر مفتی محمد صادق بنانے کی لامتناہی قوت رکھتے ہیں۔ آؤ! عربی کا اُمّ الالسنہ ہونا دنیا کو یوں سمجھائیں کہ دنیا میرے آقا کی شان میں رطب اللسان ہو جائے۔ آؤ! سلطان القلم کے مضمون بالا رہنے کی پیشگوئی پورا ہونے کے رموز سمجھیں۔ آؤ! کمال صحت و سرعت سے بیان کردہ خطبہ الہامیہ دنیا کو سُنائیں۔

اے "تھیوڈور سائمن"، "بینے" اور "ٹرمن"! تم نے ۱۹۱۴ء میں DIFFERENTIAL PSYCHOLOGY کی بنیاد رکھ کر واقعی وہ قدم اٹھایا جس کے اثرات بہت سے مضامین نے جلد قبول کئے اور آج بھی نئے افق کا پیام ہیں لیکن تم نہیں جانتے کہ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو مردِ فارس جہانِ فانی سے گزر چکا تھا اور اس کے مذکورہ حوالہ میں انسانوں میں انفرادی اختلافات (INDIVIDUAL DIFFERENCE) کا وہ نکتہ ہے جو تمہاری انقلابی تحقیق کی بنیاد بنا۔

سلام تجھ پر اے شاہ دو جہاںؐ! کہ تیرے مسیح نے وہ خزائن لٹائے کہ تیری پیشگوئیاں بار بار پوری ہوتی ہوئی لگتی ہیں۔ سلام تجھ پر اے مسیح الزماں! کہ جس نے اسلام اور علوم جدیدہ میں ارتباط کا اسلوب سکھایا۔

اس عظیم الشان حکم و عدل کا ماضی کے صیغہ میں الہام کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔" کی خاص حکمت ہے کہ جس طرح ماضی ناقابلِ تبدیلی ہے، جسے بیان کر سکتے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے اُسی طرح وہ خدائی پہلوان جو نبیوں کے لبادہ میں ہے اس کی کامیابی فتح اور غلبہ اٹل اور یقینی ہے۔

اس ربِّ ذوالجلال نے تو خود فنِ احمد کی پرورش اس طرح فرمائی کہ قدم قدم پر پیشں خبریاں آتی تھیں۔ وہ الہام جو والسماء والطارق کے روپ میں حضرت مسیح موعودؑ کے والد کی وفات کا پیام تھا (حقیقة الوحی ۲۱۸) جب بشری تقاضوں کے باعث آپ کی پریشانی کا باعث بنا اور بالخصوص اقتصادی وسائل میں کمی کا احتمال گزرا تو وہ الہام ہوا جس کے الفاظ آج بھی مسیح الزماں کی مبارک انگشتری کی یاد میں لاکھوں احمدیوں کی انگوٹھیوں میں موجود ہے

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کے وہ الفاظ جو جلد ہی یوں پورے ہوئے کہ دنیا ششدر رہ گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر (حقیقة الوحی صہ ۲۲۰، ۲۲۱) سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے والد صاحب کی معمولی آمدنی تھی جس پر گذر بسر تھا، قادیان میں حضورؑ گمنامی کے عالم میں رہتے تھے۔ پھر خدا کی بات یوں پوری ہوئی کہ حقیقة الوحی لکھنے تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا تھا۔ ڈیڑھ ہزار ماہوار لنگر کا خرچ سالہا سال سے چل رہا تھا۔ اشاعتی امور انجام پا رہے تھے۔ حضور نے یقین

بڑھانے کے لیئے ۲۰ برس کی ڈاک سے اس کا ثبوت بھی دیکھنے کی نشاندہی فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جمالی اظہار کی اثریت بڑھانے کے لیئے پانچ شاخیں مقرر ہیں۔ (تذکرہ صـ۱۷۱، فتح اسلام صـ۱۸،۱۷) (۱) تالیف و تصنیف (۲) اشتہارات (۳) مہمان خانہ اور مہمانوں کی خاطر مدارت (۴) مکتوبات (۵) سلسلۂ بیعت ؎

ان ہی شاخوں پر قربانیوں، دعاؤں اور فضلوں کے پھل لگتے رہے تو آج دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں احمدیت پھیل گئی۔ جب دنیا کے ہر براعظم میں احمدیت کے متوالے ہوں اور فجی میں INTERNATIONAL DATE LINE تک بھی لوائے احمدیت لہرا رہا ہو تو دل بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے کہ آج ۲۴ گھنٹوں میں کوئی لمحہ نہیں آتا جب امام الزماں کی سلطنتِ روحانی پر سورج غروب ہوتا ہو۔

اے شہدائے احمدیت! مرحبا کہ جس کیلئے تم نے لہو میں تڑپ کر جان دی اس کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اے عبداللطیف تجھ پر سلام! کہ تیری شہادت سے مسیح الزماں کی بہت سی پیشگوئیوں کی تکمیل ہوئی۔ حضور کے یہ الہام دیکھئے کہ "شاتان تذبحان" یا "وہ ایسی حالت میں شہید ہوا کہ اس کی بات کو کسی نے نہ سنا اور اس کا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا"۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم)۔ کیسی سچائی کے ساتھ ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو پورے ہوئے اور بعد میں ارض افغانستان پر کیا کیا ہولناکیاں رونما ہوتی رہی ہیں۔ اب تو دنیا نے الحاج محمد سنگھاٹے کو خود اس پیش گوئی کی تکمیل کرتے ہوئے خلافت ثالثہ کے دور میں دیکھ لیا ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ ۱۹۸۷ء کے جلسہ سالانہ لندن میں اس کا نظارہ پھر دیکھا گیا۔ اور اب تو ان نظاروں میں اضافہ ہونے والا ہے کیونکہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کی تیاری ہو چکی ہے۔ اب تو مسیح کو بہت سی سفید بھیڑیں سفید فام قوموں کے قبولِ احمدیت کی صورت میں مل رہی ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء سے احمدیت میں وہ قدرتِ ثانیہ جاری ہو گئی جو حضورؑ کے جانے سے مشروط تھی (رسالہ الوصیت) جس کے چاروں مظاہر کی آمد نے بار بار اس پیش گوئی کو پورا کیا۔ جن کے ادوار کی تقسیم یوں ہے۔

مظہرِ اوّل: ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء تا ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء
مظہرِ ثانی: ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء تا ۸ نومبر ۱۹۶۵ء
مظہرِ ثالث: ۹ نومبر ۱۹۶۵ء تا ۹ جون ۱۹۸۲ء
مظہرِ رابع: ۱۰ جون ۱۹۸۲ء تا حال

وفات کے بعد بھی ایسی قوتِ قدسیہ انبیاء ہی کا مقام ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے ہر نئے دَور کے آغاز پر مخصوص مقام بظاہر اس پیشگوئی کے لیئے روک بننے لگے لیکن ہر انسان کی حبل ورید سے بھی قریب خدائے عز و جل نے اپنی تقدیر کو اپنے مامور کی تائید پر معمور کر رکھا ہے۔

ہوشیارپور میں ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء سے شروع ہونے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چلّہ ہر احمدی کو یاد آتا ہے۔ جس کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو منظر عام پر آئی۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ موعود پسر پیدا ہوا جسے ۵-۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب رؤیا میں مصلح موعود ہونے کا اشارہ ہوا۔ جس کا ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ کو اعلان کیا گیا (سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی ۸۷-۱۹۸۶ء) "سبز اشتہار" کے لفظ لفظ کا عملی روپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی بابرکت ذات تھی ؎

تیرے جانے سے تری یادیں تو جا سکتی نہیں
کارنامے اب تو تاریخیں بھلا سکتی نہیں

(مصباح کا مصلح موعودؓ نمبر)

GENETICS ENGINEERING ترقیات کے کتنے ہی سنگِ میل کیوں نہ عبور کر لے مگر کسی میں اوصاف فضل عمر پیدا نہیں ہو سکتے۔ وہ تو ایک نشان الٰہی تھا جس نے مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ جس نے بانیٔ جماعت احمدیہ کی بہت سی نیک خواہشات پر تکمیل کے لائحہ کار اس وقت بھی مرتب کیئے جب وہ درد سے راتوں سوتا بھی نہ تھا۔ اس ایک وجود کے ساتھ دراصل حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی پیش گوئیوں کی تکمیل وابستہ تھی اور سبز اشتہار میں از خود کئی پیش گوئیاں اس ایک موعود پسر سے وابستہ ہیں جو کہ خود پوری ہونے کے علاوہ "نافلۂ موعود" کے کارناموں سے لبریز ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ان بہت سی پیشگوئیوں کی بھی تکمیل ہوئی جو فخر دو جہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی ہوئیں اور خود آپؐ کی اپنی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ صحیح دار قطنی میں سورج اور چاند گرہن سے متعلق حدیث یوں پوری ہوئی کہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۴ء کو چاند گرہن ہوا اور ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً ۱۲ سال کا گزر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے ... دوسری دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس

نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہینِ احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی"۔ (حقیقۃ الوحی صد ۲۰۲)

"سوانہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرہویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا"۔ (حقیقۃ الوحی صد ۲۰۳)

وہ بشر جو ایک کیڑے کا پاؤں بھی بنانے سے ہنوز قاصر ہے اس کا سورج اور زمین پر یہ اختیار کہاں کہ ان کو گرہن کے مقام پر اپنی صداقت کے اظہار کے لیئے پہنچادے۔ اگر وہ نورِ حق کے لیئے بصیرت رکھے تو علم الغیب پر خود بخود ایمان قائم ہو کر مزید ترقیات کا موجب بنتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اپنے مسیح کے بارے میں یتزوج ویولد لہ کی پیشں خبری دی تھی (کتابچہ یاد رکھنے کی باتیں) اور اسی بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ پیش گوئی کی تکمیل ہیں :

"قریباً تیس ۳۰ برس کا عرصہ ہوا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ تو ایک نسلِ بعید کو دیکھے گا۔ اس الہام کے صدہا آدمی گواہ ہیں اور کئی مرتبہ چھپ چکا ہے۔ اب اس کے موافق ظہور میں آیا کہ میں نے وہ اولاد دیکھی جو پیش گوئی کے وقت موجود نہ تھی اور پھر اولاد کی اولاد دیکھی اور نہ معلوم ابھی کہاں تک اس پیشگوئی کا اثر ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صد ۲۱۸)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مسیح کے دمشق سے نزول کا اشارہ دیا تھا (حدیقۃ الصالحین) جس کا ظاہری روپ ۴ اگست ۱۹۲۴ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے دمشق پہنچنے سے پورا ہوا (سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی ۸۶، ۸۷)

اسی طرح عصرِ حاضر کی سبک رفتار زندگی ذرائع ابلاغ کی ترقیات اور جملہ نئے اطوار میں جابجا ان پیشگوئیوں کی تکمیل نظر آتی ہے جو مسیح کی آمد سے وابستہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا فرمان ہے :

"خدا کی حکمتِ بالغہ نے یہی پسند کیا کہ اسرائیلی اور اسماعیلی دو۲ سلسلے دنیا میں قائم کرے۔ پہلا سلسلہ حضرت موسیٰ سے شروع ہو کر حضرت مسیح تک ختم ہوا اور یہ چودہ سو برس (۱۴۰۰) تک رہا۔ اسی طرح حضرت رسول اکرمؐ سے لیکر آج چودہ سو برس پر ایک مسیح کے آنے کا اشارہ ہے۔ عدد چودہ کو خاص نسبت ایک یہ بھی ہے کہ انسان چودہ برس پر بلوغ پالیتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو خبر ملی تھی کہ مسیح اس وقت آئے گا جب یہودیوں میں بہت فرقے ہوں گے۔ ان کے عقائد میں سخت اختلاف ہوگا بعض کو فرشتوں کے وجود سے انکار۔ بعض کو قیامت وحشرِ اجساد سے انکار۔ غرض جب طرح طرح کی عملی بد اعتقادی پھیل جائے گی۔ تب بطور حکم کے مسیح ان میں آویگا۔ اسی طرح ہمارے ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی کہ جب تم میں بھی یہودیوں کی طرح کثرت سے فرقے ہو جاویں گے اور ان کی طرح مختلف قسم کی بد اعتقادیاں اور بدعملیاں شروع ہوں گی علماء یہود کی طرح بعض بعض کے مکفر ہوں گے۔ اس وقت اسی اُمّتِ مرحومہ کا مسیح بھی بطور حَکم کے آئے گا جو قرآن شریف سے ہر امر کا فیصلہ کریگا وہ مسیح کی طرح قوم کے ہاتھ سے ستایا جائے گا اور کافر قرار دیا جائے گا۔ اگر ان لوگوں نے کم سمجھی سے اس شخص کو دجّال اور کافر کہا تو ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ حدیث میں آچکا تھا کہ آنے والا مسیح کافر اور دجّال ٹھیرایا جائے گا۔ لیکن جو عقیدہ آپ کو سکھلایا جاتا ہے وہ بالکل صاف اور اُجلا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۱ صد ۴۶)

میرے محبوب! ترے پیار کے اظہار پہ بھی
دیکھ! کس طرح شبِ کرب و بلا آتی ہے
جس طرف جاؤں اسیرانِ وفا کی مجھ کو
جابجا روزنِ زنداں سے صدا آتی ہے
سنگ و خشت آج مرے خون کے پیاسے ہیں اگر
تیری تقلید میں طائف کی دعا ہو جاؤں

سلطان القلم کے اعداد اور کافر قرار دیئے جانے کے متعلق مماثلت کے نکات نے یہ بھی یاد دلوایا کہ قدرت اس امر کی مماثلت میں بھی ضرور حکمت رکھتی ہوگی کہ ۲۳ مارچ وہ دن ہے جب جماعت احمدیہ کی ابتداء ہوئی اور ۷ ستمبر وہ دن جب جماعت احمدیہ کو آئینی اغراض کے لیئے غیر مسلم قرار دیا گیا۔ لیکن سنِ عیسوی کی ابتداء سے لیکر مستقبل کے کسی بھی سال میں تلاش کریں تو ہر سال یہ دونوں تاریخیں کسی بھی ایک ہی دن کو آتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

زمانۂ مسیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کی تکمیل کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"ان نمازوں کو جمع کرنے میں تجمع لہٗ الصّلوٰۃ کی حدیث بھی پوری ہو رہی ہے کہ مسیح کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود نماز کے وقت پیش امام نہ ہوگا بلکہ کوئی اور ہوگا اور وہ پیش امام مسیح کی خاطر نمازیں جمع کرائے گا۔ سو اب ایسا ہی ہوتا ہے۔ جس دن ہم زیادہ بیماری کی وجہ سے بالکل نہیں آسکتے اس دن نمازیں جمع نہیں ہوتیں اور اس حدیث کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار کے طریق سے فرمایا ہے کہ اس کی خاطر ایسا ہوگا۔ چاہیئے کہ ہم رسول کریمؐ کی پیش گوئیوں کی عزت و تکریم کریں اور ان

سے بے پرواہ نہ ہووے ورنہ ایک گناہِ کبیرہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد ۲ صد ۲۱۱)

قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شدید مصروفیات کی وجہ سے اکتوبر ۱۹۰۰ء تا فروری ۱۹۰۱ء ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوتی رہیں اور یہ پیشگوئی پوری ہوتی۔ (سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی ۸۶، ۸۷ صد ۲۱)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد سو سال میں دنیا کے سیاسی ڈھانچوں کی تبدیلیاں بھی پیش گوئیوں کی تکمیل کی عکاس بنتی گئیں جن میں سے چند یہ ہیں (سوونیئر خدام الاحمدیہ کراچی ۸۶، ۸۷ تاریخ احمدیت کی جھلکیاں)

۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء میں "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" کی پیش گوئی روس میں تبدیلیٔ حکومت سے پوری ہوئی، اور حضرت مصلح موعودؓ نے اسی وقت کتابچہ بعنوان "زندہ خدا کے زبردست نشان" تحریر فرمایا۔ ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو رؤیا میں حضرت مسیح موعودؑ کو روس میں عصا ملنے کی اطلاع ملی۔ روس میں زار کی حکومت بدلنا اور بعد کی پالیسیوں کے بدلنے میں بتدریج اس عصا کے ملنے کی تیاری ہو رہی ہے

۸ نومبر ۱۹۳۳ء میں "آہ نادر شاہ کہاں گیا" کی پیشگوئی افغانستان میں نادر شاہ کے جانے سے پوری ہوئی۔ معصوم احمدیوں کو دردناکی سے مارنے والی زمین آج بھی گہوارۂ امن بننے سے قاصر ہے۔

۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء میں "تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد" کی پیشگوئی کا دوسرا ظاہری روپ منظر عام پر آیا۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ میں تقسیم بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام پورا ہوا علاوہ ازیں ایسی دیگر تبدیلیوں کے اثرات بھی اپنے مجموعی تاثر میں جماعت احمدیہ کے لیے ترقیات کی منازل جلد طے کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔

پیشگوئیوں کی تکمیل کا ایک رنگ جلالی بھی ہے۔ ان میں آفات کے علاوہ زمانۂ حاضر کی بیقرار زندگی اور کثرت اموات کا خاص حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کریگا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے۔ تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا یہی معنی خدا کے اس الہام کے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زوردار حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس ۲۵ برس کا الہام ہے، جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور ان دنوں میں پورا ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سنے۔" (حقیقۃ الوحی صد ۱۹۹، ۲۰۰)

عناصر اربعہ کے حوالے سے آگ، ہوا، پانی اور مٹی، چاروں میں ان سو سال کے دوران غیر معمولی نشان کے طور پر قیامت خیز نظارے رونما ہونے تھے چنانچہ اسی عرصہ میں ان تغیرات کے سبب کثیر تعداد میں اموات ہوئیں۔ زلزلے، بارش، آندھی، طاعون اور عالمی جنگیں عناصرِ زندگی کو پریشان کر کے اموات لانے کا موجب ہیں۔ اسی طرح پیشگوئیوں کی مبینہ تکمیل ہیں۔ امام الزمان کے نزدیک "مری پڑ رہی ہے، زلزلے آ رہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں۔ پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صد ۲۰۱)

قدرت کی جانب سے مامور زمانہ کی صداقت کے ثبوت کے لیے جو قدرتی جلال کے ہولناک مناظر سامنے آئے ان میں سے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کو بذریعہ اشتہار پنجاب میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی کی گئی۔ اسی سال مئی کے دوسرے روز قادیان میں جلسہ طاعون منعقد ہوا اور حضور نے جماعت کو خاص نصائح فرمائیں۔ خدائی جلال کے ساتھ ساتھ جمال کی جھلک "انی احافظ کل من فی الدار" میں نظر آتی تھی۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں طاعون کے پھیلنے کا عروج تھا۔ دیگر بے شمار ہلاکتوں کے علاوہ اخبار شبھ چنتک کا عملہ بھی فروری ۱۹۰۷ء میں طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ جنوری ۱۹۰۷ء میں سعد اللہ لدھیانوی بھی پیشگوئی کے مطابق اسی مرض سے ہلاک ہوگیا۔ اس دوران کثرت سے احباب احمدیت میں داخل ہوئے چونکہ وہ مسیح دوراں کے فیضان کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس سے محفوظ دیکھ رہے تھے۔ جبکہ وہ اس کے لئے حفاظتی انجکشن سے زیادہ کشتیٔ نوحؑ کے حقیقی سوار بننے کو ترجیح دیتے تھے۔

اسی طرح ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پیشگوئیوں کے مطابق کانگڑہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا اور دور دراز کے علاقوں میں بھی سراسیمگی پھیل گئی اس قہر کے نزول پر ایک پادری نے حضرت مسیحؑ کو خط لکھا کہ طاعون اور زلزلوں کا آنا مسیح موعود ہونے کیلئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ چونکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے زلزلے اور ایسی طاعون ہمیشہ سے دنیا میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس ضمن میں خود حکم و عدل اور مامور زمانہ کا جواب ملاحظہ فرمائیے:

"اس کا جواب یہ ہے کہ یہ زلزلے اور یہ طاعون بلاشبہ پنجاب اور ہندوستان میں غیر معمولی ہیں۔ قدر برس تک بھی اس کا پتہ نہیں لگتا۔ اور کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبارِ کیفیت یہ طاعون اور زلزلے خارق عادت ہیں۔ اگر پادری کو انکار ہے تو اس کی کوئی نظیر پیش کریں، ماسوائے اس کے اگر پہلے دنیا میں طاعون ہوتی رہی ہے اور زلزلے آتے رہے ہیں اور لڑائیاں ہوتی رہی ہیں تو اس وقت مسیح موعود ہونے کا کوئی مدعی موجود نہ تھا، پس جبکہ ایسے غیر معمولی زلزلوں اور طاعون سے پہلے ایک مدعی مسیحیت موجود ہوگیا اور بعد اس کے یہ سب علامتیں انجیل کے موافق ظہور میں آئیں

تو کیوں اس سے انکار کیا جاوے۔ ہاں آسمان کے ستارے زمین پر نہیں گرے ہو اس کا جواب ہیت والوں سے پوچھ لو کہ کیا ستاروں کے گرنے سے انسان اور حیوان زندہ رہ سکتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۲۱، حاشیہ)

جلالی پیشگوئیوں کے اظہار کے لیئے ان سو سالوں پر نظر دوڑائیے تو انسان کے لیئے شدید کرب و ابتلا گزرے ہیں اور چند کے وقوع پذیر ہونے کی نقشہ بندی ہو چکی ہے۔ CIVILIZATION IN CRISIS میں مصنف اس صدی کے بارہ میں لکھتا ہے:

"THE THREE DESTINCTIVE WARS OF THE TWENTIETH CENTURY — THE FIRST WORLD WAR – THE SECOND WORLD WAR AND THE COLD WAR i.e., A CLASS CONSIOUSNESS." (CIVILIZATION IN CRISIS — HUMAN PROSPECTS IN A CHANGING WORLD — JOSEPH A. CAMILLERI)

گویا کہ تیسری جنگ عظیم کا ایک روپ وہ سرد جنگ ہے جو CLASS CONSIOUSNESS کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس سرد جنگ نے انسانی اذہان پر جو اثرات مرتب کیئے ہیں اس کی وجہ سے ماہرین نفسیات اسے "CENTURY OF ANXIETY اور CENTURY OF DEPRESSION" بھی کہتے ہیں۔ بظاہر مال و متاع میں ممتاز افراد بھی آج کل ان امراض کا شکار ہیں جس کا مادّی طرائق سے علاج بسا اوقات مکمل صحت یابی کا ضامن بھی نہیں ہوتا۔ اس کا ایک حل ماہرین نفسیات کے نزدیک AUTO SUGGESTION ہے کہ "انسان یہ یقینِ کامل کر لے کہ اس کے اپنے سوچ سوچ کر فکر مند ہونے سے کچھ نہ ہوگا بلکہ جو ہونا ہے وہ بہر حال ہوگا۔" (FEELING GOOD)

وائے ایک نظر کے بینا! تو نے تقدیر کے بھیدوں کو سمجھا ہوتا، اور الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب کا وہ مزا لیا ہوتا کہ سجدوں میں رونے پر بھی جہان بھر کی خوشیوں کو دامن میں سمیٹا ہوتا۔ آؤ! اسلامی اصول کی فلاسفی کا وہ ادراک حاصل کریں کہ ہر وقت یہ سکون میسّر ہے۔ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

امام الزماں کا استنباط ہے کہ "اگر خدا تعالیٰ اس بلا کو صرف اپنے علم میں رکھے اور اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے مرسل پر ظاہر نہ کرے تب تو وہ صرف بلائے مقدر کہلاتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے ارادہ میں مخفی ہوتی ہے اور اگر اپنی وحی کے ذریعہ سے کسی اپنے رسول کو اس بلا کا علم دے دے تب وہ پیش گوئی ہو جاتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۱۹۵)

ایک طرف فروری ۱۹۰۵ء میں براہین احمدیہ کے حصہ پنجم میں زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی ہوئی جس سے جنگ عظیم مراد لی گئی ہیں اور دنیا نے پہلی کے بعد دوسری کو زیادہ مہلک پایا۔ اور تیسری کے بارہ میں بین الاقوامی طور پر خوف محسوس کیا جا رہا ہے۔ دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے بعد ان جلالی پیشگوئیوں کی تکمیل میں ایک **خاص تدریجی پھیلاؤ** ہے۔ مذکورہ پیشگوئیوں کی تکمیل کے سنین دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں تسلیم دعویٰ میں لوگ تاخیر کر رہے ہیں جلال اور قہرالٰہی بھی بتدریج بڑھ رہا ہے جس سے ایام فروا کیلئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ استغفار کی تلقین ہوتی ہے۔

کولمبس کی دریافت کردہ نئی دنیا کا ایک مکین بھی امام الزماں کی جلالی پیشگوئی سے محفوظ نہ رہ سکا۔ یہ پیشگوئی ستمبر ۱۹۰۲ء میں منظر عام پر آئی اور ۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں تکمیل ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک شخص ڈوئی امریکہ کا رہنے والا تھا اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا، اس کا خیال تھا کہ میں اسلام کی بیخ کنی کر دوں گا حضرت عیسیٰ کو خدا مانتا تھا۔ میں نے اس کی طرف لکھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرے اور ساتھ یہ بھی لکھا کہ اگر وہ مباہلہ نہیں کرے گا تب بھی خدا اس کو تباہ کر دے گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی امریکہ کے کئی اخباروں میں شائع کی گئی اور اپنے انگریزی رسالہ میں بھی شائع کی گئی۔ آخر اس پیشگوئی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی لاکھ روپیہ کی ملکیت سے اس کو جواب مل گیا اور بڑی ذلّت پیش آئی اور آپ مرضِ فالج میں گرفتار ہو گیا ایسا کہ اب وہ ایک قدم بھی آپ نہیں چل سکتا۔ ہر ایک جگہ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے رائے دی ہے کہ اب یہ قابلِ علاج نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۲۲۶)۔ ایک اور جگہ فرمایا: "اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا، کیونکہ وہ تمام دنیا سے اول نمبر پر حامیٔ صلیب تھا...... میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت ؐ نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔" (روح العرفان)۔ جلالی پیشگوئیوں کی تکمیل ہی میں رشید احمد گنگوہی مباہلہ کے بعد اندھا ہوا اور سانپ ڈسنے سے مر گیا۔ رسل بابا زمینی سیاہ پودوں کی تمثیل سے تعبیر مرض یعنی طاعون کا شکار ہوا۔ چراغ الدین جموں والا نے مباہلہ کیلئے دونوں میں سے ایک کی وفات کیلئے تحریر لکھوائی۔ قدرت الٰہی کا تصرّف دیکھیئے کاغذ کاتب کے ہاتھ میں تھا اور چراغ دین مع اپنے دو بیٹوں کے ۴ اپریل ۱۹۰۶ء کو چل بسا۔ نذیر حسین دہلوی بیٹے کی ہلاکت کے بعد ابتر ہونے کی حالت میں جہان سے گزرا۔ مولوی نور احمد نے اپنی کتاب

میں حضور کا گروہ توڑنے اور ہلاکت کے لیئے دعا لکھی۔ حاشیہ ختم نہ ہوا کہ دنیا نے اس کا خاتمہ دیکھ لیا۔ الہامی الفاظ اِنّی مھین مَن اراد اھانتک وانّی معین من ارادا عانتک بار بار اپنی جمالی اور جلالی تجلیات دکھاتے چلے جا رہے ہیں۔ کبھی قوم احمد کو کاسۂ گدائی تھمانے کا متمنی کلبٌ یموت علیٰ کلب کا شکار ہوا۔ جس ربِ عرشِ عظیم نے ابرہہ کیلئے آسمان سے ابابیل بھیج کر اس کو کعصفٍ ماکول بنایا جب مباہلے سے باخبر ہو کر بھی حق کی ضیاء پر پردے ڈالنے والا زمین سے آسمان کی جانب محوِ پرواز ہوا تو زمین اس کی نعش بھی نگل گئی۔ جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء کے لیئے تین[۳] سال میں خاتمہ کا نِشان دکھانے کیلئے آریہ قوم کا ایک ستارہ پنڈت لیکھرام اپنے پرمیشر سے دونوں میں سے جو سچا ہے اس کا فیصلہ چاہتا تھا (ان واقعات کی تفصیل 'حقیقۃ الوحی' میں صہ ۲۹۴ تا صہ ۳۰۰ پر ہے) جنوری ۱۸۹۳ء میں لیکھرام کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی منظرِ عام پر آگئی۔ اسی طرح دعاؤں کی قبولیت کے منکر سر سید احمد خان صاحب کو بھی اس نشان کو ملاحظہ کرنے اور دُعا کی استجابت سمجھنے کیلئے کتاب 'برکات الدعاء' بھی اپریل ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں: "قبل از وقوع خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام قتل کے ذریعہ سے چھ[۶] سال کے اندر اس دنیا سے کوچ کر جائے گا اور اس کے قتل کئے جانے کا دِن عید سے دوسرا دن ہوگا یعنی شنبہ کا دِن"۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۲۹۴). چنانچہ پیشگوئی کے عین مطابق "۶ مارچ ۱۸۹۷ء میں لیکھرام بذریعہ قتل ہلاک ہو گیا"۔ حقیقۃ الوحی صہ ۲۹۸)

چونکہ وہ حد درجہ زبان دراز تھا لہٰذا پیشگوئی کی معیاد سے قبل ہی موت نے آلیا یہ ہولناک قہری نشان اور اسکی انتڑیوں کے بھی ٹکڑے کر دینے والا ملائک شداد و غلاظ جو کشف میں حضور کو دکھایا جا چکا تھا، اس قدر واضح پیشگوئی کی تکمیل تھا کہ احمدیوں کے لیئے تقویتِ ایمان کا موجب بنا اور مخالفین اس قدر بوکھلا گئے کہ حضور پر ہی اس کے براہِ راست قتل کا الزام دھرنے لگے۔ حضور کے گھر کی تلاشی بھی لی گئی۔ مگر یہ تو غیبی ہاتھ کے کرشمے تھے جو بصارت سے زیادہ بصیرت کے استعمال سے نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کے ۲۳ ویں نشان کے طور پر ڈپٹی عبداللہ آتھم کو پیش کرتے ہوئے فرمایا "یہ دراصل دو[۲] پیشگوئیاں تھیں۔ اوّل یہ کہ وہ پندرہ مہینے کے اندر مر جائے گا۔ دوسری یہ کہ اگر وہ اپنے کلام سے باز آجائے گا جو اس نے شائع کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دجال تھے تو پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرے گا... مگر ساتھ ہی یہ شرط تھی جس کے یہ الفاظ تھے کہ "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"۔ مگر آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کر لیا... پھر چونکہ اس نے اس لفظ سے رجوع کر لیا بلکہ بعد اس کے روتا رہا تو خدا تعالیٰ کی جناب میں رحم کے قابل ہو گیا۔ مگر صرف اسی قدر کہ اس کی موت میں چند ماہ کی تاخیر ہو گئی اور میری زندگی میں ہی مر گیا اور وہ بحث جو ایک مباہلہ کے رنگ میں تھی اس کی رو سے وہ بوجہ اپنی موت کے جھوٹا ثابت ہوا تو کیا اب تک وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ بے شک پوری ہو گئی اور نہایت صفائی سے پوری ہو گئی"۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۲۲۲، ۲۲۳)

حضرت مسیح موعودؑ کو الہام میں بتایا گیا کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس[۲۵] دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ یہ الہام ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو اخبار بدر میں شائع بھی ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں "اس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی وہ یہ ہے کہ ٹھیک ٹھیک ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو جس پر ۷ مارچ سے ۲۵ دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو[۷۰۰] میل کے فاصلہ تک (جو اب تک معلوم ہو چکا ہے یا اس سے بھی زیادہ) جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوقِ خدا اس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب ان کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولا تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا"۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۵۱۸) "پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہہ کے طور پر ان ممالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آگ برسی ہے، جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ اگرچہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا صرف بعض آدمی بے ہوش ہو گئے مگر یہ آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے اے سننے والو! ہُشیار ہو جاؤ بعد میں پچھتاؤ گے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جن کی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا کہ میں ساٹھ یا ستّر[۷۰] اور نِشان دکھلاؤں گا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کو تہ و بالا کر دیا جائے گا۔ اور ایک ہی دم میں لاکھوں انسان مر جائیں گے کیونکہ لوگوں نے اس کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔ ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی اور نئے طور پر عذاب نازل ہوں گے یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۵۱۹)

حضور کی اس تحریر کے بعد دنیا میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں؟ واقعی ہر جہت سے اس تحریر کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں اور بعض جلد پوری ہونگی اس دوران کتنے ہی خوفناک زلزلے آئے بلکہ صدی کے آخری سال میں آرمینیہ کا

(بقیہ صہ 42 پر)

آخری قسط

ندائے حق

• داعیان الی اللہ کی راہنمائی اور تبلیغ کی غرض سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہایت مفید اور حوالہ جات سے پُر تصنیف "ندائے حق" کا دوسرا حصہ قسط وار شائع کیا جا رہا ہے اس سے قبل جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی طرف سے اس کتابچہ کا پہلا حصہ شائع کیا جا چکا ہے ۔

چودھواں مطالبہ : توریت میں لکھا ہے کہ آدم نے گناہ کیا اس کی سزا میں خدا نے اسے بہشت سے نکال دیا اور چونکہ آدم کے گناہ کی وجہ سے اس کی نسل بھی گنہگار ہو گئی اس لئے انہیں یہ سزا دی کہ مرد پیشانی کے پسینہ سے روٹی کھاوے اور عورت درد زہ سے بچہ جنے۔

پھر دوسری طرف عیسائی صاحبان کہتے ہیں کہ مسیح نے آکر لوگوں کے گناہ اُٹھا لئے اور ان کی پاداش میں صلیبی موت کا مزا چکھا اور اس طرح پر دو بندوں کے گناہوں کا جو آدم کے وقت سے چلے آتے تھے کفارہ ہوا۔ اس پر میرے کئی سوال ہیں :۔

ا ۔ اگر آدم کے وقت کے سرایت کردہ گناہ کا مسیح کفارہ ہو گیا تو چاہیئے تھا کہ اس کفارہ پر ایمان لانے والے مرد نہ محنت سے روزی کماتے نہ ان کی عورتیں درد زہ سے بچہ جنتیں۔ لیکن یورپ اور امریکہ کے عیسائی ہم سے بھی زیادہ محنت سے روزی کماتے ہیں اور ان کی عورتیں دوسری عورتوں کی طرح درد زہ سے بچہ جنتی ہیں۔ پس اگر مسیح آدم والے گناہ کو دور کرنے آیا تھا تو چاہیئے تھا کہ وہ اس گناہ کی سزا کو بھی دور کر دیتا۔ لیکن وہ سزا عیسائی، غیر عیسائی سب کو مل رہی ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح نے وہ گناہ تو دور کر دیا لیکن اس کی سزا معدوم نہ کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ بھی اس نے دور نہیں کیا، کیونکہ اگر گناہ دور ہو جاتا تو اس کی سزا بھی دور ہو جاتی۔

ب ۔ اگر حوّا کے گناہ کی سزا میں عورت درد زہ سے بچہ جنتی ہے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ حوّا کے گناہ میں سب عورتیں ملوّث نہیں ہوئیں کیونکہ بہت سی بانجھ عورتیں بچہ ہی نہیں جنتیں اس لئے انہیں درد زہ بھی نہیں ہوتا اور یہ (بقول تمہارے) خدا کے عدل کے خلاف ہے کہ گناہ نے تو حوّا کی نسل کی تمام عورتوں میں سرایت کی لیکن سزا صرف ان عورتوں کو ملی جو بچہ جنتی ہیں۔ باقی سب محفوظ رہ گئیں۔

ج ۔ اطبّاء اور ڈاکٹرز لکھتے ہیں اور عموماً لوگ جانتے ہیں کہ بعض عورتوں کو بچہ جنتے وقت بالکل درد نہیں ہوتا اور بغیر درد محسوس کئے بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دردزہ حوّا کے گناہ کی وجہ سے نہیں، ورنہ کوئی عورت بھی اس سے محفوظ نہ رہتی۔ لیکن چونکہ بعض عورتیں دردزہ کے بغیر آسانی سے بچہ جنتی ہیں، اس سے معلوم ہو گیا کہ دردزہ بطور سزا کے نہیں اور نہ آدم کے نسلی گناہ کی پاداش میں ہے۔

پندرھواں مطالبہ : پادری صاحبان کا یہ کہنا کہ چونکہ مسیح آدم کی نسل سے نہیں اس لئے گناہ سے بالکل پاک ہے غلط ہے کیونکہ :۔

ا ۔ شیطان آدم کی نسل سے نہیں اور پھر گنہگار ہے۔ سانپ بھی آدم کی اولاد میں سے نہیں اور باوجود اس کے تورات اسے گنہگار ٹھہراتی ہے۔ پھر وہ دیو یا خبیث روحیں جنہیں مسیح نکالا کرتا تھا آدم کی نسل سے نہیں تھیں۔ سو یہ استدلال کہ چونکہ مسیح آدم کی نسل سے نہیں اس لئے پاک ہے بالکل غلط ہے کیونکہ شیطان، سانپ اور خبیث روحوں میں سے کوئی بھی آدم کی نسل میں سے نہیں اور پھر وہ گنہگار ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدم کی نسل سے نہ ہونا بے گناہی کا سبب نہیں۔

ب ۔ جس طرح باپ کے خواص بیٹے میں سرایت کرتے ہیں اسی طرح ماں کی عادات بھی بیٹے میں سرایت کرتی ہیں اور مسیح کی ماں بے گناہ نہ تھی کیونکہ وہ آدم کی نسل سے تھی۔ اس لئے مسیح کو بھی گنہگار ماننا پڑے گا کیونکہ ماں کی عادات بیٹے میں سرایت کرتی ہیں۔

ج ۔ اگر مسیح آدم کی نسل سے نہیں تو اسے انجیل میں ابن آدم کیوں کہا گیا۔ ؟

د ۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ جو آدم کی نسل سے نہ ہو وہ بے گناہ ہوتا ہے تو مسیح کی اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ فرشتے بھی آدم کی اولاد سے نہیں اور وہ بے گناہ ہیں۔ ملک صدق سالیم بھی آدم کی اولاد سے نہیں۔ لہٰذا بے گناہ ہونے کی وجہ سے مسیح کو خدا کہو گے تو تمام فرشتے اور پھر ملک صدق سالیم کو بھی خدا ماننا پڑے گا۔

سولھواں مطالبہ : پادری صاحب کا یہ کہنا کہ آدم کے گناہ سے اس کی ساری نسل گنہگار ہو گئی، نہایت قابل اعتراض بات ہے :۔

ا۔ یہ خدا کے عدل کے خلاف ہے کہ باپ گناہ کرے اور بیٹے کو سزا ملے

ب۔ پرانے عہدنامہ کے خلاف ہے کیونکہ حزقیل اور یرمیاہ میں صاف لکھا ہے کہ باپ کے گناہوں کی وجہ سے بیٹے کو سزا نہیں دیتا۔ بلکہ وہاں ایک تمثیل دی ہے کہ باپ اگر کھٹے انگور کھاوے تو بیٹے کے دانت کھٹے نہیں ہوتے۔

ج۔ نئے عہدنامہ کے خلاف ہے کیونکہ لوقا میں صاف لکھا ہے کہ ذکریا کاہن اور اس کی بیوی جو دونوں آدم کی نسل سے تھے بالکل بے گناہ تھے۔

د۔ مشاہدہ کے خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے بُروں کے گھر نیک لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر باپ کا گناہ بیٹے میں بھی سرایت کرنا چاہیئے تو ماننا پڑے گا کہ ہر شرابی کی اولاد بھی شرابی ہوتی ہے۔ اور یہ بات بالکل بدیہی البطلان ہے۔

سترہواں مطالبہ: عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح بے گناہ تھا مدعی سُست گواہ چُست والی بات یاد دلاتا ہے۔ کیونکہ جب مسیح سے ایک شخص نے پوچھا کہ اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوں۔ یسوع نے اس سے کہا کہ تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا (مرقس ۱۰/۱۸)

اٹھارواں مطالبہ: پادری صاحبان نے اپنے مختلف لیکچروں میں اس بات پر زور دیا تھا کہ مسیح نے عظیم الشان معجزے دکھائے اور چونکہ وہ معجزے بشری طاقت سے بالاتر تھے اس سے معلوم ہوا کہ مسیح محض انسان نہ تھا بلکہ خدا بھی تھا۔ پادری صاحبان کے اس استدلال پر ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اے پادری صاحبان! اگر معجزے دکھانا ہی الوہیت کی علامت سمجھی جاوے تو پھر تمام انبیاء خدا کہلانے کے مستحق ہیں اور کیا وجہ ہے کہ آپ لوگ موسیٰ، ایلیا وغیرہ کو خدا نہیں سمجھتے جنہوں نے کہ آپ کے مسیح سے بڑھ کر کرامتیں دکھائیں۔ اس کی تفصیل سُنیئے:۔

ا۔ مسیح کا سب سے بڑا معجزہ مُردوں کو زندہ کرنا ہے مگر اس میں مسیح کی خصوصیت نہیں مسیح کے علاوہ اور انبیاء سے بھی یہ کرامت صادر ہوئی ہے، حوالہ دیکھیئے:

(۱) الیسع نے مُردہ زندہ کیا۔ سلاطین ۲ باب ۴ آیت ۳۵

(۲) حزقیل نے ہزاروں پرانے مردے زندہ کئے۔ حزقیل باب ۳۷، آیت ۱۰

(۳) ایلیا نے مردہ زندہ کیا۔ سلاطین ۱ باب ۱۷ آیت ۲۲۔

(۴) الیسع کی لاش نے مردہ زندہ کیا۔ سلاطین ۲ ۱۳/۲۱۔

ناظرین خود انصاف فرما سکتے ہیں کہ اگر مسیح بہ سبب مردے زندہ کرنے کے خدا ہو سکتا ہے تو الیسع، حزقیل اور ایلیا وغیرہم جنہوں نے ہزاروں مردے زندہ کئے کیوں نہ خدا سمجھے جائیں؟ لیکن عیسائی ان کو محض انسان ہی سمجھتے ہیں۔

ب۔ دوسرا معجزہ بیماروں کو اچھا کرنا ہے۔ لیکن اس میں بھی اور انبیاء مسیح کے شریک ہیں:۔

(۱) الیسع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی تھا اچھا کیا۔ دیکھو سلاطین ۲ باب ۵ آیت ۱۴

(۲) یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو آنکھیں دیں۔ دیکھو کتاب پیدائش باب ۴۶ - آیت ۴ و ۳۰۔

ج۔ تیسرا معجزہ تھوڑے طعام اور شراب کو بڑھا دینا ہے مگر یہ کام بھی بہت سے انبیاء سے ظہور پذیر ہوا بلکہ بعض نبی اس کام میں مسیح سے بھی بڑھے ہوئے تھے: (۱) ایلیاہ نے مٹھی بھر آٹے اور تھوڑے سے تیل کو بڑھا دیا کہ وہ سال بھر تک تمام نہ ہوا۔ سلاطین ۱ باب ۱۷ آیت ۱۳-۱۶۔

(۲) الیسع نے بھی تیل کو اس قدر بڑھایا کہ گھر والوں کے پاس اس کے رکھنے کے لئے کوئی برتن باقی نہ رہا۔ دیکھو سلاطین ۲ باب ۴ آیت ۲ تا ۶۔

د۔ چوتھا معجزہ بغیر کشتی کے دریا پر چلنا ہے۔ یہ بھی صرف حضرت مسیح کا کام نہ تھا بلکہ موسیٰ نے اس سے بڑھ کر معجزہ دکھایا۔

(۱) اس نے سمندر کو ایسی لاٹھی ماری کہ وہ پھٹ گیا اور سیال پانی الگ الگ دونوں طرف کھڑا ہو گیا۔

(۲) یوشع نے دریائے یردن کو خشک کر دیا۔ دیکھو کتاب یوشع باب ۳ آیت ۱۷

(۳) ایلیاہ نے دریا کو دو ٹکڑے کر دیا۔ دیکھو سلاطین ۲ باب ۲ آیت ۸ تا ۱۵۔

انیسواں مطالبہ: حضرت مسیح نے انجیل میں اپنے حواریوں کو فرمایا کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو تو تم میرے جیسے کام کر سکتے ہو۔ بلکہ مجھ سے بڑھ کر۔ اب پادری صاحبان سے سوال ہے کہ اگر مسیح کو آپ عظیم الشان معجزات کی وجہ سے خدا مانتے ہیں تو پھر تمام حواریوں کو بھی شریک الوہیت ماننا چاہیئے کیونکہ انہوں نے بھی معجزات دکھلائے اور اگر آپ لوگ کہیں کہ حواریوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا تو ماننا پڑے گا کہ بقول مسیح سارے حواریوں میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ تھا۔

بیسواں مطالبہ: مسیح نے انجیل میں صاف فرمایا ہے کہ میرے بعد بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جو ایسے ایسے معجزات دکھائیں گے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کاملین کو دھوکہ میں ڈال دیں۔ لیکن تم ان کے دھوکہ میں ہرگز نہ آنا۔ (مرقس ۱۳/۲۳)

مسیح کے اس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے نزدیک ایک جھوٹا آدمی بھی معجزات دکھا سکتا ہے۔ تو پھر اے پادری صاحب! معجزات الوہیت کا معیار کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اور معجزات دکھانے سے مسیح کی خدائی کس طرح ثابت ہو سکتی ہے۔

اکیسواں مطالبہ: کتاب استثناء میں لکھا ہے کہ وہ نبی جو (بقیہ صفحہ 43)

قرآن مقدّس کی پُرحکمت تعلیم

مکرم قیس مینائی صاحب نجیب آبادی

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بدظنّی کو گناہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا میں بدظنی پر بعض واقعات پیش کرتا ہوں۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خلیفۃ اوّل جن دنوں مہاراجہ جموّں کشمیر کے مشیر طبّی کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز تھے تو روزانہ قرآن کریم کا درس بھی جاری تھا۔ آپ کے درس میں بعض غیر مذاہب کے علم دوست حضرات بھی استفادہ کرتے تھے۔ ایک روز جو حضرت حکیم صاحبؓ نے بدظنی کے خلاف قرآن کریم کا یہ حکم سنایا تو ایک سکھ رئیس جو باقاعدگی سے اس درس میں شریک ہوا کرتے تھے انہوں نے اس قرآنی حکم پر اعتراض کر دیا کہ قرآن شریف کی اب تک ساری باتوں سے مجھے اتفاق ہے مگر بدظنی والی بات دل کو نہیں لگی کیونکہ ایک شخص جو شراب خانہ یا فاحشہ عورتوں کے کوٹھوں پر آتا جاتا دیکھا جاتا ہے کس طرح اس پر حسن ظنی ہو سکتی ہے حضرت مولوی صاحبؓ نے عمدہ پیرایہ میں اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ مطمئن نہ ہوا۔ اس کے بعد ہفتہ عشرہ تک جب وہ درس میں نہیں آیا تو حضرت مولوی صاحبؓ سمجھے کہ شائد اس قرآنی حکم سے اسے ٹھوکر لگ گئی ہے اور اس نے درس میں آنا ترک کر دیا ہے۔ آٹھ دن بعد ایک روز وہ درس میں آیا تو حضرت مولوی صاحبؓ نے دریافت کیا کہ آپ اتنا عرصہ کہاں غائب رہے۔ وہ بہت شرمسارانہ لہجہ میں کہنے لگا کہ میں نے قرآن شریف پر بدظنی کی تھی مجھے اس کی سزا ایسی ملی کہ میں شہر میں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہا۔ واقعی قرآن حکیم کی ہر بات درست اور پرحکمت ہے۔

ہوا یوں کہ جب میں درس میں قرآن کے اس حکم پر اعتراض کر کے گیا تو صبح کو ہی مجھے اس کی سزا مل گئی۔ میں روزانہ اپنی وکٹوریہ میں علی الصباح سورج نکلنے سے پہلے ہی ہوا خوری کے لئے جایا کرتا تھا۔ اس رات کے بعد صبح کو جب میں اپنی گاڑی پر پل پر پہنچا تو مجھے حاجت محسوس ہوئی اور ایسا محسوس ہوا کہ اگر فوری فارغ ہوا تو شلوار میں پاخانہ خطا ہو جائے گا چنانچہ میں فوراً اتر کر گاڑی کو پل پر چھوڑ کر پل کے نیچے جھاڑی کی آڑ میں فارغ ہو کر جب ازار بند باندھنے لگا تو جھاڑی کی دوسری طرف شہر کی مشہور فاحشہ طوائف بھی ازار بند ہاتھ میں پکڑے کھڑی ہوئی تھی اور اتنے میں روشنی کافی پھیل چکی تھی۔ پل پر سے گذرنے والوں نے جب ہم دونوں کو اس حالت میں دیکھا تو ان کو بدظنی ہو گئی کہ شائد ہم نے یہاں منہ کالا کیا ہے تو بعض آدمیوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سردار صاحب آپ کی اپنی کوٹھی اور اس کا کوٹھا جل گئے تھے جو یہاں جنگل میں آ کر یہ کام کر رہے ہو تو میں نے کہا آپ لوگوں کو غلط فہمی ہو گئی ہے ہم نے کوئی برا کام نہیں کیا ہے۔ وہ لوگ سمجھے کہ چونکہ سردار شہر میں ایک معزز فرد سمجھا جاتا ہے اس لئے اصل بات چھپا رہا ہے۔ چنانچہ تمام شہر میں ان لوگوں نے ہمیں بدنام کیا اور میں بنگلہ سے نکلنے کے لائق نہ رہا۔ آج میں نے سوچا کہ حاضر ہو کر اپنی بدظنی کی سزا سے معافی کی درخواست کروں۔ لہٰذا میری حالت پر ترس کھا کر میرے حق میں دعا کریں۔

ایک تو یہ واقعہ ہے جو بالکل سچا اور تاریخی واقعہ ہے۔ اور بچپن میں کسی کتاب میں ایران کے ایک شہنشاہ کا واقعہ پڑھا تھا۔ شہنشاہ ایران کا بیٹا اور وزیر اعظم کا بیٹا دونوں گہرے دوست تھے۔ شہنشاہ کے انتقال کے بعد اس کا یہ بیٹا تخت نشین ہوا تو کچھ ہی عرصہ بعد وزیر اعظم بھی چل بسے۔ شہزادہ جو اب تخت نشین ہو چکا تھا اس نے اپنے بے تکلف دوست وزیرزادہ کو ہی اپنا وزیر اعظم بنا لیا۔ وزیر اعظم بے تکلفی میں کبھی کبھی کہہ دیا کرتا تھا کہ آپ کو خدا نے تاج و تخت کو عطا فرما دیا مگر آپ میں ایک نقص ہے، فیصلہ کرنے میں آپ اکثر جلد بازی اور عجلت سے کام لیتے ہیں۔ خیر ایک دن بادشاہ سلامت شکار پر تشریف لے گئے اور ملکہ معظمہ سہیلیوں میں مصروف ہو گئیں۔ کمرہ محل کا خالی تھا، حبشی غلام نے سوچا کہ جب بادشاہ اور ملکہ اس بستر پر لیٹتے ہیں تو لیٹتے ہی سو جاتے ہیں، میں بھی تجربہ کروں کہ اس پلنگ میں کیا کرامت ہے چنانچہ وہ شاہی بستر پر دراز ہو گیا۔ بستر کی کمانیاں دبنے سے خوشبو کے فوّارے چھوٹنے لگے اور غلام کو نیند آ گئی۔ دوشالہ سے منہ ڈھکے سو رہا تھا کہ ملکہ معظمہ تشریف لے آئیں۔ ملکہ کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ شاہی بستر پر میرا کالا کلوٹا حبشی غلام استراحت فرما ہو سکتا ہے۔ وہ سمجھی کہ شائد طبیعت ناساز ہو گئی کہ میاں واپس لوٹ آئے، شکار کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ ملکہ بھی آہستہ سے دوسری کروٹ سے دوشالہ میں سو گئی۔ اتفاق سے بادشاہ واقعی شکار کا ارادہ ملتوی کر کے راستہ سے واپس آ گئے۔ جب محل کے اس کمرۂ خاص میں پہنچے تو دیکھا کہ ملکہ اور

غلام شاہی بستر پر سو رہے ہیں۔ نیند میں دوشالہ سروں سے سرک گیا تھا۔ بادشاہ غصّہ میں شمشیر کھینچ کر دونوں کو موت کے گھاٹ اتارنا ہی چاہتے تھے کہ خیال آیا کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب مجھے شرمندہ کریں گے کہ آپ نے مکمل تحقیق کے بغیر ہی دو جانیں لے لیں۔ لہٰذا میں وزیر اعظم کو یہ نظارہ کرادوں۔ تاکہ وہ مجھ پر عجلت اور غلط فیصلہ کا طعنہ نہ کر سکیں۔ چنانچہ فوراً وزیر اعظم کو بلا کر دکھا کر کہا کہ اب میری شمشیر دو سر جدا کرنے میں درست ہے یا بقول آپ کے جلد بازی کا نتیجہ؟ وزیر اعظم نے بڑے وثوق سے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں قصوروار ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں ایک قصور وار ہو اور ایک بے قصور اور یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ہی بے قصور ہوں اور کسی غلط فہمی کے نتیجہ میں یہ صورت پیدا ہوگئی ہو۔ بادشاہ سلامت نے مضحکہ خیز مسکراہٹ سے وزیر اعظم کو یہ آہستگی کہا کہ منطق اور یہ فلسفہ آپ کا میری سمجھ سے بالا ہے۔ وزیر اعظم نے عرض کیا کہ چلئے اوپر بالکنی میں بیٹھ جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ پہلے کس کی آنکھ کھلتی ہے جاگنے پر اس کی کیا حرکت ظہور میں آتی ہے اس سے معاملہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ چنانچہ دونوں اوپر بالکنی میں جا بیٹھے جہاں سے وہ شاہی بستر کو بخوبی دیکھ رہے تھے۔ مگر بستر سے وہ بالکنی کی کھڑکی پشت کی طرف نظر نہیں آتی تھی۔

چند گھنٹوں بعد پہلے ملکہ کی آنکھ کھلی تو اس نے بجائے بادشاہ سلامت کے اپنے حبشی غلام کو اپنے بستر اور اپنے دوشالے میں سوتا دیکھ کر غصہ میں اپنا دماغی توازن کھو کر سمجھا کہ یہ بادشاہ سلامت شکار کے شوق سے واپس آکر دوبارہ چلے گئے ہیں اور اس بدبخت نے موقعہ غنیمت جان کر بدنیتی سے شاہی بستر پر قدم رکھا اور خوشبو کی برداشت نہ کر سکا اور گہری نیند کا شکار ہوگیا۔ خیر غصہ میں ہنٹر اٹھا کر غلام کی پٹائی شروع کر دی۔ غلام سمجھا کہ شاہی بستر پر سونے کی جسارت کرنے کی وجہ سے سزا مل رہی ہے اور ملکہ اس کو بدنیّت سمجھ کر سزا دے رہی تھی۔ خیر وزیر اعظم اور بادشاہ سلامت نیچے اتر آئے اور ملکہ سے بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم غلام کو کیوں مار رہی ہو جبکہ تم جانتی ہو کہ ملک کا قانون ہے کہ بغیر عدالتی فیصلہ کے بادشاہ وقت بھی کسی کو از خود سزا دینے کا مجاز نہیں ہے۔ ملکہ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ مگر یہاں معاملہ ہی کچھ ایسی صورت اختیار کر گیا اور غیرت کا تقاضا آڑے آگیا۔ اس بدبخت نے آپ کی عزت پر ناپاک ارادہ کیا تھا اس لئے کسی قانون پر غور کرنے کی مہلت کہاں تھی!۔ وزیر اعظم نے ملکہ کو الگ کمرہ میں بھیج کر غلام سے پوچھا کہ تم سے جو قصور ہوا ہے سچ سچ بتادو تو تمہاری سزا میں کمی یا بالکل رحم کیا جاسکتا ہے غلام نے عرض کی کہ حضور والا ملکہ معظمہ کا مجھے سزا دینا جائز اور برمحل تھا کیونکہ جب بادشاہ سلامت شکار کیلئے روانہ ہوگئے اور ملکہ معظمہ سہیلیوں میں مصروف ہوگئیں تو میں نے چند منٹ شاہی بستر پر لیٹ کر مزہ لینے کا قصد کیا۔ جیسے ہی میں بستر پر لیٹا تو پلنگ کی اسپرنگدار کمانیاں دبنے سے خوشبو کے فوّارے چھوٹنے لگے اور میں گہری نیند میں چلا گیا۔ یہاں تک کہ جب مجھ پر ہنٹر پڑے تو میری آنکھ کھلی اور مجھے اپنی جسارت اور حماقت پر شرمندہ ہونا پڑا۔ اب میں اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اور حضور کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ کبھی اس قسم کی جسارت نہ کروں گا، مجھے معاف فرمادیا جائے۔ غلام اور ملکہ کے بیانات سے مسئلہ حل ہوگیا۔ ثابت ہوا کہ غلام ہوس نفس کا شکار نہ تھا اور نہ ہی ملکہ، دونوں کے غلط فہمی میں مبتلا ہونے سے یہ صورت پیدا ہوگئی تھی۔

بادشاہ سلامت نے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا کہ واقعی آپ کی رائے بہت صائب تھی۔ اگر خدانخواستہ میں آپ کو بلوانے سے قبل ہی دونوں کو قتل کر ڈالتا تو دو بے گناہوں کا قاتل خدا کو کیا منہ دکھاتا اور بہت ہی محبت کرنے والی نیک پارسا رفیقہ حیات اور ایک وفادار غلام کی خدمات سے محروم ہو جاتا۔ اس لئے جب بھی کوئی مشکوک امر درپیش ہو تو فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ ❖

قبولِ احمدیّت

جماعت HEIL BRONN میں ایک مخلص نوجوان شیخ تسلیم احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ سونیا جو جرمن ہیں، حال ہی میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو ثابت قدم رکھے، سچا خادم دین بنائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (منظور احمد شاہد۔ صدر جماعت ہائیل برون)

درخواستِ دُعا

(۱) میرے دوست مکرم مشتاق احمد صاحب، عرصہ تین ماہ سے BLE-FIELD ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹروں کی بھرپور کوشش کے باوجود حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ مکرم مشتاق صاحب کی عمر ۳۰ برس ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ——— (قدیر گوندل)،

(۲) مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم، مشنری انچارج جرمنی کی اہلیہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ چند دن پہلے علالت کی وجہ سے ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق امریکہ تشریف لے گئی ہیں۔ احباب جماعت سے محترمہ اہلیہ صاحبہ امام صاحب کی مکمل شفایابی اور بخیر و عافیت واپسی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ❖

سوال و جواب

ایک دوست نے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیمؔ کی خدمت میں بعض سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے لئے لکھا۔ مکرم مولانا صاحب نے جو مختصر جوابات تحریر فرمائے انہیں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

سوال : پنجتن کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے۔

جواب : یہ پنجتن کا مسئلہ نہ قرآن کریم میں مذکور ہے، نہ پانچ بناء اسلام میں ہے اور نہ ہی چھ ارکان ایمان میں سے ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ جب نجران (جو ترکی میں واقع ہے) کے عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تبلیغی گفتگو فرمائی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت اتری فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ... (آل عمران: ۶۲) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور فرمایا یہ میرے اہل ہیں۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ نجران مدینہ سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر ترکی میں واقع تھا۔ وہاں سے وہ عیسائی وفد اپنی بیویوں، بیٹیوں وغیرہ کو کیسے بلا سکتا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کو پیش فرما دیا۔ بایں ہمہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں حضور کے ہی الفاظ پر ہی یقین رکھتے ہیں کہ:

"حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلا شبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلبِ ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش..." (تبلیغ الحق اشتہار۔ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد ۳۔ صفحہ ۵۴۵)۔

سوال : باغ فدک کا مسئلہ کیا ہے اور کس کے زمانے میں ہوا؟

جواب : فدک کے بارہ میں آپ کے اہل تشیع دوست نے کوئی حوالہ نہیں دیا تاہم حدیث صحیح بخاری میں جو لکھا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس دونوں پر سلامتی ہو، حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ کی التماس کی اور دونوں نے فدک کی زمین کا مطالبہ کیا اور خیبر سے بھی اپنا حصہ مانگا۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں کو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہوا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)۔

آپ کے دوست کا فرمانا کہ حضرت فاطمہؓ کاغذات لے کر گئیں اور حضرت ابوبکرؓ نے پھاڑ دیئے اور کچہری میں بلایا، تمام بعد کے اختراعی قصے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

اسی مفہوم کی حدیث اہل تشیع حضرات کی کتاب کافی میں محمد بن یعقوب رازی نے ابوالبحری سے وہ ابو عبداللہ جعفر بن صادق سے روایت کرتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "علماء نبیوں کے وارث ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ انبیاء نے وراثت نہیں چھوڑی۔ اور ایک نسخہ میں ہے نہ وارث ہوئے کسی درہم یا دینار کے بلکہ وارث کیئے گئے ان کے کلام میں سے کلام کے۔ اور اگر اس میں سے کسی نے کچھ لیا تو گویا اس نے بہت بڑا حصہ لیا۔"

یہ بھی قابل غور بات ہے کہ اگر حضرت ابوبکرؓ نے مذکورہ حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنا تھا تو ان کو حضرت فاطمہؓ کو ورثہ سے محروم کرنے سے کیا فائدہ تھا۔ کیا حضرت ابوبکرؓ نے وہ زمین خود لے لی یا اپنے خاندان کو دے دی۔ اگر ایسا نہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کا مقصد سوائے شریعت کے حکم کو پورا کرنے کے اور کچھ نہ تھا۔ اگر حضرت فاطمہؓ کو انہوں نے اس حدیث کی وجہ سے محروم کیا تو اس وجہ سے اپنی بیٹی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہؓ نیز اپنے دوست حضرت عمرؓ کی بیٹی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہؓ کو بھی محروم کیا۔ علاوہ ازیں جب حضرت علیؓ خود خلیفہ ہوئے تو کیوں انہوں نے حضرت فاطمہؓ کی اولاد (حضرت امام حسنؓ اور حضرت

امام حسینؓ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ نہ دیا۔ اس سے معلوم ہو کہ حضرت علیؓ کے نزدیک بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ بھی قابل تقسیم نہ تھا۔

اگر آپ کے مذکورہ دوست حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی عزت نہیں کرتے تو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ نے حضرت معاویہ کو ایک خط میں اپنی خلافت کا یہ ثبوت لکھا : "میری بیعت انہی لوگوں نے کی ہے جنہوں نے ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی اور اسی امر پر کی ہے جس پر ان کی کی تھی ۔۔۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ایک شخص پر مجتمع ہو کر اس کو اپنا امام کہدیں تو یہی امر خدا کے ہاں بھی موجب رضا ہوتا ہے"

(نہج البلاغۃ صہ ۵۲۲)

سوال : کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ۔ برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔

جواب : آپ کے شیعہ دوست نے جو مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری خطبہ کے الفاظ قرار دے کر اس کا ترجمہ اپنی مرضی کے مطابق کیا ہے، جیسا کہ یہ الفاظ عربی کے نہیں بلکہ پنجابی یا اردو کے ہیں۔ ان عربی الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو مجھ سے محبت کرے وہ علیؓ سے بھی محبت کرے یا جس سے میں محبت کرتا ہوں علیؓ بھی اس سے محبت کرتا ہے "مولیٰ" ظرف ہے جس کے معنی محل محبّت ہے۔

شیعہ احباب عموماً یہ کہتے ہیں کہ یہ اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کے سامنے کر کے حضرت علیؓ کی خلافت کا اعلان کیا، مگر حیرانی اس بات پر ہے کہ جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے سے چھوٹے ارشاد کی تعمیل کرنا نہیں بھولے وہ آپ کے اس ارشاد کو کیسے بھول گئے ؟ ان میں سے ایک بھی تو خلافت کے لئے حضرت علیؓ کا نام نہیں لیتا! حضرت علیؓ بھی خلافت کے لئے اس حدیث کو پیش نہیں کرتے یہاں تک کہ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو حضرت معاویہ نے انکار کیا حضرت علیؓ نے ان کو اپنی خلافت منوانے کے لئے متعدد دلائل دئے مگر اس خطبہ اور حدیث کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ بعد کی اختراع ہے۔

سوال : کیا جماعت میں کوئی ایسی پابندی ہے کہ احمدی کسی غیر احمدی سے نہ ملے اور نہ ہی تعلقات رکھے۔؟

جواب : غیر احمدی سے ملنے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ تبلیغ کی غرض سے ملنا موجب ثواب ہے۔ تاہم ایسے افراد سے زیادہ صحبت رکھنا جو صالحین نہ ہوں قرآن کریم کے اس ارشاد کی خلاف ورزی ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ : ۱۱۹) یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ان لوگوں کی صحبت میں رہو جو راستباز ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے : "جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوحؑ صہ ۲۸)

سوال : کیا ہمارے جلسوں وغیرہ میں غیر احمدی دوست نظم یا نعتیہ کلام پڑھ سکتے ہیں ؟ جماعت کی طرف سے کوئی پابندی تو نہیں ؟۔

جواب : جہاں تک جماعت کے اجلاس میں کسی غیر احمدی کی نعت یا نظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھنے کا تعلق ہے اس پر جماعت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ جو شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مسیح علیہ السلام کے کلام نظم یا نثر میں بیان ہوئی ہے اس کا مقابلہ اس زمانے کے نعت یا نظم کہنے والوں کے بس کا روگ نہیں اسی لئے ہمارے جلسوں میں بالعموم درّثمین سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کہی گئی نظموں کو پڑھا جاتا ہے۔

بقیہ : خدام کا صفحہ ۱

نیز میں یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ

- آئندہ ہر معاملہ میں سچائی اختیار کروں گا۔
- ہمیشہ نرم لہجہ اور پاک زبان استعمال کروں گا۔
- ہمیشہ وسعتِ حوصلہ سے کام لونگا اور ہر نقصان سے بچنے کی کوشش کرونگا
- ہمیشہ دوسروں کی تکلیف کا احساس کر کے حتی المقدور ازالہ کی سعی کرونگا
- ہمیشہ مضبوط عزم اور ہمّت سے کام لوں گا۔

(اے خدا مجھے اس عہد پر ہمیشہ کاربند رہنے کی توفیق عطا فرما)

خدام الاحمدیہ کی مجلسِ شوریٰ کا کامیاب انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ کی پہلی باقاعدہ ملک گیر مجلس شوریٰ نہایت کامیابی کیساتھ مورخہ ۲۷-۲۸ جنوری ۱۹۹۰ء کو احمدیہ سنٹر (ابوناميس) فرینکفرٹ میں منعقد ہوئی جس میں جرمنی بھر کی ۸۴ مجالس کے ۲۱۳ نمائندگان نے شرکت کی۔ شوریٰ کا افتتاح مشنری انچارج مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے فرمایا۔ دعا کے بعد شوریٰ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔ سب سے پہلے سیکرٹری شوریٰ نے ردّ شدہ تجاویز اور ایجنڈا پڑھکر سنایا۔ تبلیغ، تعلیم و تربیت، مال اور متفرق امور پر مشتمل سب کمیٹیوں کا تقرّر عمل میں آیا۔ دوران اجلاس امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اسی طرح شوریٰ کے دوران صدر خدام الاحمدیہ جرمنی کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ مجلس شوریٰ میں پاس ہونیوالی تجاویز منظوری کی غرض سے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس شوریٰ کے بہترین نتائج سامنے لائے۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن

مقدمے پر مقدمہ، اِس بات پر مقدمہ، اُس بات پر مقدمہ اور کوئی بات نہ ہو تو بھی مقدمہ۔ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے۔ پاکستان سے موصولہ ایک تازہ افسوسناک اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ کے

جیّد عالِم اور مؤرّخ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور دیگر ۹ احباب جماعت

کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ طالب حسین سیشن جج گوجرانوالہ نے ان سب احباب کو ۳۰ اپریل ۱۹۹۰ء کو دو سال با مشقت اسیری اور پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰) جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ قریباً دو سال قبل ۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ میں دفعہ ۲۹۵-سی، ۱۸۸ اور ۲۹۸-سی کے تحت جلسہ پر خطاب کرنے پر درج کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان تمام اسیران راہ مولا کو اپنے خاص فضل و کرم سے نوازے، ہر مشکل اور تکلیف سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنائے۔ آمین، اللّٰھم آمین۔

○ ○ ○

قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیّبہ کا بیج لگنے کی سزا موت ہے

لاہور ہائیکورٹ میں ایک قادیانی کی رٹ درخواست کی سماعت کے دوران ایڈووکیٹ جنرل کا بیان

لاہور۔ یکم اپریل (نامہ نگار) ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مسٹر نذیر احمد غازی نے لاہور ہائیکورٹ کو اس امر سے آگاہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی جانب سے کلمہ طیبہ کا بیج لگانا توہین رسالت کے زمرے میں آتا ہے اور توہین رسالت کے جرم کی سزا موت ہے۔ یہ بات انہوں نے آج لاہور ہائیکورٹ کے روبرو ایک قادیانی نصیر احمد کی درخواست کی سماعت کے دوران اپنے بیان میں بتائی۔ فاضل عدالت نے متذکرہ رٹ درخواست میں عدالت کی معاونت کیلئے پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل حاجی غیاث محمد کو ۱۳ جون کو عدالت میں طلب کر لیا۔ درخواست گزار کو اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کے جرم میں متعلقہ ماتحت عدالت سے ایک سال قید کی سزا ہوئی تھی جس کے خلاف اس نے لاہور ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے اور موقف اختیار کیا ہے کہ درخواست گزار کو کلمہ طیبہ لگانے کے جرم میں سزا نہیں دی جا سکتی کیونکہ کلمہ طیبہ درخواست گزار کے مذہب کا حصہ ہے اس لئے درخواست گزار کو دی گئی قید کی سزا غیر قانونی اور کالعدم قرار دی جائے۔ — (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۔ ۲ اپریل ۹۰ء)۔

○ ○ ○

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے“

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

پاکستان سے آمدہ بعض اطلاعات درج ذیل ہیں

● اقبال ٹاؤن لاہور سے محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ: "میرے گھر کے بالکل ساتھ غیر احمدیوں کی مسجد بن گئی ہوئی ہے۔ جب ہم نے ادھر گھر بنایا تھا تو اس وقت یہاں ایک پارک کی جگہ تھی لیکن بعد میں یہاں مسجد بن گئی۔ مسجد تو خدا کا گھر ہوتی ہے۔ ہم اسی مسجد سے اذان کی آواز پر نماز پڑھتے ہیں لیکن یہاں کے لوگ کبھی کبھی مولویوں کو بلوا کر ہمارے خلاف بکواس، گالی گلوچ کروایا کرتے تھے، اس طرح تقریباً آٹھ سال کا عرصہ گزر گیا۔ آہستہ آہستہ یہ بڑھتے گئے اور ہر ہفتے گالیوں سے دل چھلنی کرنے شروع کر دیئے۔ ہم نے بہت صبر سے وقت گزارا اب ہمارے بچے بھی بڑے ہو رہے ہیں وہ بھی جوش میں آجاتے ہیں لیکن ہم ان کو کچھ کہنے نہیں دیتے۔ ۲/اگست ۱۹۸۹ء کو تو ان لوگوں نے حد کر دی۔ بہت بڑا اجتماع کیا۔ مسجد میں پہلے تو صرف گالیاں دیتے تھے، اب تو لوگوں کو بھڑکا رہے تھے 'اٹھو نوجوانوں! غازی علم دین شہید بنو۔ احمدیوں کو قتل کرو، ختم کرو۔ یہی تمہاری عبادت ہے اور یہی تمہارا حج ہے'۔ ہمارے گھر کے مرد اور میں یہیں گھر پر ہی موجود تھے۔ لڑکیوں کو ہم نے کہیں اور بھجوا دیا تھا ... ان کے ارادے بہت خطرناک تھے ... ایک بس جمعیت طلبار کی بھی جو یونیورسٹی سے آئی تھی۔ ایک ویگن ننکانہ صاحب سے آئی تھی اور ایک بہاولپور سے آئی تھی۔ بار بار ان کے مولوی صاحبان کہہ رہے تھے کہ لوگو! احمدیوں نے نیا محمدؐ بنا لیا ہے، تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا ہے' ان کو ختم کر دو ... وہ لوگ پولیس کو بھی بھڑکا رہے تھے ... ان لوگوں کی گالیاں تو ہم برداشت کر لیتے لیکن اب حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں جو نازیبا باتیں کرتے ہیں وہ سننے سے ہمارے کان قاصر ہیں ......"

اقتباس از خط مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ، محررہ ۸۹-۸-۲۸،

الممتاز، آصف بلاک۔ نزد جامع مسجد، علامہ اقبال ٹاؤن —— لاہور

● امیر صاحب ضلع خوشاب مکرم جہانگیر محمد جوئیہ، اپنے خط محررہ ۱۲/ستمبر ۱۹۸۹ء میں رقم طراز ہیں کہ: "۸۹-۹-۱۱ کو شبان ختم نبوت نے مکرم و محترم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ ضلع خوشاب کے خلاف پرچہ کروا دیا ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ مورخہ ۸۹-۹-۱۱ کو خاکسار اور مربی صاحب ضلع خوشاب نے مکرم خان محمد صاحب بلوچ ... کے پاس جانا تھا ... مربی صاحب خوشاب شہر میں جب سبزی منڈی کے پاس پہنچے تو نام نہاد ختم نبوت والوں نے مربی صاحب کو پکڑا اور ان کو دو تین تھپڑ مارے اور بیگ چھین لیا۔ بیگ میں ایک خادم کی پاکٹ بک اور کچھ لٹریچر تھا۔ تھانہ خوشاب بالکل نزدیک تھا۔ مربی صاحب تھانہ میں چلے گئے اور رپورٹ دی کہ ختم نبوت والوں نے مجھ سے بیگ چھین لیا ہے اور مجھے مارا ہے۔ پولیس انسپکٹر اور کچھ سپاہی مربی صاحب کے ساتھ ہو گئے اور جب باہر تھانہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ختم نبوت والے کھڑے تھے۔ مربی صاحب نے کہا کہ یہ آدمی ہیں جنہوں نے بیگ چھینا ہے تب ختم نبوت والوں نے خادم پاکٹ بک اور دیگر لٹریچر پولیس انسپکٹر کو دکھایا کہ انہوں نے ہمیں تبلیغ کی ہے اور یہ لٹریچر دیا ہے۔ تب انسپکٹر پولیس نے مربی صاحب کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور تھانے میں بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری تھانہ کے سامنے سے گزرے ان کو ختم نبوت والوں نے پکڑ لیا اور بے عزتی کی ... اور کہا کہ اس کے پاس لٹریچر ہے۔ رانا صاحب نے کہا کہ غلط بات ہے' میرے پاس سرکاری کاغذ ہیں، لو یہ دیکھ لو اور تم نے پرچہ کروانا ہے تو کروا لو۔ انہوں نے کہا کہ ان کے کاغذات پھاڑ دو۔ تب ان کے کسی ساتھی نے کہا کہ یہ کاغذ نہ پھاڑو کیونکہ یہ سرکاری کاغذ ہیں۔ تب انہوں نے رانا صاحب کو کہا کہ ہم نے تمہارے مربی ضلع کو تھانہ میں بند کروا دیا ہے۔ (جماعت کا وفد D.S.P خوشاب سے جا کر ملا اور حالات بتائے تو انہوں نے) خوشاب تھانہ میں ٹیلی فون کیا اور تھانہ سے حالات سے آگاہی چاہی تو پولیس تھانہ نے کہا کہ ہم نے ابھی ابھی مقدمہ درج کیا ہے۔ D.S.P صاحب نے پوچھا کہ تم نے یہ پرچہ کس کے حکم سے درج کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ S.P صاحب ضلع خوشاب کے حکم پر پرچہ درج کیا گیا ہے۔ (اسطرح) اب مربی صاحب تھانہ میں بند ہیں۔"

(اقتباس از خط مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب، امیر جماعت ضلع خوشاب)

● مکرم ناصر احمد صاحب بٹ آف چونڈہ، سینٹرل جیل گوجرانوالہ سے اپنے خط محررہ ۸۹-۸-۱۱ میں چونڈہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف کی جانے والی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ: "ہم چاروں حقیقی بھائی جیل میں ہیں ... جب ہم گرفتار ہوئے تو اس سے پہلے کچھ عجیب سماں تھا۔ اہل چونڈہ کے چند آدمی اور پارٹیز نے یہ پروگرام تیار کیا ہوا تھا کہ چونڈہ میں ضرور کچھ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا پروگرام کے مطابق انہوں نے ۱۵/ستمبر ۸۹ء بروز جمعرات صبح دس گیارہ بجے اس جھگڑے کا آغاز کیا۔ وہ چھوٹے بھائی کی دکان پر آئے اور غیر مہذب گفتگو شروع کی (بقیہ صہ 43 پر)

اٹک میں مرحومہ احمدی خاتون کی تدفین پر مولویوں کا شرپسندانہ اقدام

رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ

۷ رجنوری ۱۹۹۰ء کو جہلم میں ہماری ایک احمدی خاتون ہمشیرہ ملک منیر احمد صاحب ایڈوکیٹ وفات پاگئیں۔ ان کا آبائی گاؤں "سروالہ" تھا جو اٹک سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسی لیئے ان کا جنازہ ان کے آبائی گاؤں لایا گیا۔ گاؤں میں ان کی غیر احمدی برادری موجود ہے۔ ان کا جنازہ آبائی قبرستان میں جو کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مشترک ہے دفن کر دیا گیا۔ اٹک کے احمدی احباب جنازہ میں شامل ہوئے۔ برادری نے جو کہ غیر احمدی ہے پورا تعاون کیا لیکن عین جنازہ کے موقع پر اٹک شہر سے مدرسوں کے چند طالب علم وہاں پہنچ گئے اور یہ مطالبہ شروع کیا کہ نعش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ پولیس موقعہ پر موجود تھی۔ گاؤں کے سرکردہ لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے گاؤں کا معاملہ ہے اور ہمیں دفن کرنے پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں لہٰذا کسی اور کو شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔ مگر ان شرارتی لوگوں نے جنازے میں مداخلت شروع کی اس پر گاؤں والے سخت مشتعل ہوگئے اور ہاتھا پائی تک نوبت آگئی مگر پولیس نے الگ کر دیا اور شرارتی لوگوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے واپس اٹک پہنچ کر ایک جلوس نکالا اور ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت اٹک کی دوکان پر پتھراؤ کیا۔ جس سے معمولی نقصان ہوا۔ اس کے بعد یہ جلوس تھانے گیا اور جماعت احمدیہ کے افراد کے خلاف رپورٹ درج کرائی۔ پولیس والوں کو صورتِ حال کا علم تھا اس لیئے انہوں نے مزید کسی کاروائی سے انکار کر دیا۔ چنانچہ یہ شرپسند لوگ ڈی سی اور ایس پی پولیس کے پاس گئے اور مطالبہ کرتے رہے کہ جنازہ وہاں سے اکھاڑا جائے۔

رپورٹ میں شرپسندوں نے کہا ہے کہ احمدی خاتون کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۴ کے قانون کے مطابق احمدی مسلمانوں کے طریقہ کے مطابق جنازہ بھی نہیں پڑھ سکتے انہوں نے اپنی درخواست میں اس بات کا ذکر بھی کیا کہ جب انہیں پتہ چلا کہ احمدی نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو وہ قاری سعید الرحمٰن وزیر عشر و زکوٰۃ کے پاس پہنچے جنہوں نے پولیس کو پیغام پہنچوایا کہ احمدیوں کو نماز [جن]ازہ نہ پڑھنے دیا جائے اور نہ ہی نعش کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے دیا جائے۔ اس کے باوجود جب ہم جائے وقوعہ پر پہنچے تو دیکھا کہ قادیانیوں نے سرعام ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پولیس کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھی۔ پولیس نے بجائے ان کو روکنے کے ہمیں وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ نعش پر چادر تھی جس پر کلمہ طیبہ اور آیت الکرسی تحریر تھی جو کہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے درخواست کی کہ احمدیوں کے خلاف کاروائی کی جائے۔ چنانچہ ۹ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا۔ دوسری طرف سروالہ گاؤں کے نمبردار، ممبر یونین کونسل اور پانچ چھ دیگر سرکردہ افراد نے بھی پولیس میں رپورٹ درج کرائی جس میں کہا گیا کہ مرحومہ نمبردار کی بھاوجہ تھیں۔ مرحومہ کے نانا، نانی، دادا، دادی بھائی اور دیگر رشتہ دار اسی قبرستان میں دفن ہیں۔ گاؤں والوں کو احمدیوں کی تدفین پر کوئی اعتراض نہیں۔ اٹک سے آکر ان لوگوں نے گاؤں میں شرارت کی ہے۔

ادھر شہر میں مولویوں نے ہنگامہ کرانے کی کوششیں تیز کر دیں۔ جگہ جگہ اشتہار لگائے گئے کہ مسلمانوں کے قبرستان میں احمدی خاتون کے دفن کرنے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اخبارات میں دھمکی آمیز بیانات شائع کرائے گئے۔ جلوس مرتب کیے گئے۔ مساجد میں تقاریر کی گئیں۔ انتظامیہ کو وارننگ دی گئی کہ نعش کو اکھاڑا جائے ورنہ نتائج سنگین ہوں گے۔ اعلیٰ پولیس افسروں کے پاس وفود بھجوائے جاتے رہے۔ اس کے نتیجہ میں تین احمدی نوجوانوں عبدالصمد صاحب ابن ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب، ملک سعید احمد صاحب (جو مرحومہ کے بھائی ہیں) اور ملک طہیر احمد صاحب (جو مرحومہ کے بھتیجے اور ملک منیر احمد ایڈوکیٹ مرحوم کے بیٹے ہیں) کو دفعہ ۲۹۵/A مذہبی جذبات مجروح کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ڈپٹی کمشنر اٹک نے احمدیوں کو پیغام بھجوایا کہ مورخہ ۲۴ رجنوری ۹۰ء کی شام ۶ بجے تک متوفیہ کی میت کو وہاں سے نکال لیا جائے۔ گاؤں والوں نے پھر کوشش کی اور بتایا کہ متوفیہ ہماری رشتہ دار تھی اس کے بزرگ اسی قبرستان میں مدفون ہیں اور اس کی تدفین پر گاؤں والوں کو کوئی اعتراض نہیں مگر اس کے باوجود ڈی سی صاحب نے مولویوں کے دباؤ میں آکر نعش کو اکھیڑنے کا حکم جاری کر دیا۔ اس حکم کے خلاف مجیب الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ نے ہائی کورٹ کے پنڈی بنچ میں درخواست دائر کر کے STAY ORDER لے لیا۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ گاؤں والے قبرکشائی کے سلسلہ میں گولڑہ شریف سے فتویٰ لینے گئے، انہوں نے زبانی تو قبرکشائی کا فتویٰ تو دے دیا مگر لکھ کر دینے کو تیار نہ ہوئے۔ راجہ بازار راولپنڈی کے مدرسہ تعلیم القرآن نے گاؤں والوں کو لکھ کر

فتویٰ دیا کہ مرحومہ کی قبر کشائی جائز نہیں۔ مگر ختم نبوت کے علماء اس بات پر مصر رہے کہ نعش کو وہاں سے اکھڑوا کر دم لیں گے۔

اس مخالفت میں جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر علماء نے مذموم کردار ادا کیا وہاں ایک مولوی رمضان علی علوی بھی تھا، جو مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا ممبر تھا اور ایک عرصہ سے راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفانہ کارروائیوں میں پیش پیش تھا۔ صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے اسلم قریشی اور اسلام آباد میں بعض احمدیہ مساجد کے پلاٹوں کے مقدمات کی نگرانی بھی اسی کے سپرد تھی۔ یہ راجہ ظفر الحق سابق وزیر مذہبی امور کا یار غار تھا اور ۱۹ سال تک اسی کے ساتھ کام کرتا رہا تھا۔

احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا یہ مولوی احمدی عورت کی تدفین کے سلسلہ میں بھی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید مہلت نہ دی اور روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء کی شام کو جب یہ احمدی خاتون کی تدفین کے سلسلہ میں بلائے ہوئے ایک اجلاس میں شرکت کی غرض سے کوہاٹی بازار راولپنڈی جا رہا تھا تو راستے میں مری روڈ کراس کرتے ہوئے ایک کار کی زد میں آگیا، وہاں سے ہسپتال پہنچایا گیا اور اگلے ہی دن راہئ ملک عدم ہوگیا۔

عظمت انسانی کا تقاضا ہے کہ میت چاہے کسی مذہب یا عقیدہ سے تعلق رکھنے والے کی ہو، اس کی حرمت قائم کی جائے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی تلقین فرمائی ہے بلکہ اپنے عمل سے اس کو واضح فرمایا۔ آپؐ تو یہودیوں تک کی میتوں کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ چنانچہ شاید اسی وجہ سے مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی والوں نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ مرحومہ کی قبر کشائی جائز نہیں کیونکہ یہ فعل خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا باعث ہے۔ مگر افسوس آج کے علماء اس معاملہ کو بھی نہیں سمجھ سکے اور اس مذموم فعل کے ارتکاب کے لئے مولوی محمد رمضان علوی کے اٹھنے والے قدموں کا الٰہی گرفت میں آنا بھی ان کے لئے ہدایت کا موجب نہ بن سکا۔ اس منظر میں اس کی یہ غیر معمولی حادثاتی موت یقیناً ہر سوچنے والے کیلئے عبرت کا نشان ہے۔ کاش پاکستان کے شر پسند علماء ایسی خلاف شرع حرکات سے باز آجائیں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب نہ بنیں۔

ولادت باسعادت

(۱) مکرم حاجی رفیق احمد صاحب صدر جماعت RÖDER MARK کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام نذر الظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۲) مکرم محمد اسلم صاحب ناصر آف WARSTEIN جماعت SOEST کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد انعام (محمود) تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۳) مکرم شیخ نعیم اللہ صاحب آف نیورن برگ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام انس احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے اور مکرم شیخ فیض اللہ صاحب (حال جرمنی) کا پوتا اور مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب (حال کینیڈا) کا نواسہ ہے۔

(۴) مکرم رفیق احمد صاحب ظفر آف SELIGENSTADT کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم فروری ۱۹۹۰ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور اقدس نے بچے کا نام ازراہ شفقت انیق احمد رفیق تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے۔

(۵) مکرم احمد دین صاحب آف HEILBRONN کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہ شفقت احمد فراز تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ انچارج اور امیر جماعت فجی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو نیک خادم دین اور احمدیت کے درخشاں ستارے بنائے۔ آمین۔

اعلان نکاح

مکرم محمد ادریس صاحب شاہد ابن مکرم محمد صادق (ڈیورن) کا نکاح مکرمہ عائشہ صدیقہ خان صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالشکور اسلم خان صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی سے مبلغ چھ ہزار ۶۰۰۰ مارک حق مہر پر مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیت البشیر ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر استاذ الجامعہ احمدیہ نے پڑھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(مبارک عارف، صدر جماعت SELIGENSTADT)

خبرنامہ پاکستان

- "کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو کامیاب بنانا ہمارا فرض ہے"
بے نظیر بھٹو۔ (روزنامہ جنگ ۱۴ مارچ ۹۰ء)
- پاکستان کو کشمیر میں "مہم جوئی کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی"
وی پی سنگھ۔ جنگ ۱۴ مارچ ۹۰ء)
- قومی اسمبلی میں شدید ہنگامہ آرائی۔ گالم گلوچ اور ہاتھا پائی "اپوزیشن قومی اسمبلی ختم کرکے مارشل لاء لگوانا چاہتی ہے" شیر افگن۔ ۲۷ مارچ ۹۰ء
- مقبوضہ کشمیر میں ۱۰۰ افراد قتل کرنے کے بعد بھارتی فوج نے ۲۲ شہروں کا نظم ونسق سنبھال لیا۔
- مولانا منظور احمد چنیوٹی کے بیٹے کی اپیل

لاہور۔ مولانا منظور چنیوٹی ایم پی اے کے صاحبزادے بدر عالم نے آئی جی پنجاب سے اپیل کی ہے کہ ان کے والد پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کرنے والے بااثر افراد کو گرفتار کیا جائے۔ مولانا چنیوٹی کے صاحبزادے نے اردو میں لکھی گئی ایک طویل درخواست میں یہ بات کہی ہے۔

- پنجاب بدترین سیاسی بحران کا شکار ہے — کھر (۲۰ جنوری ۹۰ء)
- مارشل لاء چلا گیا۔ لیکن اس کے حامی ابھی موجود ہیں" یحییٰ بختیار۔ ۲۱ مارچ ۱۹۹۰ء
- وزیر اعظم بے نظیر سعودی عرب جائیں گی۔
- بھارتی فوج انسانی حقوق کے اصولوں کی پابندی کرے۔ صدر بُش
روزنامہ جنگ ۵ اپریل
- اسلام میں صرف ڈکٹیٹر شپ کی گنجائش ہے۔ مولانا مودودی
(بحوالہ ہفت روزہ اخلاق جنگ)
- جماعت اسلامی پر پابندی لگا دیجئے۔ شاہ احمد نورانی۔
- (رمضان المبارک میں) الطاف حسین نے تادم مرگ بھوک ہڑتال شروع کردی۔ ۹ اپریل ۱۹۹۰ء
- کراچی میں دو روز کی فائرنگ میں ۱۹ افراد ہلاک، متعدد زخمی"
- نواز شریف کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی
- پاکستان سے جنگ کرنے کیلئے بھارت میں سیاسی جماعتوں کا جنون
- ملک بھر میں امن وامان کو یقینی بنانے کیلئے ٹھوس حکمت عملی تیار کرلی گئی۔ (وفاقی کابینہ کی کمیٹی برائے دفاع کا اجلاس)
(روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۰ اپریل ۱۹۹۰ء)

جماعت احمدیہ "مالی" کے

تمام احمدی اپنے عقیدہ پر قائم ہیں

مکرم ناظر صاحب امورِ عامہ نے بتایا ہے کہ پچھلے دنوں روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنے صفحہ اوّل پر ایک خبر شائع کی تھی جس کو بعد میں رسالہ "ختمِ نبوت" اور تکبیر نے بھی شائع کیا ہے کہ افریقہ کے ملک مالی میں احمدیت قبول کرنے والے چالیس ہزار (۴۰،۰۰۰) افراد احمدیت کو چھوڑ کر دوبارہ واپس اپنے عقیدہ پر لوٹ آئے ہیں"

اس سلسلہ میں جب صدر جماعت احمدیہ مالی سے رابطہ پیدا کیا تو انہوں نے اس خبر کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ مالی کے تمام احمدی احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان پر قائم ہیں، اور جماعت کی لڑی میں منسلک ہیں۔ اور جماعت احمدیہ مالی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہی ہے" (روزنامہ "الفضل" ربوہ، ۱۵ مارچ۔ ۱۹۹۰ء)

بقیہ : خطبہ جمعہ

صاحبِ حیثیت جماعت کو جرمنی کے غریب نوجوانوں کا دل مل جاتے تو بہت بڑی دولت ہے اور اس دولت کے ساتھ پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی ساری مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم نے کیا خوب فرمایا کہ غنی وہ نہیں جس کے پاس مال و دولت زیادہ ہو غنی وہ ہے جس کا دل امیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ظاہری غنا بھی عطا فرمائے اور باطنی غناء بھی عطا فرمائے"

بقیہ : ارشادات

تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے، کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے۔ ایک ان میں سے حقائق و معارف بیان کیا کرتا تھا، دوسرا جلا بھنا کرتا تھا۔ آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے، حسد کرتا ہے۔ شیخ نے جواب دیا کہ ایک نے راہ دوزخ کی اختیار کی کہ حسد کیا اور تو نے غیبت کی" غرضیکہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو"

(ملفوظات جلد ۷۔ صد ۷۷-۷۹)

واقفینِ نَو کے والدین کیلئے

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز

فرمودہ خطبہ جمعہ ۸ ستمبر و خطبہ جمعہ یکم دسمبر، ۱۹۸۹ء

حضور نے فرمایا: آئندہ بیس سال میں واقفین نَو پر بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ اپنے بچوں کی تربیت میں پہلے سے بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں۔

- ... واقفین نَو بچوں کو بچپن ہی سے متقی بنائیں۔ ان کے ماحول کو پاک صاف رکھیں۔ ان کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں کہ ان کے دل دین سے ہٹ کر دنیا کی طرف مائل ہو جائیں۔
- ... بچپن ہی سے انہیں خدا کی گود میں ڈال دیں اور دل تقویٰ سے بھر دیں۔ ان کا زیور تقویٰ ہے اور یہ تقویٰ سے ہی سجائے جائیں گے۔
- ... ان کی عظمتِ کردار کے لئے ابھی سے کوششیں شروع کر دیں۔ بچپن ہی سے کردار بنائے جاتے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ جب یہ نرم نرم کونپلیں ہیں اس وقت جس ڈھب پر چاہیں چل سکتے ہیں۔ ان کی طرف خصوصی توجہ کریں۔
- ... ابھی سے ان کے دل میں امام جماعت کی محبت ڈالیں۔
- ... ہر واقفِ نَو کو تین زبانیں سیکھنا ہوں گی۔ زبانیں سکھانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں کیونکہ اگر پنگوڑے میں زبان سکھائی جائے تو یہ بہت اچھا ہے۔ اگر ایسی دائی مل جائے، نرس مل جائے اور جو توفیق رکھتے ہوں وہ اس پر عمل کریں۔ اردو اور عربی کی بنیادی تعلیم کی طرف خاص توجہ کریں۔ ہر احمدی وقفِ نَو عربی بھی سیکھے گا اور اردو بھی سیکھے گا۔ اس کا فوراً انتظام گھروں میں کریں۔
- ... جن کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئی ہیں ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لانا ہے۔ علمی کام سکھائیں۔ ان کے لئے بڑے ہو کر بی۔ایڈ، ایم۔ایڈ ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم سکھانے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان کو ان میں داخل کریں اسی طرح ڈاکٹری کی تعلیم بھی دی جاسکتی ہے۔ ابھی سے ان کی تعلیم اس رنگ میں کریں۔

نظام جماعت کو واقفین نَو بچوں کے حالات سے آگاہ کریں، معلوماتی فارم پُر کر کے وکالت دیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ۔ پاکستان کو روانہ کریں۔

(سیکرٹری وقفِ نَو، جرمنی)

شعبہ تحریکِ جدید کیطرف سے چند گذارشات

(۱) <u>تحریکِ جدید</u> کا مالی سال شروع ہوتے تقریباً ۶ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے مگر ابھی تک بہت سی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوتے ہیں۔ جن جماعتوں نے وعدہ جات نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد وعدہ جات بھجوا دیں۔ بہت سی جماعتوں نے اپنے ٹارگٹ سے کم وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ ایسی جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مزید وعدہ جات بھجوائیں اور اپنا ٹارگٹ پورا کریں۔

اس سال ۱۲ افراد نے جشن تشکر کے سال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحریکِ جدید میں ایک ہزار نو سو نواسی (-/۱۹۸۹) مارک فی کس کے وعدہ جات پیش کئے۔ ان احباب کے اسماء کی پہلی قسط حضور اقدس کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے صاحب استطاعت احباب سے درخواست ہے کہ وہ مزید وعدہ جات بھجوائیں۔

(۲) **تحریکِ وقفِ نَو**: ہر احمدی کی خواہش ہے کہ اس کی اولاد دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو۔ اس کا بہترین طریقہ اپنے بچوں کو پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لیئے وقف کرنا ہے۔ ہر صاحبِ اولاد احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس جہاد میں حصّہ لے۔

وہ احباب جنہوں نے اپنی اولاد کو وقف کیا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کے کوائف جلد از جلد شعبہ تحریکِ جدید کو ارسال فرما دیں۔ تحریکِ وقفِ نَو کے انچارج مکرم داؤد احمد صاحب ہیں جو اتوار کے علاوہ ہر روز نور مسجد سینٹر میں جماعت کی خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ان سے فون پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

(۳) **صد سالہ جوبلی فنڈ**: جن احباب نے صد فی صد ادائیگی کر دی ہے اور ان کا وعدہ کم از کم ۵۰۰ مارک ہے وہ اپنا نام معہ تصدیق صدر جماعت ارسال کر دیں تاکہ اخبار احمدیہ میں شائع کیا جا سکے۔ جن کے ذمہ بقایا جات ہیں وہ جلد از جلد ادائیگی کر دیں۔ شکریہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور مقبول خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرشید بھٹی

(نیشنل سیکرٹری تحریک جدید، جرمنی)

اِطلاع برائے صدران جماعت

(۱) تمام صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے حلقہ کے قابل شادی بچوں اور بچیوں کی مکمل فہرست بھجوا دیں۔

(۲) <u>ایسے</u> افراد جو رشتہ کے سلسلہ میں جماعت کا تعاون چاہتے ہیں وہ مقررہ کوائف فارم پُر کر کے معہ تصدیق صدر جماعت اپنے ریجنل امیر صاحب کے نام بھجوا دیں۔ لڑکے کی دو عدد تازہ تصاویر کا ہونا ضروری ہے۔ بچی کی تصویر بھجوانے میں اعتراض نہ ہو تو علیحدہ لفافے میں بھجوا سکتے ہیں۔

(قاضی طاہر احمد سیکرٹری رشتہ ناطہ - ۳۲۹۴۱ - ۰۶۰۷۴ ، ملک سعادت احمد- اسسٹنٹ سیکرٹری رشتہ ناطہ - ۴۴۶۲ ۸ ۰۶۹- ۷۸)

سکیم تجہیز و تکفین

یہ مسئلہ کئی بار اٹھایا گیا مگر اس کا حل ابھی تک تلاش نہیں کیا گیا اور کسی حادثہ یا وفات سے اچانک یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ جب خدا کے فضل سے سارے کام جماعت کے تحت ہو رہے ہیں تو آخر مرنے والے سے آخری وقت میں جماعت پیچھے کیوں ہٹے۔ اس لئے ہماری یہ تجویز ہے کہ ایسے فوت ہونے والے لوگ جن کے ورثاء کے پاس رقم نہیں ہوتی ان کی تجہیز و تکفین کا انتظام جماعت کرے۔ اس صورت میں ہماری تجویز یہ ہے کہ تجہیز و تکفین کے لئے ایک خاص فنڈ مقرر کیا جائے تاکہ تجہیز و تکفین باعزت طور پر ہو سکے۔

اس ملک میں وفات کی صورت میں میت کے انتظام کے لئے ایک فنڈ مقرر ہونا چاہیئے جس کیلئے دس مارک (DM. 10) فی کس سالانہ چندہ کی شرح ہونی چاہیئے۔

مذکورہ بالا اور ان سے ملتی جلتی اور کئی تجاویز مختلف اوقات میں مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس شوریٰ میں پیش ہوتی رہی ہیں۔ گذشتہ سال جب یہ تجاویز پھر مجلس شوریٰ میں پیش کی گئیں تو ممبران مجلس شوریٰ نے جرمنی میں ایسے وقت میں پیدا ہونے والی صورتحال اور دیگر مسائل پر تفصیلی بحث اور غور و فکر کے بعد درج ذیل سفارش حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں پیش کی۔ (سفارش شوریٰ)

"اس ملک میں وفات کی صورت میں میت کے انتظام کے لئے ایک فنڈ مقرر ہونا چاہیئے جس کیلئے عام چندہ دہندگان سے ۱۰ مارک سالانہ چندہ وصول کیا جائے۔ ایسے فوت ہونے والے احباب جن کے ورثاء جرمنی میں نہ رہتے ہوں یا ان کے پاس کافی رقم نہ ہو، تجہیز و تکفین کے لئے ان کی اس فنڈ سے مدد کی جائے اور بوقت ضرورت میت کو ان کے آبائی وطن بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔"

اس سفارش کے موصول ہونے پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تین سال کے لئے تجربہ کے طور پر یہ فنڈ قائم کرنے کی منظوری فرمائی۔

اب ہر ممبر جماعت احمدیہ جرمنی کی توجہ اور سوچ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ گو مجلس شوریٰ نے اس فنڈ کو صرف چندہ دہندگان کے لئے مخصوص کیا ہے۔ کل نفسٍ ذائقۃ الموت مگر یہ وقت تو کسی بھی فرد جماعت پر آسکتا ہے۔ چندہ دہندگان تو پہلے بھی خدا کے فضل سے مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ سال میں ایک بار دس مارک (DM. 10.-) ادا کرنا یا یکمشت تیس مارک (DM. 30.-) (برائے تین سال) ادا کر دینا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوگا۔ لیکن اس فنڈ کو مضبوط بنانے اور انسانیت کے ایسے وقت میں کام آنے کے لئے ہر ایک صاحب استطاعت کو آگے آنا چاہیئے اور دس، بیس، یا تیس مارک ادا کر کے اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیئے۔ اگر ہم سب اپنی روزمرہ کی ضروریات اور عادات کا ہمدردی اور احساس ذمہ داری سے جائزہ لیں تو کئی ایک پہلو خود بخود ہی سامنے آجائیں گے۔ جہاں سے پس انداز کر کے اس فنڈ میں دس مارک ادا کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ ایسا کئی ایک بار پہلے ہو چکا ہے کہ وفات یافتہ کی لاش پڑی ہوئی ہے اور اس کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے یا تو خود وفات یافتہ یا اس کے اعزا و اقارب اور یار دوست اپنے اپنے حالات کے پیش نظر بے بس اور مجبور تھے۔ جس پر جماعت کو صدقے کی رقم سے خرچ کرنا پڑا جو کہ مناسب نہیں لگتا۔ اب جبکہ ایک فنڈ قائم کر دیا گیا ہے تو ممبران جماعت یہ اعلان پڑھتے ہی یا سنتے ہی فوراً اس میں ادائیگی فرمائیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر فرد جماعت کو کسی کا محتاج نہ کرے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ وقت مجھ پر اور آپ پر بھی آسکتا ہے اس لئے اس میں دیر نہ کریں۔ صدران جماعت، نمائندگان شوریٰ اور سیکرٹریان مال کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود ادائیگی فرمائیں اور اس کے بعد ممبران جماعت کو تحریک کر کے وصولی کریں اور اس ضمن میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ مرکز فرانکفرٹ ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

امیر جماعت

جرمنی

قابل قدر ــ و ــ قابل تقلید

’دیوار برلن گرنے سے یقیناً آپ لوگ بہت خوش ہیں اور اس خوشی میں دیوانہ ہو رہے ہیں۔ ایک خوشی کا پیغام ہم بھی آپ کے لئے لائے ہیں، ایک حقیقی آزادی کا پیغام، جس سے آپ کا جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی تسکین پائے گی‘۔ کچھ اسی قسم کے جذبات لیکر ایک چھوٹا سا قافلہ دیوار برلن پر پہنچتا ہے۔ ان کے ذہنوں میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کا انداز کیا ہی اعلیٰ ہے کہ مل بیٹھ کر یہ سوچتے ہیں کہ دیوار برلن گرائی جا رہی ہے اور اس موقعہ پر جہاں ان لوگوں نے ۲۸ سال کی قید سے رہائی پائی ہے اور اپنے اقارب سے مل رہے ہیں وہاں کیوں نہ اسلام کا حقیقی پیغام جو امن و آشتی کا پیغام ہے وہ بھی ان تک پہنچایا جائے۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق یہ قافلہ جب دیوار برلن پر پہنچتا ہے تو وہاں دعا کے ساتھ تبلیغ شروع کرتے ہیں تبلیغ کا انداز بھی منفرد ہے، نئے سال کی خوشی میں ایک عدد پھول کے تحفہ کے ساتھ اسلام و احمدیت کے تعاون سے متعلق لٹریچر پیش کیا جاتا ہے۔ بارڈر پر دونوں طرف کاروں کی لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ دوست باری باری ان کے پاس جاتے ہیں جواب میں اسی خوشی و تمکنت سے لٹریچر وصول کیا جاتا ہے کہ جیسے یہ انہی کی راہ دیکھ رہے ہوں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں ان دوستوں کے نام بھی درج کر دیں جنہوں نے جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے سب سے پہلے مشرقی جرمنی کے باشندوں اور کمیونسٹ دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچایا اور یہ ان کا حق ہے جسے ہم بجالانے پر مجبور ہیں جماعت کا نام فرینکفرٹ (حلقہ روڈل ہائم) اور یہ دوست ہیں: مکرم عبدالرحمٰن صاحب مبشر (صدر حلقہ)، مکرم ملک سعادت احمد صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں، مکرم ملک وسیم احمد صاحب ساجد، مکرم ندیم احمد صاحب۔

ان احباب کی اس مساعی جمیلہ سے جرمنی کے مشرقی حصّے کی آس پاس کی جماعتوں اور دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے کہ تبلیغ اسلام کے لیۓ ایک نیا میدان کھلا ہے جو ہمیں دعوت عمل دے رہا ہے!

ابھی ہم یہاں تک لکھنے کے بعد سوچ ہی رہے تھے کہ کیسے ان احباب کی اس مثالی کاوش کو سراہا جائے کہ ہمیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی دیا گیا ہے جس میں حضور اقدس نے ان احباب کے نام اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور پوری جماعت جرمنی کے نام پیغام دیا ہے، بھلا اس کے بعد بھی کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس کے مبارک الفاظ میں ہی پیش خدمت ہے: "آپ کی رپورٹ ملی۔ الحمدللہ بہت خوشی ہوئی کئی دن سے سوچ رہا تھا کہ دیوار برلن کا اتنا بڑا واقع ہوا اور جماعت جرمنی نے کوئی استفادہ نہیں کیا لیکن الحمدللہ آپ کی رپورٹ سے بہت خوشی ہوئی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے نہایت خوبصورت طریق پر مشرقی جرمنی سے آنے والے زائرین کو پیغام حق پہنچایا۔ الحمدللہ، اب تو ساری جماعت جرمنی کو تیار ہونا چاہیے، مشرقی جرمنی کے باشندوں کو پیغام اسلام پہنچانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں، سب کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

والسلام

خلیفۃ المسیح الرابع۔

●●●

تخلیقِ پاکستان سے ،تعمیرِ پاکستان تک،

فرینکفرٹ میں قراردادِ پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریب

مورخہ ۱۲ مئی بروز ہفتہ، چھ ۶ بجے شام فرینکفرٹ یونیورسٹی (BOCKENHEIMER WARTE) کے LAAB SAAL میں قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی پر ایک اہم تقریب منعقد ہو رہی ہے جس میں علاوہ دوسرے مقررین کے ممتاز دانشور جناب الطاف گوھر خطاب فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ اردو ادب کی ممتاز شخصیات جناب شوکت صدیقی، جناب مشتاق احمد یوسفی، اور جناب افتخار عارف بھی شرکت فرمائیں گے۔ جرمنی میں مقیم پاکستانی ہم وطنوں کو شرکت کی دعوت ہے۔ اس موقعہ پر ایک محفل مشاعرہ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ تمام شعراء حضرات کو شرکت کی دعوت ہے۔ مزید معلومات اور رابطہ کے لیئے:

عرفان احمد خان، فون نمبر 567262 - 069

تقریبِ شادی

مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف کوئٹہ (حال جرمنی) کے صاحب زادے مکرم عبدالشکور خان صاحب کی شادی مکرمہ بشرہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد یحییٰ خانصاحب اریگیشن انجینئر سے پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۴ فروری ۹۰ء کو انجام پائی، دعوت ولیمہ مورخہ ۲۳ فروری ۹۰ء کو کوئٹہ میں ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب کوئٹہ نے دعا کروائی ــــــــ

رپورٹ ریفریشر کورس داعیان الی اللہ

منعقدہ فضل عمر مسجد ہمبرگ، مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء

فضلِ عمرؓ مسجد ہمبرگ میں یک روزہ ریفریشر کورس داعین الی اللہ کا انعقاد ہوا جس میں ۲۷ داعین الی اللہ نے شرکت کی۔ یہ ریفریشر کورس پورے ہمبرگ ریجن کا نہیں تھا بلکہ پروگرام یہ بنایا گیا ہے کہ ہمبرگ ریجن کی تمام جماعتوں کو چار حصّوں میں تقسیم کر کے ہر ۲ دو ماہ کے بعد ایک ریفریشر کورس منعقد کیا جائے جس میں صرف ایک حصّہ کی جماعتوں کو مدعو کیا جائے اور سال کے آخر میں ریجن کی تمام جماعتوں کے داعین الی اللہ کی ایک سالانہ کانفرنس ہو۔ اس بات کا فیصلہ اس لئے کیا گیا تاکہ تھوڑی تعداد میں آنے والے شرکاء زیادہ توجہ حاصل کر سکیں اور زیادہ عمدہ رنگ میں اپنے تجربات اور خیالات کا تبادلہ کر سکیں۔ چنانچہ ۱۰ مارچ بروز ہفتہ جو ریفریشر کورس منعقد کیا گیا اس میں ہمبرگ کی ۱۲ بارہ جماعتوں کے علاوہ

SOLTAU، STADE ، NORDERSTADT، PINNEBERG،

، BAD SEGEBERG ، BAD OLDESLOE کے داعین الی اللہ کو مدعو کیا گیا۔ ریفریشر کورس کا آغاز مکرم امام صاحب مسجد ہمبرگ نے دعا کیساتھ کیا اور بتایا کہ اس ریفریشر کورس کا مقصد آئندہ منعقد ہونے والے ریفریشر کورس کے لئے لائحہ عمل اور تجاویز تیار کرنا ہے، اس کے علاوہ تجربات اور خیالات کا تبادلہ نیز تبلیغی ضروریات سے آگاہی حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد تمام دوستوں کو خیالات کا اظہار کرنے، اپنے تبلیغی تجربات بیان کرنے اور دعوت الی اللہ کے سلسلے میں تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ باری باری سب داعین الی اللہ نے اپنے تجربات اور خیالات سے حاضرین کو فائدہ پہنچایا۔ شرکاء میں ہمبرگ شہر کے ایک افریقی احمدی دوست بھی بڑے شوق سے شریک ہوئے۔ نماز ظہر اور کھانے کے بعد مکرم سید افتخار شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے دعوت الی اللہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم عبد الباسط صاحب طارق مبلغ ہمبرگ نے "دعوت الی اللہ ۔ اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد تمام شرکاء کو چار گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ نماز عصر کے بعد بھی گروپس باہمی تبادلۂ خیالات، تجربات اور تجاویز اکٹھا کرنے میں مصروف رہے۔ بعد ازاں مکرم امام صاحب کی ہدایت پر ہر گروپ لیڈر نے اپنے گروپ کے تبادلہ خیالات، تجربات اور تجاویز کا خلاصہ پیش کیا۔ سب سے آخر میں مکرم امام صاحب نے حاضرین کو اپنی مفید نصائح سے نوازا۔ یہ کامیاب ریفریشر کورس دن کے گیارہ بجے شروع ہو کر شام ۶ بجے ختم ہوا۔ رات کے کھانے کے بعد احباب کو جانے کی اجازت دی گئی۔ (سید افتخار احمد، سیکرٹری تبلیغ ۔ ہمبرگ)

جماعت احمدیہ KAISERSLAUTERN کا

مثالی جلسہ یومِ مسیح موعودؑ

جماعت احمدیہ KAISERSLAUTERN نے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۰ء کو یوم مسیح موعودؑ مثالی طور پر منایا۔ اس سلسلے میں ایک مقامی ہوٹل کے ۲ دو ہال ریزرو کروائے گئے تھے۔ بہت سے جرمن دوستوں کے علاوہ ہندو، سکھ اور دیگر مذاہب کے دوستوں کو شرکت کیلئے دعوتی کارڈز بھجوائے گئے تھے۔ یہاں کے مقامی اخبار کے دفتر میں جا کر پہلے جماعت کا تعارف کروایا گیا اور پھر اجلاس میں اخباری نمائندے بھجوانے کی دعوت دی گئی۔ مرکز فرینکفرٹ سے محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مشنری انچارج، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش اور مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی نے شرکت فرمائی۔ گرد و نواح کی بہت ہی جماعتوں کے صدران اور ممبرانِ جماعت نے بھی تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ جرمن اور دوسرے غیر از جماعت دوستوں کی تعداد ۲۱ تھی جبکہ کل حاضری ۸۰ تھی۔ اجلاس کا آغاز زیرِ صدارت محترم مولانا کلیم صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم کلیم اللہ صاحب، صدر جماعت نے کی۔ بعد ازاں مکرم نصیر چیمہ صاحب نے نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ سب سے پہلی تقریر مکرم نصیر احمد صاحب شاہد صدر جماعت ALZEY نے کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر بڑے مؤثر رنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مکرم باجوہ صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی حسین تعلیم کو پیش کرتے ہوئے ہر احمدی کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے جرمن زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور مسلک بیان کیا۔ پھر جرمن دوستوں کو سوالات پوچھنے کی دعوت دی گئی۔ سوال و جواب کی یہ مجلس بہت دلچسپ رہی۔ مقامی اخبار کی نمائندہ جو کہ ایک جرمن خاتون تھی نے بہت سے سوالات کئے اور جماعت سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ جو بعد میں جلسہ کی خبر کیساتھ مقامی جرمن اخبار میں شائع ہوئیں۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے بڑے مؤثر رنگ میں انجیل کے حوالوں کی روشنی میں حضرت مسیحؑ کی آمدِ ثانی کی خبر دی اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت بیان کی۔

آخر میں تمام دوستوں کی تواضع مشروبات اور کیک وغیرہ سے کی گئی۔ دُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (ڈاکٹر نذیر احمد ساجد، جنرل سیکرٹری)

پروگرام

دسواں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مغربی جرمنی

بمقام بونا میس سینٹر، فرینکفرٹ

۵ مئی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ

۱۰-۰۰ — افتتاحی اجلاس

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۱۵ عہد — مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۰ نظم

۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۰ استقبالیہ کلمات، صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ - جرمنی

۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۵ پیغامات، مکرم عبدالشکور صاحب اسلم

۱۰-۵۵ تا ۱۱-۲۰ افتتاحی خطاب

۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰ اعلانات: مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی

اجلاس دوم

۱۱-۳۰ —— زیر صدارت مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۳۰ تلقین عمل، [illegible] مجالس انصاراللہ کے نمائندگان

۱۲-۳۰ تا ۱۲-۴۰ سچ کی عادت اور وسعت حوصلہ، تقریر
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد۔

۱۲-۴۰ تا ۱۴-۳۰ وقفہ - برائے نماز ظہر و عصر و طعام

اجلاس سوم

۱۴-۴۰ —— زیر صدارت نمائندہ مرکزیہ یا مکرم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم

۱۴-۴۰ تا ۱۴-۵۰ تلاوت قرآن کریم

۱۴-۵۰ تا ۱۵-۰۰ نظم

۱۵-۰۰ تا ۱۵-۲۰ مضبوط عزم اور ہمت - مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

۱۵-۲۰ تا ۱۵-۴۰ یورپی معاشرہ میں ایک احمدی کا کردار،
مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش

۱۵-۴۰ تا ۱۵-۵۰ غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت

۱۵-۵۰ تا ۱۶-۳۰ یورپ میں تبلیغ کا طریق کار - (مجلس مذاکرہ)

۱۶-۳۰ تا ۱۷-۴۵ مجلس شوریٰ

۱۷-۴۵ تا ۲۱-۰۰ ورزشی مقابلہ جات

۲۱-۰۰ تا ۲۱-۳۰ وقفہ - برائے نماز مغرب و عشاء و طعام۔

۲۱-۳۰ تا ۲۱-۴۰ درس حدیث، مکرم مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم

شب بخیر۔ (تمام انصار رات مقام اجتماع میں گذاریں گے۔)

۶ مئی — بروز اتوار

۳-۰۰ بیداری

۳-۰۰ تا ۴-۰۰ نماز تہجد

۴-۰۰ تا ۵-۰۰ نماز فجر و درس قرآن کریم - مکرم مولانا عبدالغفار صاحب

۵-۰۰ تا ۶-۰۰ اجتماعی سیر

۶-۰۰ تا ۷-۰۰ اجلاس ناظمین علاقہ، زعماء و مرکزی مجلس عاملہ
انصاراللہ، مغربی جرمنی۔

۷-۰۰ تا ۷-۴۵ ناشتہ

۷-۴۵ تا ۸-۳۰ دینی معلومات زبانی

۸-۳۰ تا ۱۲-۰۰ علمی مقابلہ جات: حسنِ قرأت، نظم خوانی، فی البدیہہ تقریری مقابلہ

۱۲-۰۰ تا ۱۴-۰۰ وقفہ - برائے نماز ظہر و عصر و طعام

اختتامی اجلاس

۱۴-۰۰ تا ۱۴-۱۰ تلاوت قرآن کریم

۱۴-۱۰ تا ۱۴-۱۵ عہد

۱۴-۱۵ تا ۱۴-۳۰ نظم

۱۴-۳۰ تا ۱۴-۴۵ گذشتہ سال کی مختصر رپورٹ

۱۴-۴۵ تا ۱۵-۱۵ تقسیم انعامات

۱۵-۱۵ — اختتامی خطاب و دعاء

منتظمین اجتماع

نگران اعلیٰ سالانہ اجتماع : مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی

منتظم اعلیٰ : مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ

نائب منتظم اعلیٰ I : مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی

نائب منتظم اعلیٰ II مکرم راجہ عبدالجبار صاحب۔ منتظم عمومی [illegible] مکرم محمد داؤد [illegible]

منتظم سٹیج و پروگرام و فوٹو گرافی : مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی ،
مکرم ریاض سیفی صاحب و مکرم مشرف احمد صاحب

منتظم علمی مقابلہ جات : مکرم اعجاز احمد صاحب طارق و مکرم ناز احمد صاحب ناصر ۔

منتظم مقام اجتماع، آرائش، نظافت، لاؤڈ سپیکر و روشنی : مکرم اعجاز احمد صاحب

منتظم مال و ورزشی مقابلہ جات : مکرم شرافت اللہ خان صاحب و مکرم عبداللہ نیازی صاحب

منتظم خوراک : مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب، مکرم خالد نواز صاحب و مکرم ملک اکرام صاحب

منتظم خدمت خلق : مکرم مقصود احمد صاحب

منتظم ٹرانسپورٹ و پارکنگ : مکرم عبیداللہ باجوہ صاحب

منتظم انعامات : مکرم ریاض سیفی صاحب

منتظم رہائش و استقبال : مکرم میر لطیف صاحب و مکرم منیر احمد صدیقی صاحب

منتظم معلومات و طبی امداد : مکرم محمد مستقیم صاحب

منتظم تربیت : مکرم صوفی نذیر احمد صاحب و مکرم منور احمد صاحب اختر ،

نوٹ :- ضروری معلومات کیلئے رابطہ کریں : گیارہ بجے تا بعد ۵ بجے

ٹیلکس 069-5077099

صد سالہ جوبلی فنڈ میں ۵۰۰ یا اس سے زائد وعدہ

کی ادائیگی (صد فی صد) کرنے والے احباب و خواتین (قسط ۲)

(۱) مکرم ملک منور احمد صاحب کھوکھر غربی گجرات از طرف ملک طارق احمد صاحب گلفام ہمبرگ

(۲) محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کھوکھر غربی گجرات از طرف ملک طارق احمد صاحب گلفام ہمبرگ

(۳) محترمہ محمودہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک طارق احمد صاحب گلفام، ہمبرگ

(۴) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب PINEBERG (H.H)

(۵) مکرم رشید احمد صاحب سکندر " "

(۶) مکرم فضل داد صاحب " "

(۷) مکرم مختار احمد صاحب

(۸) مکرم جلال الدین صاحب قاسم " "

(۹) مکرم عبدالمالک صاحب NEUNKIRCHEN

(نیشنل سیکرٹری تحریک جدید، جرمنی)

جلسہ سالانہ مغربی جرمنی

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا پندرھواں سالانہ جلسہ 1-2-3 جون کی تاریخوں میں ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

جرمنی سے مختلف تحریکات میں زیورات پیش

کرنے والے احباب و خواتین

(۱) محترمہ شفقت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم انیس احمد صاحب HANNOVER
ایک جوڑی طلائی کانٹے، ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد کوکا

(۲) محترمہ امۃ النسیم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب
بالیاں دو عدد (طلائی)

(۳) محترمہ مبشرہ رشید سکندر صاحبہ PINNEBERG
طلائی ہار ایک عدد، دو عدد کانٹے، ایک عدد انگوٹھی ۔

(۴) محترمہ امۃ الحکیم عفت صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد خان صاحب HAMBURG
ہار ایک عدد، ایک جوڑی کانٹے، ایک عدد انگوٹھی ۔

(۵) محترمہ منصورہ ندیم صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد صاحب HAMBURG
دو عدد کڑے، ایک عدد ہار، ایک جوڑی کانٹے، ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد کوکا، ایک عدد ہار چاندی، ایک جوڑی کانٹے، ایک عدد انگوٹھی۔

(۶) محترمہ رفعت اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز صاحب HAMBURG.
ایک عدد انگوٹھی ۔

(۷) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ابراہیم صاحب BADEN ، بالیاں ایک جوڑی

(۸) محترمہ شمیم سعید صاحبہ بالیاں جوڑی، انگوٹھی ایک عدد

(۹) محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد شیخ صاحب RODGAU
انگوٹھی ایک عدد

(۱۰) محترمہ ممتاز ملک صاحبہ SELIGN STADT ، انگوٹھی ایک عدد

(۱۱) محترمہ طلعت مجید باجوہ صاحبہ " " چوڑیاں دو عدد

(۱۲) محترمہ نور جہاں صاحبہ ELWANGEN ، انگوٹھی ایک عدد ۔

(۱۳) محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ضیاء الحق صاحب شمس PFORZHEIM
انگوٹھی ایک عدد طلائی، انگوٹھی ایک عدد چاندی

(۱۴) محترمہ راشدہ آصف صاحبہ ___ BITIG HEIM انگوٹھی ایک عدد

(۱۵) محترمہ بشریٰ انجم صاحبہ لاکٹ معہ زنجیر

(۱۶) محترمہ اہلیہ سلیمان صاحب TRIER انگوٹھی ایک عدد

(۱۷) محترمہ مبارکہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم جمال حبیب صاحب HEILBRONN
انگوٹھی ایک عدد (۱۸) محترمہ بیگم عائشہ اختر صاحبہ TRIER انگوٹھی ایک عدد

(۱۹) مکرم نصیر احمد خان صاحب منجانب الوینہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد خان صاحب OSNABRUCK
بالی ایک عدد (۲۰) محترمہ رفعت پروین صاحبہ BADKALSHAFEN نتھ ایک عدد

(عبدالرشید بھٹی۔ نیشنل سیکرٹری تحریک جدید)

احباب کی توجہ کے لئے

مکرم محمد افضل صاحب صدر جماعت WITZENHAUSEN نے تبلیغی مساعی کی خاطر ایک سو پچاس ۱۵۰ مارک ادا کر کے عربی رسالہ "التقویٰ" جاری کروایا ہے مالی حالت اچھی نہ ہونے کے باوجود انہوں نے یہ قربانی کی ہے اور احباب جماعت سے درخواست دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے۔ آمین۔

تاریخ احمدیت گواہ ہے، اخبارات اور دیگر جماعتی رسائل جن راہوں سے ہو کر آتے ہیں جب غیر کی نظر پڑتے ہیں تو انہیں اپنا بنا لیتے ہیں۔ وہ ڈاکیا احمدی ہو گیا جو ڈاک لیا کرتا تھا۔ وہ دوکاندار احمدی ہو گیا جس کی معرفت آیا کرتا تھا خود پڑھنے کے بعد جو دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں ایک صدقہ جاریہ ہے۔

جو خود پڑھنا نہیں جانتے تھے وہ تانگے بان، تانگے پر بیٹھے ہوئے مسافر سے درخواست کرتے، میں ان پڑھ ہوں بھائی جی یہ ایک صفحہ مجھے پڑھ کر سنا دینا۔ کیا کروں علمی لحاظ سے اندھا ہوں۔ جب صفحہ ختم ہوتا تو وہ پڑھنے والے کا شکریہ ادا کرتے۔ لیکن باقی سننے والے کہتے، بہت اچھی اور پیاری باتیں ہیں آگے بھی پڑھ کر سنائیں۔ اسی طرح وہ ان پڑھ تانگے بان بہت سی لوگوں کی راہنمائی کا موجب ہو گئے۔

آج جرمن زبان نہ جاننے والوں، عربی، انگریزی، فارسی اور روسی زبان نہ جاننے والوں کیلئے وہ تانگے بان مشعلِ راہ ہیں یہ جماعتی اخبارات اور رسائل ان کی توجہ اور مدد کے منتظر ہیں :

اخبار "بدر" قادیان خطبہ نمبر = ۵۵ مارک (اندازاً) سالانہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ، (روزانہ منگوانے کا خرچ) ۱۷۰ مارک (اندازاً) سالانہ

روزنامہ "الفضل" ربوہ (ہفتہ بھر کے اخبارات اکٹھے منگوانے کا اندازاً خرچ) = ۱۲۵ مارک

(مبشّر احمد باجوہ - نیشنل جنرل سیکرٹری، جرمنی)

تقریبِ آمین

مکرم داؤد خان صاحب صدر جماعت REGENSBURG کی بڑی بیٹی انمارہ خان نے پانچ سال کی عمر میں بفضلِ تعالیٰ قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن پاک کی دلی محبت عطا فرمائے اور قرآن کریم سے وابستہ فیوض و برکات کا وارث بنائے۔

ولادت: مکرم رانا سعید احمد خاں صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ اپریل ۹۰ء کو بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام جویریہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم رانا سعادت احمد خاں صاحب مرحوم سابق کارکن تحریکِ جدید کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمۂ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

قابلِ تقلید عمل

جماعت احمدیہ SELIGENSTADT نے خدمتِ خلق کیلئے سٹال لگایا

مکرم مبارک احمد عارف صاحب صدر جماعت کی رپورٹ کے مطابق جماعت SELIGENSTADT نے مورخہ ۳ مارچ ۹۰ء کو شہر کی انتظامیہ کی اجازت سے شہر کی مارکیٹ میں کھانے پینے کا سٹال لگایا۔ اس پر جمع ہونے والی تمام رقم KINDERTAGESSTÄTTE KLEIN KROTZENBURG کے لئے جمع کرا دی۔ شہر کی انتظامیہ اور دیگر معززین نے اس عمل کو بے حد پسند کیا اور اسے جاری رکھنے کو کہا۔ بعض لوگوں نے بغیر کوئی چیز لئے رقم دی شہر کے اخبار نے بھی اس سٹال کی خبر دی۔ اس موقع پر ایک تعارفی خط بھی تقسیم کیا گیا جس میں اپنے اور جماعت کے ساتھ ساتھ عوام کو یہ بھی دعوت عام دی گئی تھی کہ آؤ ہم سب مل کر مذہب اور قوم و مِلّت کو ایک طرف رکھتے ہوئے ان معذوروں اور مجبوروں کی مدد کریں جن کو آج ہماری مدد درکار ہے۔ اس سٹال سے جو بھی بچت ہوگی وہ سب کی سب معذوروں کیلئے دی جائیگی۔ اگر آپ ہمارے بارے میں جاننا چاہتے ہوں کہ ہم کون ہیں تو دیئے گئے فون اور پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

اس سوشل خدمت سے یا ایسے ہی خدمت کے دوسرے کاموں سے آپ جس شہر میں بھی رہائش رکھتے ہوں اپنے آپ کو متعارف کرا سکتے ہیں جس کے بعد لوگ خود بخود آپ کے بارے میں دریافت کریں گے اور تبلیغ کے مواقع پیدا ہوں گے۔ (نیشنل جنرل سیکرٹری)

انٹرنیشنل مجلس شوریٰ

انٹرنیشنل مجلسِ شوریٰ ۱۹۹۰ء انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ انگلستان میں زیر صدارت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقد ہوگی۔ صدرانِ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی جماعت کے ممبران سے مذکورہ بالا مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز حاصل کر کے ۲۵ مئی ۱۹۹۰ء تک مسجد نور فرینکفرٹ کے پتہ پر مکرم امیر صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔ یاد رہے کہ انٹرنیشنل مجلس شوریٰ میں صرف وہ تجاویز پیش کی جاتی ہیں جو انٹرنیشنل نوعیت کی ہوں۔ کسی ایک ملک یا مقامی جماعت کے بارہ میں تجاویز نہ پیش کی جائیں۔ ایسی تجویز ہو جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتِ احمدیہ کے لئے قابل عمل اور مفید ہو۔

(مبشّر احمد باجوہ - نیشنل جنرل سیکرٹری، جماعت احمدیہ جرمنی)

ضروری اعلان !

جیساکہ احباب جماعت کو علم ہے کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ترقی کے پیش نظر کام بہت زیادہ بڑھ چکا ہے۔ ان جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے بہت سے ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ خواتین وحضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آگے آئیں اور اپنے اوقات جماعتی امور کو سرانجام دینے کیلئے وقف کریں۔ صدران جماعت اپنی اپنی جماعت میں ورکرز، کارکنان تیار کریں اُن کو تربیت دیں۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی ہر شعبہ میں ممبران جماعت کو جماعتی کاموں کیلئے تیار کریں اور ان کو تربیت دیں۔ فارغ انصار بھائی اپنے اوقات جماعت کے لئے وقف کریں۔ جو کر سکتے ہوں اپنی باقی زندگی جماعت کیلئے وقف کریں آپ جہاں بھی رہائش رکھتے ہیں اپنی مقامی جماعت میں اپنے فارغ اوقات پیش کریں۔ اگر کوئی زیادہ دیر کیلئے وقف کر سکتے ہوں تو خاکسار کو آگاہ کریں خداتعالیٰ آپ کے اموال اور اوقات میں برکت ڈالے۔

(عطاء اللہ کلیم - نائب امیر، جماعت احمدیہ جرمنی)

صدران جماعت متوجہ ہوں

مغربی جرمنی میں موجود لجنات اور ناصرات کی تجنید جاننے کیلئے تمام جماعتوں کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنی جماعت میں موجود لجنات اور ناصرات کی صحیح تعداد اور یہ کہ وہاں لجنہ اور ناصرات کی تنظیم قائم ہے یا نہیں، بذریعہ خط بونا میس سینٹر نیشنل صدر کے نام اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (کوثر شاہین ملک، نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)

ضروری اعلان

(۱) بجٹ سال ۱۹۹۰ء ابھی تک بہت سی مجالس سے وصول نہیں ہوا

(۲) اجتماع انصار اللہ جرمنی پر تشریف لانے والے زعماء حلقہ جات، اور ناظمین علاقہ جات، اپنا مال کا ریکارڈ لے کر آئیں۔ مثلاً STATEMENTS اور اخراجات وغیرہ۔ تاکہ مرکز کے ریکارڈ کو مکمل کیا جاوے۔

(۳) جن زعماء نے گرانٹ لینی ہے وہ گزشتہ گرانٹ کے خرچ کے مکمل ریکارڈز لے کر آئیں۔ اس کے بغیر مزید گرانٹ نہیں دی جائے گی۔

سالانہ اجتماع - مجلس انصار اللہ جرمنی

الحمدللہ کہ اُس نے ایک بار پھر سالانہ اجتماع کی یہ تقریب سعید عطا کی ہے اور مجلس انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع ۵، ۶ مئی ۱۹۹۰ء کو منعقد ہو رہا ہے

متوقع ہے اس لئے تمام احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس مبارک موقعہ سے مستفیض ہوں اور جوق در جوق اس اجتماع میں شامل ہوں۔ تمام انصار بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ ان دنوں کے لئے ابھی سے فراغت اور رخصت کے انتظامات فرما رکھیں اور اپنی اپنی مجلس کو مطلع کر دیں۔ تمام مجالس اپنے ریجن کو اور تمام ریجنز مرکزی دفتر فرینکفرٹ کو مطلع کریں تاکہ قبل از وقت حاضرین کی تعداد کا علم ہو سکے اور اسی لحاظ سے قیام وطعام وغیرہ کے انتظامات مکمل کئے جاسکیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع کے مفید رنگ انعقاد اور بخیر وخوبی انجام پذیر ہونے کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبدالغفور بھٹی، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)

اعلان

تمام ریجنز / علاقہ جات / حلقہ جات / مجالس کی خدمت میں چند ضروری گذارشات:

(۱) شعبہ ہائے مال : گذشتہ سالوں میں سیکرٹریان مال کو جس قدر رقوم بلاتفصیل دی گئی ہیں۔ رسید نمبر کے حوالہ کے ساتھ تمام تفصیلات قائد صاحب مال مجلس انصار اللہ فرانکفرٹ کو بھجوائی جائیں۔ تاکہ مرکزی احکامات کی تعمیل ہو سکے۔

(۲) ماہنامہ انصار اللہ کے بقایا جات جن حضرات کے ذمہ ہیں وہ جلد ادا کر کے رسید کی فوٹو کاپی قائد صاحب اشاعت مجلس انصار اللہ فرنکفرٹ کو بھجوائیں۔

(۳) شعبہ ہائے تعلیم وتربیت : پرچہ امتحان نیز رپورٹ فارم عبادات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کی روشنی میں تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔ جن احباب تک ابھی نہ پہنچا ہو وہ اپنے ریجن سے یا مرکزی دفتر فرانکفرٹ سے طلب کریں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ۔ جرمنی)

گمشدہ پاسپورٹ

ایک پاکستانی پاسپورٹ بنام ارشد جاوید صاحب ولد عبداللطیف صاحب ساکن سیالکوٹ پاسپورٹ نمبر A 93 51 42 خاکسار کے پاس موجود ہے۔ رابطہ کریں۔

انوار احمد ملک 069-34 76 65

بقیہ : ندائے حق

جھوٹا ہو اور پھر معجزے بھی دکھلاتا ہو؟ اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ قتل کیا جائیگا اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح معجزے بھی دکھاتا تھا اور قتل بھی کیا گیا۔ اب یا تو یہ کہو کہ کتاب استثناء میں خدا نے موسیٰ سے ایک غلط معیار بیان کیا کیونکہ وہاں لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل ہوگا اور یہاں پر مسیح صادق و راستباز قتل کیا گیا۔ اور یا یہ کہو کہ خداوند خدا باپ نے موسیٰ سے سچ بولا لیکن پھر مسیح کو غیر صادق ماننا پڑے گا غرض پہلی صورت میں خدا پر کذب کا الزام آئے گا اور دوسری صورت میں خدا کا بیٹا غیر صادق ٹھہرے گا اور دونوں میں عیسائیوں کی شکست ہے ؎

بقیہ : یہ درد رہے گا بن کے دوا...

(پھر ان لوگوں نے) ایک جلوس نکالا اور پروگرام بنایا کہ ان کی دوکانوں اور مکانوں کو آگ لگا دو... تقریباً ۳ بجے کے قریب پانچ سات صد آدمیوں کا جلوس نعرے لگاتا ہوا ہماری طرف آنے لگا تو ہم نے انتظامیہ سے کہا جو کہ ہمارے درمیان کھڑے تھے لیکن کسی نے ایک نہ سُنی اور جلوس نے انتظامیہ کی شہ پر پتھر باری شروع کر دی۔ ہم نے انتظامیہ کو پھر کہا کہ آپ کے ہوتے ہوئے بھی زیادتی ہو رہی ہے جس پر انہوں نے بے بسی کا اظہار کیا۔ اتنے میں جلوس بھی قریب آ گیا۔... لیکن خدا کی مدد شامل حال رہی ... اس کے بعد یہ لوگ جلوس کی شکل میں تھانے گئے اور ان کو کارروائی کے لئے کہا جس پر ڈیوٹی مجسٹریٹ، ڈی ایس پی، اسسٹنٹ کمشنر پسرور اور تھانہ متعلقہ کا سارا سٹاف آ گیا اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہمارے ۱۳ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا اور گرفتاریوں کے لئے ہمارے گھروں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ جس کی وجہ سے غنڈے شہر میں دندناتے پھر رہے تھے ... گرفتاری کے بعد ہمارے گھروں کی تلاشی لی گئی اور ہمیں حوالات میں بند کر کے ان شیطانوں کو دکھایا گیا کہ یہ ہیں تمہارے ملزمان۔ اس طرح سے ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہمیں چار پانچ یوم حوالات میں رکھ کر جیل بھیج دیا گیا ... مولویوں کا ایک وفد بمعہ اللہ وسایا ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے سامنے پیش ہوا اور کہا کہ جیل میں یہ تو پکنک منانے آئے ہوئے ہیں جس پر ہمیں رات کے بارہ بجے سینٹرل جیل گوجرانوالہ منتقل کر دیا گیا ... پیارے آقا میں اس سے پیشتر نمازوں میں بہت ہی سست تھا اب خدا کے فضل و کرم سے پانچ وقتہ نماز ادا کرتا ہوں۔ جب یہ سوچا کہ کس جرم میں جیل آئے ہیں اگر وہ کام بھی نہ کریں تو جیل آنے کا کیا فائدہ اسی لئے جیل میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں ... لوگ اس حد تک متاثر ہیں کہ کہتے ہیں کہ آپ کو جو لوگ کافر کہتے ہیں وہ خود ہی کافر ہیں۔ اگر ساری دنیا آپ جیسی عبادت کرے تو دنیا پر کبھی کوئی ظلم نہ رہے ...۔" (اقتباس از خط مکرم ناصر احمد صاحب بٹ آف چونڈہ حال سینٹرل جیل۔ گوجرانوالہ)

بقیہ : ... پوری ہونے والی پیشگوئیاں

خوفناک زلزلہ بھی آیا۔ ایٹمی اسلحہ کا استعمال کیا گیا۔ پل بھر میں لاکھوں مر گئے زمین پر پیدا ہونے والے صنعتی انقلاب کی آسمان پر بھی تبدیلی محسوس کی گئی اور فضائی آلودگی یا POLLUTION کے مسائل پیدا ہوئے۔ مختلف تجربات اور فیکٹریوں کا دھواں آسمان پر اب اس صورت میں ہے کہ کسی بھی وقت کیمیات کی ہولناک بارش ہوگی جسے سائنسدان ACID RAIN کہتے ہیں۔ خدا کے مسیح نے اردو میں "آگ کی بارش" کے الفاظ اوپر والی تحریر میں لکھے ہیں جبکہ اس نوع کی اصطلاح سائنس میں موجود ہی نہ تھی اور انگریزی میں اصطلاح بعینہٖ اسی کا ترجمہ ہے۔ مغرب کے ذرائع ابلاغ اور عالمی تنظیمیں اس بارہ میں زور شور سے متنبہ کر رہی ہیں۔ جبکہ یہ ساری پیشگوئیاں اپنے ماضی اور حال میں یہ پیغام رکھتی ہیں کہ انسانیت خدا کے فرستادہ پر ایمان لائے۔ اپنی تخلیق کے مقصد و ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کی وہ معراج پائے کہ انسانوں میں خدائی صفات پیدا ہوں اور دنیا میں جنت نظیر معاشرہ قائم ہو جائے ؎

احمدیت کے مجاہد کارواں در کارواں ؞ اپنے سینے میں لئے تبلیغ کا عزم جواں
کہہ رہے ہیں ساری دنیا کو بہ صد درد نہاں ؞ اے مرے پیارو سنو یہ عرش کا پیغام ہے

احمدیت شاہراہِ غلبۂ اسلام ہے

بقیہ : حیاۃ طیّبہ

خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں۔ میرے واہمہ اور خواب میں بھی پھر مجھے وطن کا خیال نہ آیا"۔ (حیات نور الدین)

(؞ شعر کا ترجمہ: "یعنی اپنے وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا ورنہ تمہاری اہانت ہوگی اور تمہیں تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی"۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے جس رنگ میں حضرت اقدسؑ کا سلسلہ کے کاموں میں ہاتھ بٹایا اسکی نظیر اور کسی شخص میں نہیں ملتی۔ قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو عشق تھا اور حکمت میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، حضرت اقدسؑ نے اپنی کُتب میں آپ کی بہت تعریف فرمائی ہے چنانچہ آپ کے وصف میں حضرت اقدسؑ کا یہ شعر تو دریا بہ کوزہ کا مصداق ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

فخر الاسلام اور ملک سہیل احمد طارق بالترتیب خدام اور اطفال میں رننگ ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ خدام ڈبلز میں مقصود احمد طاہر اور ڈاکٹر وسیم احمد کی کامیابی

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت پہلا حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ مورخہ ۱۷، ۱۸ مارچ کو احمدیہ سینٹر (بونا میس) فرانکفرٹ میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس سے پہلے فرینکفرٹ اور ہمبرگ میں ریجنل سطح پر یہ ٹورنامنٹ منعقد ہوئے تھے جن میں پہلی چھ پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام اور اطفال نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ ہمبرگ سے ریجنل قائد مکرم ظہور احمد صاحب کی قیادت میں ۶ خدام و ۱۶ اطفال نے شرکت کی۔ اسی طرح برہمن سے صدر جماعت افتخار احمد صاحب بھٹی اور قائد مجلس STADE مکرم مبشر احمد صاحب کے ساتھ بھی ۲ خدام تشریف لائے۔ فرینکفرٹ ریجن کے کھلاڑی ریجنل قائد فرینکفرٹ مکرم مبشر احمد صاحب طاہر کی زیر قیادت شریک ہوئے۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۱۷ مارچ شام ۴ بجے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم فلاح الدین خان صاحب نے کیا۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد ٹورنامنٹ کا تعارف انچارج ٹورنامنٹ خاکسار رفیق اختر روزی ــــ مہتمم صحت جسمانی نے کروایا۔ بعد ازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دوران ٹورنامنٹ نظم و نسق برقرار رکھنے اور دیگر اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ افتتاحی دعا کے بعد صدر مجلس نے ٹیبل ٹینس کا کھیل کیساتھ افتتاح کیا۔ اس کے بعد ایک نمائشی میچ ہوا۔ بعد ازاں ٹورنامنٹ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ میچز رات ۹ بجے تک جاری رہے۔ ۱۸ مارچ کو صبح ۹ بجے میچز دوبارہ شروع ہوئے اور دوپہر ۱۲ بجے تک جاری رہے۔ ٹورنامنٹ کے دوران کل ۱۸۰ میچز کھیلے گئے۔ جنکی تفصیل یوں ہے: خدام سنگلز ۵۷۔ اطفال سنگلز ۷۵۔ خدام ڈبلز ۳۲۔ ساڑھے بارہ بجے اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی ہوئی۔ اس موقعہ پر خدام اور اطفال کے فائنل مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے بعد باقاعدہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد مہتمم صاحب صحت جسمانی نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ اسکے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کھیل کے ساتھ ساتھ بعض تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حضور کے حالیہ ارشاد عبادات اور پانچ بنیادی اخلاق پر خدام اور اطفال سے عہد لیا گیا اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ خدام اور اطفال میں سے اول آنے والے کھلاڑیوں میں رننگ ٹرافیاں تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح جیتنے والے تمام کھلاڑیوں کو خوبصورت کپ انعام میں دیے گئے۔ انعامات حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کے اسماء:

خدام سنگلز: اول: فخر الاسلام (F.F) دوم: مقصود احمد طاہر (F.F)

سوم: ڈاکٹر وسیم احمد (F.F)۔ خصوصی انعام: عثمان بھٹی (ہمبرگ)

خدام ڈبلز: اول: مقصود احمد طاہر + ڈاکٹر وسیم احمد۔

دوم: فخر الاسلام + اشرف احمد، سوم: طاہر محمود + عبدالمومن طاہر،

اطفال: اول: ملک سہیل احمد طارق (F.F) دوم: مظفر احمد باجوہ (F.F.)

سوم: اطہر اعوان (F.F)۔ خصوصی انعام: خالد چیمہ (ہمبرگ)

مہمان خصوصی مکرم چوہدری صاحب نے سر ظفر اللہ خان صاحبؓ کے حالات زندگی کے چند اہم اور سبق آموز واقعات سنائے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی جشن تشکر کے پروگراموں کی مساعی کو سراہا۔ آخر میں عہد دہرایا گیا اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (رفیق اختر روزی۔ مہتمم صحت جسمانی)

وضاحت

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کا سب سے پہلے اجراء زیر قیادت مجلس خدام الاحمدیہ فرینکفرٹ ہوا جبکہ اسوقت قائد مجلس مکرم بشارت احمد صاحب تھے۔ اخبار احمدیہ کے ماہ فروری کے شمارہ میں ایک رپورٹ میں نیشنل مجلس کے زیر اہتمام ہونے والے ٹورنامنٹ کو پہلا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد آل جرمنی سطح پر ہوا ہے۔ اس لحاظ سے یہ پہلا ملکی ٹورنامنٹ ہے۔

قائدین مجالس متوجہ ہوں

حضور اقدس کی طرف سے موصولہ ہدایت کی روشنی میں جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ جرمنی کو ایک پروگرام ارسال کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ:

- اس مرکزی پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ صد فی صد خدام و اطفال کو رمضان کے مہینہ کے دوران نماز باترجمہ سکھادی جائے۔
- صد فی صد خدام کو پنجوقتہ نمازوں کا عادی بنادیا جائے۔
- کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جسے نماز باترجمہ نہ آتی ہو اور جو نماز پنجگانہ ادا کرنے والا نہ بن گیا ہو۔
- ایک انفرادی رپورٹ فارم ارسال کیا گیا ہے جس میں ہر خادم / طفل خود اپنی روزانہ نمازوں کی حاضری لگائے گا اور نماز باترجمہ سیکھنے کی کیفیت کا اندراج کریگا۔ قائدین ہر ہفتہ اس فارموں کو چیک کریں اور ریمارکس دیں۔
- حضور اقدس کے خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کی روشنی میں خدام و اطفال سے یہ عہد لیں۔ عہد مندرجہ ذیل ہے:

○ میں نماز پر دوام اختیار کرونگا اور اس کے مطالب سیکھوں گا۔

○ میں قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا دستور بناؤں گا۔

(باقی صفحہ 29 پر)

مختصر رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ MONTABAUR

اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ ایک طفل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم بعشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ، پاکیزہ اخلاق اور دیگر موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ نظم پڑھنے والے طفل عزیزم عابد کریم نے آپؑ کے اخلاق حسنہ پر بڑی عمدہ تقریر کی۔ اجلاس میں مستورات اور بچوں نے بھی حصہ لیا۔

اس موقعہ پر کیرم بورڈ کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مقابلہ جات میں ۳ اطفال، ۸ خدام اور ایک ناصر نے حصہ لیا۔ سب سے چھوٹے طفل عزیزم کاشف کریم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ دوم آصف کریم اور سوم مقصود احمد صاحب شاہد رہے۔ تمام دن خوب رونق رہی۔ آخر پر دعا کے ساتھ اجلاس کی کاروائی ختم ہوئی۔

(عبدالکریم۔ صدر جماعت MONTABAUR)

سانحہ ارتحال

خاکسار کے والد محترم قاضی محمد صادق صاحب، لاہور پاکستان میں مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب وخواتین سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عارف جمال صدیقی۔ آوگس برگ)

شکریہ احباب

گذشتہ دنوں ہمارے محترم بھائی جان مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف چک سکندر (گجرات) حال کراچی کی المناک وفات کے پر ملال موقعہ پر متعدد احباب کرام نے بذریعہ خطوط وٹیلی فون ہم سے دلی اظہار ہمدردی کیا۔ چونکہ فرداً فرداً ہر دوست کا شکریہ ادا کرنا ایک مشکل امر ہے اس ہم بذریعہ اخبار احمدیہ تمام دوستوں کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس نازک مرحلہ پر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

(عبدالسلام، عبدالمنان MÜNSTER)

●●●

اشتہار

توجّہ فرمائیں

دنیا کی تمام تر اقتصادی ترقی کا انحصار آج کے دور کے جدید نظام انشورنس پر ہے۔ بالفاظ دیگر آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ انشورنس مادی ترقی کی عمارت کے لئے بنیادی درجہ رکھتی ہے۔ انشورنس عام انسان کی روزمرہ زندگی کو معاشی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ مثلاً آپ سے غیرارادی طور پر کسی دوسرے شہری کا نقصان ہوجاتا ہے جس کو مالی طور پر پورا کرنا آپ کے لئے نہ صرف مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہوسکتا ہے۔ یہاں کا قانون ہر حالت میں آپ کو اس کی ادائیگی کا پابند کرتا ہے لیکن PRIVAT HAFTPFLICHT VER ہونے کی صورت میں یہ نقصان انشورنس ادا کرے گی۔ اسی طرح آپ حق پر ہوتے ہوئے بھی وکیل اور عدالتوں کے اخراجات کی وجہ سے اپنی حق تلفی قبول کر لیتے ہیں، لیکن RECHTSSCHUTZ کے ذریعہ آپ اپنے حقوق کیلئے قانونی تحفظ حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح گاڑی کی انشورنس، گاڑی خراب ہونے کی صورت میں SCHUTZ BRIEF، گھر کی انشورنس (پانی، بجلی، چوری اور شیشہ ٹوٹنے کی صورت میں) سیونگ سکیم، حادثاتی انشورنس، بیماری کی پرائیویٹ انشورنس۔ بنکوں سے قرضے وغیرہ لینے کے لئے، کونسی انشورنس پالیسی ہونے کی صورت میں آپ کو کیا مالی فوائد ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں میری پیشہ ورانہ رائے آپ کو ایک بہتر فیصلہ پر پہنچنے میں مدد دے گی۔ یہ خدمات آپ کیلئے یقیناً سہولت اور آسانی کا باعث ہونگی۔ میں ایک معروف انشورنس کمپنی کا تربیت یافتہ مستقل نمائندہ ہوں۔

شاہد عباسی SHAHID ABBASI — EMDENER STR. 25 — 6230-FRANKFURT — TEL. 069-38 76 73.

مے فیئر MAYFAIR REISEN GMBH

Münchener Straße 11
6000 Frankfurt am Main 1

Telefon (069) 23 22 41
Telex 411934
Telefax (069) 23 70 60

Telegrammadresse:
mayfairreisen

Mayfair Reisen GmbH · Münchener Straße 11 · 6000 Frankfurt am Main 1

عید مبارک

● عید الفطر کے مبارک موقعہ پر ہم اپنے کرم فرماؤں اور ہم وطنوں کی خدمت میں "دِلی عید مُبارک" پیش کرتے ہیں

گذشتہ چودہ ۱۴ سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش، سب سے بڑھ کر

قابلِ اعتماد ادارہ

مے فیئر ٹریول ..... فرنکفرٹ

پاکستان ... لندن ... نیویارک و دیگر ممالک کی ائرٹکٹ ہم سے حاصل کریں، براستہ جدّہ عُمرہ کرتے ہوئے کراچی، لاہور، اسلام آباد جانے والوں کے لئے کرایہ میں **خصوصی رعایت**

● ہم سے ائرٹکٹ بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کے علاوہ اب پاکستانی تین سال پُرانا **عُمدہ اصلی باسمتی چاول** (۶۰ مارک میں ۱۰ کلو) گھر بیٹھے ہماری ہوم ڈلیوری سروس، کی سہولت کے تحت حاصل کیجئے ۔ آرڈر ملنے پر فوری ڈلیوری۔ شادی و دیگر تقاریب کیلئے

چاول کی قیمت میں خصوصی رعایت

منجانب: اقبال ڈی خان .... مے فیئر ٹریولز

بقیہ : نقطۂ نظر

کا یہ قول کہ سچی اور سیدھی بات کیا کرو اپنی جگہ، صحافت کے اصولوں کو بھی چھوڑیے کہ جس کا پہلا اصول یہ ہے کہ صحافی کا قلم سچ کے موتی پروتا ہے، جو دیکھا وہی بیان کیا۔ یہ سب قانون اپنی جگہ، انکا کوئی پاس نہ بھی کیا جائے، لیکن کم ازکم اپنی کہی ہوئی بات تو یاد رکھنی چاہیئے۔ یہ تو عام معزز سوسائٹی کا اصول ہوتا ہے، کُجا یہ کہ ایک نمونہ کے طور پر پیش ہونے والے قوم کے افراد کا یہ حال ہو کہ سچ کو بھی جھوٹ بنا کر پیش کریں۔

کیا میں بہت سے قارئین کی طرح یہ پوچھنے پر حق بجانب نہیں ہوں کہ روزنامہ جنگ کی کس خبر پر یقین کیا جائے۔ اوپر لکھی ہوئی یا نیچے جو درج ہیں:

○ "صوبے بھر میں قادیانیوں کی نگرانی کا حکم دے دیا گیا"

"قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل کیا جائے" حکومت پنجاب کی طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو حکم،

(روزنامہ جنگ لندن ۲۱ اپریل ۱۹۸۹)

○ "کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر قادیانی گرفتار" ساہی وال میں ۲۳ قادیانیوں کو جیل بھجوا دیا گیا۔ "قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھنے پر چار قادیانیوں کے خلاف مقدمہ"۔ (روزنامہ جنگ لندن ۲۷ فروری ۱۹۸۵ء)

○ ———— ملک بھر میں قادیانیوں کی جائیداد اور مالی پوزیشن کا جائزہ شروع کر دیا گیا، اس سروے کی نگرانی وفاقی حکومت کی ایک تحقیقاتی ٹیم کر رہی ہے۔ (روزنامہ جنگ ۱۹ مئی ۱۹۸۴ء)

○ قادیانی ملازمین کی سکریننگ۔ (روزنامہ جنگ لندن ۲ جنوری ۸۵ء)

○ قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے پر دفتر روزگار کا مینجر گرفتار، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۹ قادیانیوں کو جیل بھجوا دیا گیا۔ (روزنامہ جنگ لندن ۲۴ مئی ۸۴ء)

مجھے تو اس پر "لال کتاب" یاد آگئی۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص مولوی صاحب کے پاس فتویٰ لینے گیا کہ مولوی اگر دو بیل آپس میں لڑ پڑیں اور ایک بیل دوسرے کو مار دے تو اس پر کیا ارشاد ہے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے جانور ہیں آپس میں ٹکرا کر ہو جاتی ہے، اس میں کسی کا کیا قصور یا کسی کو کیا ہرجانہ۔ اس پر اس آدمی نے کہا پھر میرے بیل نے آپ کے بیل کو مار دیا ہے۔ اس پر مولوی صاحب فوراً فرمانے لگے ٹھہر ٹھہر جا۔ اور اپنے بچے سے کہنے لگے، بچہ ذرا لال کتاب، یعنی ہمارے قانون کی کتاب لانا۔ پھر مولوی صاحب لال کتاب نکال کر پڑھنے لگے۔ "لال کتاب فرماتی ہے کہ بیل کے بدلہ بیل دو، اس کے علاوہ پچاس روپیہ ہرجانہ بھی ادا کرو"۔ ع ———

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا!

(نصیر احمد شاہد، OBERFLÖRSHEIM)

ضروری اعلانات

(۱) جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ مئی سنہ ۱۹۹۰ء کو کولون مشن میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اجلاس کی کارروائی بعد نماز جمعہ شروع ہو جائے گی۔ تمام نمائندگان شوریٰ سے پابندی وقت کی درخواست ہے۔

(۲) جرمنی میں حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کوئی بھی صدر جماعت یا دیگر سیکرٹریان صدر کے نام کی مہر بنا کر استعمال نہیں کریں گے۔ تاحکم ثانی یہ فیصلہ قائم ہے۔ اس لیے تمام صدران کرام سے درخواست ہے کہ اس کی پابندی کریں۔ اسی طرح مرکزی (فرانکفرٹ یا دیگر ریجنز) لیٹر پیڈ کو بھی متعلقہ کارکنان ہی استعمال کریں۔ اس ضمن میں مستقبل قریب میں نئی پالیسی کے بارہ میں صدران کرام کو آگاہ کیا جائے گا۔

(۳) جیسا کہ تمام احباب کو علم ہے کہ جماعت جرمنی مختلف ریجنز میں منقسم ہے اور ہر ریجن میں امیر/مشنری صاحبان موجود ہیں۔ اس لیے جماعتی امور اور دیگر مسائل کیلئے متعلقہ ریجنل امیر/مشنری صاحب کی طرف رجوع کیا جائے۔ دیگر خط و کتابت اور رپورٹس ریجنل امیر صاحب کو مخاطب کر کے ان کو ارسال کی جائیں۔ جو امور امیر ملک سے متعلق ہوں صرف وہ امیر صاحب کو ارسال کیے جائیں۔

(نوٹ: فرانکفرٹ ریجن کی تمام جماعتیں اپنے ریجنل امیر مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کے نام خط و کتابت فرمائیں)

(۴) اپنے حالات سے مجبور بعض احباب کرام چندے میں کمی کروانے کے لیے مکرم امیر صاحب کے نام درخواست ارسال کر دیتے ہیں۔ ایسی درخواستیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام معرفت مکرم امیر صاحب آنی چاہیئں۔ واضح رہے کہ خلیفۃ المسیح ہی اس کی منظوری دے سکتے ہیں۔ کوئی اور اس کا مجاز نہیں۔

(۵) جب بھی کوئی عہدیدار مستقل طور پر اپنی جماعت سے کسی دوسری جگہ منتقل ہو تو ان کی جگہ صدر صاحب جماعت، نامزدگی کی بجائے انتخاب کروا کر فوری طور پر امیر صاحب سے منظوری حاصل کیا کریں۔ (نیشنل جنرل سیکرٹری)

انتقال پُرملال

مکرم مبارک احمد صاحب آف کاسل کے والد محترم پاکستان میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے، نیز پسماندگان کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نقطۂ نظر

یہ صفحہ ایسے خطوط کے لیئے مخصوص ہے جن کا تعلّق معاشی، معاشرتی، سماجی مذہبی اور دیگر مسائل سے ہے، اپنا نقطۂ نظر اور خیالات دوسروں تک پہنچا نے کے لیئے قلم اٹھائیے۔ تاہم آپ کی رائے سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں ہے

مکرمی ایڈیٹر صاحب ! السلام علیکم

چند دن ہوئے میں بازار سے گزر رہا تھا۔ دیکھتا ہوں کہ دو خواتین برقعہ پہنے جا رہی تھیں۔ ان کے پردہ کے انداز میں ایک ایسا وقار اور رعب تھا کہ جہاں مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ احمدی خاتون جا رہی ہیں وہاں مجھے اسلام کی ان عظیم مجاہدہ صحابیہ کی یاد آگئی جنہوں نے اسلام کیلئے عظیم قربانیاں دیں میرا ذہن ابھی اسی خیال کی طرف لوٹا ہی تھا کہ چلتے چلتے میں نے یہ آواز سنی ایک عورت دوسری سے پوچھتی ہے۔ یہ (عورتیں) ڈاکوؤں کی طرح ہیں انہوں نے منہ چھپا رکھا ہے۔ یہاں تو آزادی ہے اور یہ بے چاری .... ابھی اس نے بات ختم نہیں کی تھی کہ دوسری بولی نہیں نہیں میں جانتی ہوں ان کو ایک فیملی میری واقف ہے۔ سال پہلے میں نے بھی اسی طرح کی عورت سے پوچھا کہ تم نے چہرہ کیوں چھپا رکھا ہے تو اس نے مجھے گھر پر بلا کر لمبی تقریر کی لیکن اس کی باتیں ایسی تھیں کہ جو دل کو سچی لگیں۔ مجھے کہنے لگی کہ دیکھیں پردہ عورت کے تحفظ کیلئے ہے۔ آپ تجزیہ کریں کہ برائیوں کی شرح کہاں زیادہ ہے۔ ایک پردہ والے معاشرہ میں یا بے پردہ معاشرہ میں؟ عورت حقیقی مظلوم کہاں ہے؟ سب سے زیادہ عورت کو طلاقیں کہاں ہوتی ہیں؟ سب سے زیادہ عورت کو جنسی ہوس کا نشانہ کہاں بنایا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ عورت نے لاوارث بچوں کو کہاں جنم دیا؟ ان بچوں کا قصور کیا ہے جنہیں یہ بھی علم نہیں کہ ان کی ماں اور باپ کون تھے؟ یہ پردہ ہماری حفاظت کی ایک دیوار ہے اور پھر باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ ہم نے جرمنی کو اسلام کیلئے فتح کرنا ہے اور پھر یہی پردہ آپ یا آپ کی نسلیں کریں گی۔ ان باتوں پر میں اس کے سامنے تو نہ ہنسی لیکن دل میں بہت ہنسی کہ عورت باتیں کیسی کر رہی ہے۔ یہ پردہ ورہ دو چار دن کی بات ہے خودبخود ہی دوسری عورتوں کو دیکھ کر چھوڑ دے گی۔ لیکن سال ہو گیا ہے۔ جب بھی میں اسے دیکھتی ہوں مجھے ہی شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

ایسی گفتگو سننے کے بعد میرے دل کی جو کیفیت تھی وہ تو بیان نہیں کر سکتا لیکن مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو جو عزم دیا ہے اور پردہ کا جو نمونہ وہ اس معاشرہ میں دکھا رہی ہیں باوجود اس کے کہ بعض اوقات بڑی الجھن اور تکلیف اٹھانا پڑتی ہے مگر میں سلام کرتا ہوں اپنی ان ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو جو یہ عزم صمیم لیکر یہاں آئی ہیں کہ ہم نے اس ملک میں اسلامی پردہ رائج کرنا ہے اور اس ملک کو اسلام کیلئے فتح کرنا ہے۔ یہ وہ بنیادی اینٹیں ہیں جن پر عمدہ عمارت تعمیر ہو گی اور یہ ہیں وہ جنہیں اسلام کے دور ثانی کی تاریخ ویسے ہی یاد رکھے گی جیسے آج ہم دورِ اولیٰ کی ان صحابیہ کو عزت کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور کتنی باوقار اور اعلیٰ تربیت یافتہ ہو گی وہ اولاد جو ان کے کوکھ سے جنم لے گی کیونکہ جو قوم خدا کی تائید کے ساتھ یہ عزم لیکر اٹھے کہ ہم نے دنیا کو اپنی ڈگر پر ڈالنا ہے کون ہے جو انہیں شکست دے سکتا ہے۔ والسلام

الطاف شاہد

مکرم ایڈیٹر صاحب ! السّلام علیکم !

میرے سامنے روزنامہ جنگ ۳،۴ مارچ ۱۹۹۰ء کا شمارہ پڑا ہے میں اپنی عادت کے مطابق سب سے پہلے اداریہ والا صفحہ پڑھتا ہوں۔ اس دفعہ جو اداریہ لکھا گیا ہے اس کی ہیڈنگ ہے۔ "پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق" اداریہ اس طرح شروع ہوتا ہے: وفاقی حکومت نے امریکی دفتر خارجہ کی سالانہ رپورٹ کے ان حصّوں کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے جن میں پاکستان میں انسانی حقوق بالخصوص اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں الزامات لگائے گئے ہیں۔ ہفتہ کے روز حکومتِ پاکستان کے ترجمان نے اسلام آباد میں بتایا کہ مذکورہ رپورٹ میں احمدیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے بارے میں جو باتیں کہی گئی ہیں وہ قطعاً بے بنیاد ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان الزامات کے ذریعہ حکومت کی توجہ اہم مسائل سے ہٹانا مقصود ہے۔ پاکستان میں بعض حکومتوں کے دور میں سیاسی مخالفین کے حقوق کسی نہ کسی حد تک ضرور پامال ہوئے ہوں گے، لیکن جہاں تک مذہبی اقلیتوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھے جانے کا تعلق ہے، اس کا خدا کے فضل سے ہمارے معاشرہ میں کبھی بھی تصور نہیں کیا گیا جس کا سب سے بڑا اور ناقابل تردید ثبوت اس حقیقت سے ملتا ہے کہ آزادی کے بعد بیالیس برسوں میں مسلم اکثریت اور کسی مذہبی اقلیت کے درمیان ایک بھی فساد نہیں ہوا۔"

اس پہ ہم کیا، وقت ہی بہتر تبصرہ کرے گا لیکن جہاں تک روزنامہ جنگ میں متذکرہ بالا خبر لکھے جانے کا تعلق ہے وہاں ایک بات تو بہرحال یاد رکھ لینی چاہیئے تھی کہ اگر سب کچھ جائز، سب اچھے کی رپورٹ ہی سہی مانا کہ قرآن

(بقیہ صد 45 پر)

جلسہ سالانہ کی بنیادی اغراض

اور

ان کا لازمی تقاضا

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی بنیاد جن ارفع و اعلیٰ دینی مقاصد کے پیشِ نظر رکھی گئی تھی، خلاصتہً انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، اور وہ یہ ہیں:

پہلی بنیادی غرض یہ ہے کہ تا افرادِ جماعت کی معلومات دینی وسیع ہوں، ان کا علم اور معرفت ترقی پذیر ہو، وہ یقین کامل سے مالا مال ہوکر ذوق وشوق اور ولولۂ عشق سے ہمیشہ سرشار رہیں۔ مراد یہ کہ ان میں ایسی پاک تبدیلی رونما ہو کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی پڑے اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دِل پر غالب آئے اور انہیں ایسی حالت انقطاع میسر آجائے کہ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

دوسری بنیادی غرض یہ ہے کہ تا دنیا بھر میں دینِ حق کو غالب کرنے کی تدابیر حسنہ سوچی جائیں اور انہیں بروئے کار لانے کے ذرائع پر غور کیا جائے۔

تیسری بنیادی غرض یہ ہے کہ اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی طور پر دعائیں کرکے تائید ونصرتِ الٰہی کے حصول کیلئے اپنے قادر وعزیز اور قدیر و مقتدر خدا کے حضور گریہ وزاری کی جائے، کیونکہ سب کچھ اسی کی دی ہوئی توفیق پر منحصر ہے نہ کہ ہماری اپنی تدبیروں اور کوششوں پر۔

خود جلسہ سالانہ کی ان ہر سہ اغراض کا بتمام وکمال پورا ہونا خدائی تائید ونصرت کے بغیر ممکن نہ تھا اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ان اغراض کی تکمیل کیلئے اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیب انسانوں کے لئے بہت درد والحاح سے دعائیں کیں اور انہیں یہ تسلّی دی کہ

"اس جلسہ میں ایسے حقائق ومعارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدر گاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے"

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں چنانچہ اس مبارک ومقدس جلسہ کی ہر سہ بنیادی اغراض بتمام وکمال پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ اس میں اہم دینی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر سے وہ سماں بندھتا ہے کہ ہر دل یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتا کہ علوم ومعرفت کے دریا بہہ رہے اور روحوں کو سیراب کر رہے ہیں، دِل یقینِ کامل سے مالا مال اور ذوق وشوق اور ولولۂ عشق سے سرشار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ دِلوں پر اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایسا غلبہ واستیلاء پکڑتی ہے کہ حالت انقطاع میسر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ بالخصوص دنیا بھر میں دینِ حق کے غلبہ کی مہم میں نئی کامیابیوں، کامرانیوں، پیشقدمیوں اور خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا ذکر سن کر روحوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح درد اور سوز میں ڈوبی ہوئی اجتماعی دعائیں نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

جلسہ تو ہر سال ہی عظیم الشان برکات لے کر آتا ہے اور اس میں شرکت کرنے والے لاکھوں انسان ان عظیم الشان برکات سے مستفیض بھی ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نئی نسل سے تعلق

رکھنے والے نوجوانوں اور بچوں کو اور اسی طرح جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی جلسہ سالانہ کی عظمت واہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات سے آگاہ کر کے یہ احساس دلایا جائے کہ وہ بھی اس چشمۂ شیریں سے جی بھر کر سیراب ہوں ایسا نہ ہو کہ جہاں دوسرے لوگ برکتوں رحمتوں اور فضلوں سے مالا مال ہو کر لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں وہاں اپنی لاعلمی اور نادانی سے ان نوواردوں کی واپسی اس حال میں ہو کہ وہ تہی دامن اور خالی ہاتھ ہوں۔ وہ حسرت ناک محرومی سے اسی صورت میں بچ سکتے ہیں کہ وہ اس مقدس الٰہی جلسہ سالانہ کو میلہ کا رنگ نہ دیں۔ بازاروں میں گھوم کر اپنا وقت ضائع نہ کریں یا رہائش گاہوں میں مجلسیں لگا کر تضیع اوقات کے مرتکب نہ ہوں بلکہ جلسہ کے تمام اجلاسوں میں ہمہ وقت موجود رہ کر علماء سلسلہ کی تقاریر اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پر معارف ارشادات کو پوری توجہ اور انہماک سے سنیں اور انہیں ذہن نشین کرنے کے ساتھ ساتھ دل میں جگہ دیں اور بقیہ اوقات کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں اور وہ کچھ پائیں جو ان کے دوسرے لاکھوں بھائی پاتے ہیں ادھر ادھر گھوم کر اپنے وقت کو ضائع کرنے والے اس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض نہیں ہو سکتے۔ اسی لیئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے:

"سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے، پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا"۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

داعیان الی اللہ کے لیے

شہروں کی نسبت دیہات کی طرف زیادہ توجہ ہو

شہروں کی نسبت دیہات کی طرف زیادہ توجہ ہو کیونکہ گاؤں کے لوگ شہریوں کی نسبت زیادہ صاف اور خدا ترس اور نیک ہوتے ہیں ان کی طرف رجوع کرنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کیئے جاویں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو امید ہے کہ سمجھ لیں گے"۔

ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۸

استغفار، توبہ، دینی علوم سے واقفیت اور دعا

یہ وہ ضروری امر ہے جس کی ابتداء سے آخر تک ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر دعوت الی اللہ کا کام نہیں ہو سکتا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ۔ کا سبق ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا۔ سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔ اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو، خواہ وہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳

پس اے داعیان الی اللہ آگے بڑھو کہ فتح ونصرت کے دن قریب تر ہیں ہمارے لیئے ہمارے پیارے آقا کی دعائیں ہیں

"تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد والم سے تر ہیں مرے سجود وقیام کہنا"

جلسہ سالانہ مغربی جرمنی میں شرکت کرنے والے دوست

یاد رکھیں کہ

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر
ہزاروں کی تعداد میں طیور احمدیت
ناصر باغ میں جمع ہوں گے ۔ اس روحانی اجتماع کی برکات سے پورے طور پر مستفیض ہونے کیلئے بطور یاد دہانی چند گزارشات پیش خدمت ہیں :

۱۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کو ہروقت ذہن میں رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں ۔

" جلسہ سالانہ کے دوران آپ نے شور نہیں کرنا ، آوازے نہیں کسنا جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے ، نظریں نیچی رکھنی ہیں ، زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے ، چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا ۔ خدا کے حضور ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے " اللہ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنا ہے ۔

۲۔ آپ سے گذارش ہے کہ مع اہل و عیال جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں تاکہ آپ ان دعاؤں کے وارث بنیں جو حضرت مسیح علیہ السلام نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں ۔

۳۔ صدر صاحبان حتی الوسع ایسے احباب کو سال جلسہ پر ناصر باغ لانے کی کوشش کریں جنہوں نے مالی تنگی کے باعث تاحال جرمنی کے کسی جلسہ سالانہ میں شرکت نہیں کی ۔

۴۔ اپنے سفر کا آغاز دعاؤں سے کریں ، دوران سفر بھی دعائیں کرتے رہیں اور جلسہ کے ایام میں عجز و انکسار کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرنا نہ بھولیں ۔ ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھیں

۵۔ آپ کا لباس بے شک سادہ ہو لیکن صاف ستھرا ہونا چاہیئے اسلامی پردے کی پوری پوری پابندی کی جائے ۔

۶۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کیلئے یہاں جمع ہوتے ہیں اس لیئے ذکر الٰہی کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ۔ ہمارا دوسرا بڑا مقصد اپنی دینی معلومات کو بڑھانا ہے اس لیئے ہمیں چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں مقررہ وقت پر پہنچیں ، بلا وجہ اور بلا سبب جلسہ گاہ سے باہر کھڑے رہنا یا جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے جانا یا ادھر ادھر کی باتوں میں لگے رہنا ہرگز درست نہیں ۔ ہمیں ہر تقریر پوری توجہ سے سننی چاہیئے تاکہ ہماری معلومات اور معرفت میں ترقی ہو اور جلسہ میں شمولیت کی غرض پوری ہو ۔

۷۔ جلسہ میں آتے جاتے اسلامی آداب کے ماتحت ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کریں ، نیز مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کے لیئے جو ہدایات جاری ہوں ان کی پوری پابندی کریں ۔

۸۔ اتنے بڑے ہجوم میں جب تک ہر شخص صفائی کا خاص خیال نہ رکھے صفائی کا صحیح انتظام نہیں ہوسکتا اس لیئے ان ایام میں آپ اپنی قیام گاہ پر بھی اور راستہ پر چلتے ہوئے بھی صفائی کا پورا خیال رکھیں ۔ خالی ڈبے ، لفافے ، پھلوں کے چھلکے وغیرہ جگہ جگہ پھینکنے سے احتراز کریں ۔

۹۔ جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کرکے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں ۔

۱۰۔ اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہے غیر ضروری سامان کپڑے یا زیور نہ لائیں ، البتہ کمبل اور تکیہ اپنے ہمراہ ضرور لائیں ۔

ہمارا جلسہ سالانہ

اور

احمدی خواتین کا فرض

جلسہ سالانہ کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ میں قادیان میں ہوئی۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ملک میں ملک گیر پیمانہ پر جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتوں کا نزول ہوتا ہے میر جماعتِ احمدیہ جرمنی کا 15/ سالانہ جلسہ ہے جو ناصر باغ گروس گیراؤ میں ۱-۲-۳-جون ۹۰ء کو منعقد ہو رہا ہے اور توقع ہے کہ گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں خواتین اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں گی، جلسہ سالانہ پر آنے کی سب سے بڑی غرض تقاریر کا سننا ہوتا ہے خواہ وہ مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہو رہی ہوں یا زنانہ جلسہ گاہ میں عورتیں کر رہی ہوں۔ بڑی محنت سے تقریریں اس لئے تیار کی جاتی ہیں کہ عورتیں اور لڑکیاں اس کوشش۔ ان کا علم بڑھے اور ان کی تربیت ہو اور وہ اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھال سکیں۔ اگر وہ توجہ سے ان تقاریر کو سُنیں گی ہی نہیں تو عمل کیسے کریں گی۔ پس اگر آپ نے جلسہ پر آنا ہے اور آپ کو ضرور آنا چاہیئے تو یہ عہد بھی کر کے آئیں کہ ہم جلسہ سننے کی غرض سے جا رہے ہیں۔ اور ہر قیمت پر توجہ سے جلسہ سنیں گے۔

جلسہ گاہ میں جب تقریریں ہو رہی ہوں، ہر خاتون یہ عزم کر کے آئے کہ باتیں نہیں کریں گی، کسی سے ملنے کیلئے نہیں اٹھیں گی، قطاروں میں چلیں گی، جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جائیں گی۔ کارکنات کے ساتھ سخت کلامی نہیں کریں گی، بچوں کو اپنے پاس بٹھائیں گی، اگر راستہ رکا ہوا ہے تو انتظار کریں گی، دھکے دیکر آگے نہیں جائیں گی۔

صفائی کا بہت خیال رکھیں، راستوں میں غلاظت نہ پھیلائیں ہر عورت سے درخواست ہے کہ وہ پلاسٹک کی تھیلی اپنے ساتھ لائے، دوران جلسہ کچھ کھانا ہو تو چھلکے وغیرہ تھیلی میں ڈال کر کوڑے کیلئے مخصوص بڑے پلاسٹک لفافوں میں ڈالیں۔ بیت الخلاء کو صاف رکھیں بچوں کیلئے پلاسٹک کے جانگیہ ساتھ لائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی پر بہت زور دیا ہے۔ خود صاف رہیں جگہ کو صاف رکھیں، قیام گاہ اور جلسہ گاہ اور نہ ہی راستوں میں آپ کی وجہ سے گندگی پھیلے، غیر ضروری کپڑے اور زیور ساتھ نہ لائیں، بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔ بچوں کی ہمہ وقت نگہداشت رکھیں۔ جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اطمینان اور وقار سے کام لیں۔

جلسہ سالانہ پر کام کرنے سے انسان بہت سی برکتوں کو حاصل کرتا ہے، اس لیے جلسہ کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے اپنا نام ڈیوٹی کیلئے پیش کریں۔ جو کارکنات ڈیوٹی پر موجود ہوں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ جلسہ گاہ کا نظام درہم برہم کر کے اسٹیج پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

اصل چیز دعا ہے، ابھی سے دعاؤں میں لگ جائیں کہ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والیوں کو جلسہ سالانہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے، اور ان برکتوں سے حصہ پانے والی ہوں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کیا ہے۔ آمین،

پروگرام

۱۵ واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی بمقام گروس گیراؤ

۱،۲،۳ جون ۱۹۹۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

جمعۃ المبارک ، ۱ جون

۱۴-۰۰	تا	۱۵-۳۰	جمعہ و نماز عصر	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۶-۰۰	تا	۱۶-۱۵	تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ	
۱۶-۱۵	تا	۱۶-۳۰	نظم	
۱۶-۳۰	تا	۱۸-۳۰	افتتاحی خطاب	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہفتہ ، ۲ جون

اجلاس اوّل

۹-۳۰	تا	۹-۴۰	تلاوت قرآن مجید معہ ترجمہ	
۹-۴۰	تا	۹-۵۰	نظم	
۹-۵۰	تا	۱۰-۲۵	تقریر	تربیت اولاد - از مکرم مبارک احمد ساقی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
۱۰-۲۵	تا	۱۰-۳۰	نظم	
۱۰-۳۰	تا	۱۱-۰۰	تقریر	اسلامی عائلی زندگی کے تقاضے - از مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت مغربی جرمنی
۱۱-۰۰	تا	۱۳-۰۰	تقریر حضور اقدس (زنانہ جلسہ گاہ سے مردانہ جلسہ گاہ میں ریلے کی جائے گی۔)	
۱۳-۰۰	تا	۱۵-۰۰	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر	
۱۵-۳۰	تا	۱۶-۳۰	جرمن پروگرام	(اجلاس دوم)

سیرۃ النبیؐ سیشن (اجلاس سوم)

۱۶-۳۰	تا	۱۶-۳۵	تلاوت قرآن مجید معہ ترجمہ
۱۶-۳۵	تا	۱۶-۴۰	نظم
۱۶-۴۰	تا	۱۷-۱۰	تقریر صحابہ کا عشق رسولؐ - از مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی
۱۷-۱۰	تا	۱۷-۱۵	نظم
۱۷-۱۵	تا	۱۷-۴۵	تقریر انک لعلیٰ خلق عظیم - از مکرم زبیر احمد صاحب
۱۷-۴۵	تا	۱۷-۵۵	نظم
۱۷-۵۵	تا	۱۸-۳۰	تقریر - شان خاتم النبیینؐ از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم بشارت احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ

اتوار ، ۳۰ جون

اجلاس اول

۹-۳۰	تا	۹-۴۰	تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ
۹-۴۰	تا	۹-۵۰	نظم
۹-۵۰	تا	۱۰-۲۵	تقریر - ظہور مہدی و موعود اقوام عالم - از مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ
۱۰-۲۵	تا	۱۰-۳۵	نظم
۱۰-۳۵	تا	۱۱-۱۰	تقریر - کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا - از مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق ایڈیشنل وکیل التصنیف
۱۱-۱۰	تا	۱۱-۲۰	نظم
۱۱-۲۰	تا	۱۲-۰۰	تقریر - پانچ بنیادی اخلاق - از مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی
۱۲-۰۰	تا	۱۴-۳۰	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر -

اجلاس دوم (اختتامی اجلاس)

۱۴-۳۰	تا	۱۴-۴۵	تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ
۱۴-۴۵	تا	۱۵-۰۰	نظم
۱۵-۰۰	تا	۱۷-۰۰	اختتامی خطاب و دعا - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہدایات برائے مہمانان و میزبانان

۱۔ جماعتی رہائش کے خواہشمند تمام مہمانان ناصر باغ پہنچ کر شعبہ رہائش کو اپنی آمد سے فوراً مطلع فرمائیں۔

۲۔ بغیر اطلاع شعبہ رہائش، اپنی رہائش تبدیل نہ کریں۔

۳۔ میزبان و شعبہ ہذا سے تعاون فرمائیں۔

۴۔ اگر کسی (مقامی) دوست کے متوقع مہمان تشریف نہ لائیں تو وہ شعبہ رہائش کو اس کی اطلاع دیں۔

۵۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ البتہ کمبل جلسہ سالانہ سے مل سکیں گے۔ جنکی قیمت ۔/25 DM ہوگی۔

۶۔ ٹرانسپورٹ اور ناشتہ کیلئے میزبان کو تکلیف نہ دیں کیونکہ جماعتی انتظام ہے۔ (میر عبداللطیف۔ ناظم شعبہ رہائش)

ضروری اعلان

اگر کسی دوست کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسی تکلیف ہو کہ وہ فرش پر نہ بیٹھ سکتے ہوں اور انہیں دوران جلسہ بینچ یا کرسی درکار ہو، وہ اپنے صدر صاحب کی سفارش سے جلسہ سے قبل افسر صاحب جلسہ گاہ کو تحریر کریں، تاکہ ان کے لیے پاس مہیا کئے جائیں۔

عطاء اللہ کلیم

افسر جلسہ گاہ

ضروری گذارش

فرینکفرٹ۔ گروس گیراؤ اور ملحقہ جماعتوں کے احباب سے درخواست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کثیر تعداد میں جلسہ سالانہ پر تشریف لا رہے ہیں ان کے لیے اپنے گھروں میں مزید رہائش کی گنجائش پیدا کر کے ممنون فرمائیں اور مندرجہ ذیل فون نمبر پر خاکسار کو اطلاع دیں۔ ۰۶۱۰۸ ۔ ۷۷۴۲۰

نیز سستے ہوٹلوں کا بندوبست گروس گیراؤ کے اردگرد کیا جارہا ہے جو دوست نسبتاً آرام دہ رہائش چاہتے ہوں وہ بھی اسی فون پر مطلع کریں یا تحریری طور پر لکھیں۔ (میر عبداللطیف

ناظم شعبہ رہائش)

ہدایات شعبہ ٹرانسپورٹ

۱۔ وقت کی پابندی انتہائی لازمی ہوگی تاکہ ہر بس وقت پر روانہ ہو سکے۔

۲۔ سفر کے دوران اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں اور میزبان جماعت کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۳۔ بسوں میں رش کی صورت میں خدام، خواتین، بچوں اور انصار اللہ کا خیال رکھیں۔ (۴)۔ فرینکفرٹ سے ناصر باغ تک بسوں کے کرایہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ (۵)۔ اگر کوئی شکایت ہو تو شعبہ ٹرانسپورٹ سے رجوع فرمائیں اور اپنے قیمتی مشورہ جات سے بھی نوازیں۔

(عبدالقیوم شاکر، ناظم ٹرانسپورٹ)

(Tel:- 069-425449)

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے، ہر کمانے والے احمدی مرد اور عورت کیلئے ضروری ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ ہے جو ایک سال میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ سو مارک ماہانہ کمانے والے کا ایک سال کا چندہ جلسہ سالانہ دس مارک ہوگا۔ —— (سیکرٹری مال مغربی جرمنی)

جلسہ سالانہ سے متعلق چند

ضروری گزارشات

۱۔ جلسہ کے دنوں میں ذکر الٰہی درود شریف اور دیگر دعاؤں کا ورد کرتے رہیں اور با جماعت نمازوں میں شامل رہیں۔

۲۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت احمدیت کی فتح کے لیے خصوصی دعائیں کرتے رہیں۔

۳۔ مسکراتے چہروں کے ساتھ اپنے بھائیوں کے ساتھ پیش آئیں۔

۴۔ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں، کارکنان کے لیے سہولت پیدا کریں کیونکہ انہوں نے آپکی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

۵۔ اجلاسات کے دوران جلسہ گاہ میں تشریف رکھیں۔ اور تمام مقررین کی تقاریر سے استفادہ کریں۔

۶۔ اپنے ساتھ ٹوپی ضرور لائیں اور جلسہ کے دوران ننگے سر نہ پھریں۔

۷۔ کھانے کے دوران نظم وضبط اور صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ برائے مہربانی جلسہ گاہ اور ناصر باغ کی حدود میں کوئی ایسی چیز نہ پھینکیں جس سے اس روحانی اجتماع اور ناصر باغ کا حسن متاثر ہو۔

۸۔ ہمیں چاہیئے کہ زمین پر گرے پڑے فالتو کاغذات اور دوسری فالتو اشیاء کوڑے والے تھیلوں اور ٹوکریوں میں ڈال دیں۔

۹۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپکے اعلیٰ اخلاق جلسہ میں شرکت کرنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کے دل جیت لیں گے۔

۱۰۔ ناصر باغ کی حدود میں سگریٹ نوشی سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

۱۱۔ لباس کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایسا لباس پہن کر آئیں جس سے ایک احمدی کی شخصیت نمایاں ہو۔

۱۲۔ مستورات سے گذارش ہے کہ وہ اسلامی پردہ کا خاص خیال رکھیں۔ اس پردہ میں آپ کی عظمت ہے۔

(شعبہ تربیت)

جلسہ کے دوران بازار بند رہنے کے اوقات

(۱) بروز جمعتہ المبارک یکم جون ۱۹۹۰ء ۰۰-۱۴ تا ۳۰-۱۸

بروز ہفتہ ۲ جون ۳۰-۹ تا ۰۰-۱۳ اور ۳۰-۱۵ تا ۳۰-۱۸

بروز اتوار ۳ جون ۳۰-۹ تا ۰۰-۱۲ اور ۳۰-۱۴ تا اختتام خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

دوکاندار اگر ان اوقات کی پابندی نہیں کرینگے تو ان کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ (۲) اشیاء کے جو ریٹ افسر صاحب جلسہ سالانہ مقرر کریں گے دوکاندار ان کی پابندی کریں گے۔ پابندی نہ کرنے والوں کا اجازت نامہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

(ناظم بازار)

شعبہ ترجمانی کیلئے کارکنان کی ضرورت

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے جلسہ سالانہ پر اردو تقاریر کے جرمن ترجمہ ساتھ ساتھ ریلے کرنے کیلئے ایسے احباب کی ضرورت ہے جو اردو اور جرمن دونوں زبانوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ایسے نوعمر نوجوان جو اردو میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب یہاں جرمن اسکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے خدمت کا نادر موقعہ ہے۔ جو احباب شعبہ ترجمانی میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے اسماء سے افسر جلسہ گاہ کو آگاہ فرمائیں۔

(افسر جلسہ گاہ)

بُنیادی اخلاق و عبادات کیلئے

محبوب آقا کی آواز پر لبّیک و عہد

ڈاکٹر وسیم احمد طاہر، ہائیڈل برگ

یہ عہد لیا ہے ہم سب سے محبوبؐ ہمارے آقا نے
دولت سے بڑی دولت دی ہے ہمیں جان سے پیارے آقا نے

ہم عہد یہ کرتے ہیں آقا، ہم اپنا عہد نبھائیں گے
اب عزم کیا ہے، اِن شاء اللہ، توفیق خُدا سے پائیں گے

ہر روز نماز پڑھیں گے ہم اور اس کے مطالب سیکھیں گے
رحمت کے خُدا کی آرزومند، بخشش کے طالب سیکھیں گے

قرآں کی تلاوت کو اب ہم اپنا دستور بنائیں گے
شیطاں کی حکومت سے اب گھر ہم اپنا دُور بنائیں گے

نُقصان اُٹھالیں گے لیکن، ہم سچ سے مُنہ نہ موڑیں گے
جہاں راج حکومت جھوٹ کی ہو، ہم اُس بستی کو چھوڑیں گے

جب بات کریں گے تو اپنا ہم لہجہ دِھیما رکھّیں گے
ہاں بولیں گے ہم پاک زباں اور اس کا مزہ بھی چکھّیں گے

ہم آئندہ وسعتِ حوصلہ کی ہر گام تیاری رکھّیں گے
لیکن نُقصان سے بچنے کی کوشِش بھی جاری رکھّیں گے

احساس کریں گے دُوسروں کی تکلیف و مصائب مُشکل کا
اور دُور کریں گے ہر ممکن، آخر تو ناطہ ہے دِل کا

مضبوط عزائم اور ہِمّت سے اپنے کام کریں گے ہم
اللہ سے دُعائیں نُصرت کی بھی صُبح و شام کریں گے ہم

جب عہد کیا ہے اِن شاء اللہ توفیق خُدا سے پائیں گے
ہم عہد یہ کرتے ہیں آقا، ہم اپنا عہد نبھائیں گے

دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑلیں

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑلیں اور کسی معاملہ میں تکبّر نہ کریں۔ اگر آپ تکبّر نہیں کریں گے تو آپ کے منہ سے دکھ کا کلمہ بھی نہیں نکلے گا۔ کیوں کہ خواہ کوئی بحث ہو رہی ہو یا آپس کا کوئی انسانی معاملہ ہو ہر معاملہ میں تکبّر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لیے انکسار سیکھیں اور انکسار سیکھیں حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے، کیونکہ آپؐ کو اس میں درجۂ کمال حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر انسان انکسار کا صحیح مفہوم سمجھ جائے تو اسے ساری دنیا کی دولتیں میسر آجاتی ہیں۔ بعض لوگ بیچارے انکسار کے مفہوم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں انکسار میں بھی تکبّر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک امیر آدمی اپنی امارت کا رعب جتانے کے لئے یہ کہہ دیتا ہے کہ جی میرا چھوٹا سا گھر ہے۔ بس چھوٹی سی کٹیا ہے آپ اس میں تشریف لائیں۔ اس میں دراصل انکسار کا اظہار نہیں ہو رہا ہوتا، مراد یہ ہوتی ہے کہ تم میری وہ چھوٹی سی کٹیا دیکھو گے جو بڑے بڑے محلوں سے بھی افضل ہے۔ اسی طرح اپنے کھانے کو بظاہر جب وہ برا بھلا کہتا ہے تو وہ بھی انکسار کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ اس میں بھی دکھاوے کا ایک رنگ ہوتا ہے۔ یہ بھی برتری کے اظہار کا ایک طریق ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کے انکسار میں بھی تکبّر پایا جاتا ہے۔ جب معاشرے بگڑتے ہیں تو یہ حال ہو جاتا ہے۔ اس لیئے حکمت کے ساتھ آنکھیں کھول کر معاملہ کریں۔ جماعت احمدیہ کی بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ فروری ۸۶ء)

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstraße 25
D-6000 Frankfurt/M. · Tel. 069/681485 · Telex 416187 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.